مسلسل اشاعت کے تینتالیس سال

بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

510-11

صفر، ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

فروری، مارچ 2008

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

مطبوعات مؤتمر المصنفین جامعہ حقانیہ

نمبر شمار	نام کتاب	تصنیف	افادات	صفحات
۱	حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذیؒ	حضرت مولانا سمیع الحق	شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ	۶۳۶
۲۔	دعواتِ حق ۔ (مکمل دو جلد)	" " "	" " " " "	۱۹۲
۳۔	قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ	" " "	" " " " "	۴۰۰
۴۔	عبادات و عبدیت	" " "	" " " " "	۸۸
۵۔	مسئلہ خلافت و شہادت	" " "	" " " " "	۱۰۴
۶۔	صحبتے با اہل حق (مجلد)	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۴۰۸
۷۔	اسلام اور عصر حاضر (مجلد)	حضرت مولانا سمیع الحق	حضرت مولانا سمیع الحق	۴۶۰
۸۔	قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق	" " "	" " " " "	۹۶
۹۔	کاروان آخرت (مجلد)	" " "	" " " " "	۴۴۶
۱۰	شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ خصوصی نمبر	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۱۲۰۰
۱۱۔	قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف	حضرت مولانا سمیع الحق	" " " " "	۲۰۸
۱۲	قادیان سے اسرائیل تک	" " "	" " " " "	۲۲۴
۱۳۔	قومی اور ملّی مسائل پر جمعیت کا موقف	" " "	" " " " "	-
۱۴۔	میری علمی اور مطالعاتی زندگی (مجلد)	" " "	" " " " "	۵۶۰
۱۵۔	روسی الحاد	" " "	" " " " "	۲۲۰
۱۶۔	فتاویٰ حقانیہ	مولانا مفتی مختار اللہ	حضرت شیخ الحدیث و مفتیان حقانیہ	۳۶۰۰
۱۷۔	خطبات حق	" " "	حضرت مولانا سمیع الحق	۴۵۰
۱۸	نظام اکل و شرب	" " "	" " " " "	۴۵۰
۱۹۔	صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۵۰۰
۲۰۔	شرح شمائل ترمذی		" " " " "	زیر طبع
۲۱	مروجہ کرنسی کیلئے معیار نصاب سونا یا چاندی	مولانا مفتی مختار اللہ	مولانا مفتی مختار اللہ	۱۰۰
۲۲	انوارِ حق (جلد اول)	حافظ سلمان الحق حقانی	حضرت مولانا انوار الحق حقانی	۲۶۰

مؤتمر المصنفین ○ جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماهنامہ
الحق
اکوڑہ خٹک

جلد نمبر ۔۔۔۔ 43
شمارہ نمبر ۔۔۔۔ 5-6
صفر، ربیع الاول ۔۔ ۱۴۲۹ھ
فروری، مارچ ۔۔ ۲۰۰۸ء

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی
ناظم شفیق الدین فاروقی

قرآن اکیڈمی لائبریری
31.3.08

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: قومی انتخابات کے نتائج اور نئی حکومت کا قیام، اندیشے، توقعات اور خدشات۔
آہ! حضرت نفیس شاہ صاحبؒ۔ حضرت علامہ طالب الہاشمیؒ کی جدائی .... راشد الحق سمیع حقانی ۲
بے نظیر کا قتل (سینٹ میں مولانا سمیع الحق صاحب کا خطاب) .... ادارہ ۶
''زین المحافل شرح الشمائل للترمذی'' کی تقریب رونمائی (آنکھوں دیکھا حال) مولانا عبدالغنی حقانی
○ مولانا سمیع الحق صاحب ○ مولانا انوار الحق صاحب ○ مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب ○ مولانا محمد میاں اجمل قادری صاحب ○ فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ○ مولانا محمد احمد صاحب ○ مولانا نور الہدیٰ صاحب ○ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ○ مولانا عبدالرشید انصاری صاحب ○ مولانا مطلع الانوار صاحب ○ مفتی غلام الرحمن صاحب ○ مفتی محمد انور شاہ ○ مولانا لطیف الرحمن صاحب ○ مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی صاحب ○ مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب ○ مولانا عزیز الرحمن ہزاروی صاحب ○ مولانا عبدالسلام صاحب ○ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب ○ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب ○ مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب ○ ہدیہ تبریک ۸
حرمین الشریفین میں پینتالیس سال قبل میری پہلی حاضری ...... از: مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ ۴۱
اس سفر حج کے دوران شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ کے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے نام مکتوبات .... از: شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ۶۹
افکار و تاثرات .... ادارہ ۷۵
دارالعلوم کے شب و روز .... جناب شفیق الدین فاروقی ۷۶
تبصرہ کتب .... ادارہ ۷۸

معذرت: چند وجوہات کی بناء پر تاخیر ہوئی۔ یہ شمارہ دو ماہ (فروری، مارچ ۲۰۰۸ء) پر مشتمل ہے

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان Ph: (0923)630340-630435 Fax: (0923)630922
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/20 روپے سالانہ -/200، بیرون ملک 20$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

قومی انتخابات کے نتائج اور نئی حکومت کا قیام

اندیشے ' توقعات اور خدشات

۱۸ رفروری کو قومی انتخابات کے نتیجہ میں جو منظر سامنے آیا ہے وہ عوامی توقعات کے قریب قریب نظر آ رہا ہے' قوم نے ریٹائر جنرل پرویز مشرف کی آمرانہ پالیسیوں' اس کے آمرانہ طرز حکومت اوراس کے حواریوں کو ان انتخابات میں عبرتناک شکست سے دوچار کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ قوم امریکی نواز پالیسیوں کو اب ایک لحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اگرچہ ۱۸ رفروری کے انتخابات میں حکمران جماعت اوراس کے اتحادیوں کو کامیاب کرانے کا پورا منصوبہ تیار ہو چکا تھا لیکن میڈیا کے باخبر ہونے' بین الاقوامی دباؤ اور سیاسی جماعتوں کی بہتر حکمت عملی کے باعث الیکشن میں دھاندلی اس دن پوری طرح ہو نہ سکی اور پھر الیکشن کے نتائج نے شہدائے لال مسجد کے قاتلوں کو سربازار پوری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا۔ بڑے بڑے سیاسی لیڈر اور کئی ''نامور'' وزراء منہ کے بل گر پڑے۔ اور سب نے یک زباں ہو کر اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پرویز مشرف کی غیر مدبرانہ پالیسیوں اور خصوصاً وزیرستان آپریشن اور سانحہ لال مسجد پر کئے گئے ظالمانہ فیصلوں نے مروا دیا ہے۔ یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ خود اس کے اپنے ہی حواری اور چمچے اس کے خلاف بولنے لگے۔ الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون

اب سب سے اہم مرحلہ حکومت سازی کا ہے اس بار مختلف سیاسی جماعتوں پر مشتمل قومی حکومت کا تصور پاکستان میں پہلی بار سامنے آ رہا ہے۔ جس کی پائیداری موجودہ نازک حالات اور پرویز مشرف کی صدارت میں ایک اہم سوال ہے؟ پھر اس کے علاوہ معزول ججوں کی بحالی کا وعدہ جو مسلم لیگ (ن) کا بنیادی ایجنڈا تھا اور الیکشن کے بعد اس ایجنڈے کی تکمیل کا وعدہ دونوں جماعتوں نے اعلان مری میں واشگاف الفاظ میں دوہرایا بھی ہے۔ یہ فیصلہ بھی بظاہر زمینی حقائق کی روشنی میں ایک بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ سابقہ ججوں کی بحالی کے بعد موجودہ ججوں کی آئینی حیثیت کیا ہو گی؟ پھر امریکہ نے واضح طور پر سابق چیف جسٹس جناب چودھری افتخار کی بحالی پر اپنی ناراضگی اور شدید خدشات کا اظہار کیا ہے کیونکہ جناب چودھری افتخار نے گمشدہ افراد جو امریکی حکومت کی ایماء پر ان دنوں پابند سلاسل ہیں کی رہائی کے بارے میں بڑا سخت اسٹینڈ لیا تھا تو امریکیوں کو پرویز مشرف سے زیادہ چودھری افتخار سے نفرت ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ پرویز مشرف جیسے متنازعہ ترین صدر کی موجودگی میں اپوزیشن جماعتوں

نئی حکومت کا [illegible] 58- 2/E کی لٹکتی تلوار کے سائے میں موجودہ متنازعہ پالیسیاں تبدیل کرانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ پرویز مشرف کے آٹھ سالہ دور حکمرانی اوراس کے ماورائے آئین اقدامات اوراس کی بے جا [illegible] اور نئی پارلیمنٹ کو دھمکیوں کے پیش نظر موجودہ اسمبلیاں ریت کے گھروندے نظر آرہے ہیں۔

افواج پاکستان کے کمانڈران چیف نے بھی صدر پاکستان سے اپنی وابستگی ایک بار پھر ثابت کردی ہے کہ فوج اور صدر پاکستان میں کوئی دوریاں نہیں۔ یعنی دوسرے معنوں میں فوج اپنے سپریم کمانڈر کے معمولی اشارہ پر اپنی پرانی ذمہ داریاں "نئے عزم اورتازہ حوصلہ" کے ساتھ نبھانے کے لئے پوری طرح چوکس ہے۔ان تمام معروضی حقائق کی روشنی میں "امید صبح" کی تمنا کرنا ایک مشکل امر ہے۔خدا کرے کہ نئی حکومت ملک وملت کی ڈوبتی ناؤ کو بحرانوں سے بحفاظت نکال کر ساحل مراد تک پہنچائے۔اگر یہ قومی حکومت بھی اسی پرانی ڈگر پر چلتی رہی اور خصوصاً خارجہ وداخلہ پالیسیوں کوتبدیل نہ کیا اور قبائلی علاقوں میں روز بروز امریکی حملوں کوروکا نہ گیا تو ملک شدید خانہ جنگی کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔ پہلے ہی پے درپے بم دھماکوں اورامن وعامہ کی بگڑتی صورتحال نے ایک خطرناک اورتباہ کن صورتحال اختیار کرلی ہے۔دراصل مغرب اورامریکہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان میں مکمل سیاسی استحکام پیدا نہ ہو کیونکہ یہی ان کے نیو ورلڈ آرڈر کے منصوبہ کا حصہ ہے۔اسلئے وہ وقتاً فوقتاً اپنی ظالمانہ اور غیر آئینی دخل اندازی کرکے جان بوجھ کر مجاہدین میں اشتعال پیدا کرتا رہتا ہے کہ پاکستانی قوم خود آپس میں ہی لڑلڑ کر کمزور ہو۔اگر مل بیٹھ کر اس کا دیرپا کوئی حل نہ نکالا گیا تو امریکی مفادات کی تکمیل کرتے کرتے خدانخواستہ ملک وملت کا مقدر داؤ پر بھی لگ سکتا ہے۔اس کے علاوہ نئی حکومت کوایک بہت بڑا خطرہ روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کا بھی ہے۔ان آٹھ سالوں میں غریب عوام کا جو حال ہوا ہے اور جس بیدردی کے ساتھ انہیں لوٹا گیا ہے اور لوٹا جارہا ہے اگر ان کے جسم ناتواں پر مزید مہنگائی کا عذاب رکھا گیا تو یہ بے قابو عوام کسی بھی وقت کچھ بھی کرسکتے ہیں۔موجودہ حکومت کو بھی سابقہ حکومتوں کے شاہانہ اخراجات اور ناقص منصوبہ بندی کی تیاری سے اجتناب کرنا چاہیے اوراپنی ساری توجہ ملک میں بحالی امن' آزاد عدلیہ' روزگار کی فراہمی اوراسلامی اقدامات کی طرف مرکوز رکھنی چاہیے (اگرچہ اس کی کوئی توقع دوردور تک ان سے نہیں کی جاسکتی) اگر ان اہداف کوحاصل کرلیا گیا تو پاکستانی قوم یہ سمجھے گی کہ انکے زخموں اوردکھوں کا کچھ مداوا تو ہوسکا اوراگر اس بار بھی قومی حکومت کے ارباب اقتدار واختیار نے پرانی عادتیں اور وہ شاہانہ طرز حکومت کا مظاہرہ جاری رکھا اور وہی "امریکی آقا" کی جی حضوری اور خوئے غلامی کونہ چھوڑا گیا تو اسکے بعد پاکستانی قوم کس پر اعتماد کرے گی؟ فوجی حکومت' ایم ایم اے' مسلم لیگ اوردیگر جماعتوں نے ان آٹھ سالوں میں عوام کا اعتماد بری طرح مجروح کیا ہے۔امید ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) سابقہ تجربات سے کچھ نہ کچھ سبق حاصل کریں گی۔اور ملک وملت کو بحرانوں سے نکالنے کی دن رات کوششیں کرینگی اور پاکستان کوایک آزاد' مکمل خودمختار اسلامی ریاست بنانے کی جدوجہد کرینگی۔

وفیات:

آہ! حضرت نفیس شاہ صاحبؒ

مادیت کے دور ظلمات میں علم و عمل کے دیئے اور رشد و ہدایت کے چراغ ایک ایک کر کے بجھے جا رہے ہیں اور پھر قحط الرجال کے عہد خزاں میں حضرت سید انور حسین نفیس الحسینیؒ جیسی بڑی ہمہ جہت شخصیت کا اٹھ جانا کسی بڑے سے بڑے حادثہ سے کم نہیں۔ دعوت و ارشاد اور علم و ادب کی مسند جو پہلے ہی اپنی بے رونقی پر شکوہ سنج تھی اب حضرت نفیس شاہ صاحب جیسی نفیس الطبع، روحانی و ادبی شخصیت سے محرومی کے بعد اور بھی ویراں ہوگئی ہے۔

ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے اک شمع ہے دلیل سحر سو وہ بھی خموش ہے

حضرت شاہ صاحبؒ یادگار اسلاف تھے۔ آپ کی بنیادی شہرت تو خطاطی کے حوالے سے ابتداء میں ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ آپ سلطان الخطاطین کے نام سے برصغیر پاک و ہند میں جانے پہچانے لگے۔ آپ کے بلا مبالغہ اس فن میں شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے زائد ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ تصوف کی دنیا میں بھی آپ ایک عظیم صوفی اور پیر و مرشد کے طور پر خلق خدا کی تربیت و اصلاح کے طور پر معروف ہوئے۔ آپ قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ العزیز کے آخری خلفاء میں سے تھے۔ اُسی چشمہ ہدایت سے آپؒ نے ایسا روحانی فیض حاصل کیا کہ ہزاروں تشنگان نے آپ سے اپنی روحانی، ادبی، قلبی اور قلمی پیاس بجھائی۔ تواضع، عجز و انکساری اور نفاست آپ کے بنیادی عناصر ترکیبی تھے۔ آپ نے جہد مسلسل سے بھرپور زندگی گذاری اور شریعت کے تمام اہم شعبہ جات کی خدمت کی۔ آپ موجودہ دور میں کئی اسلامی تحریکات مدارس، علمی مراکز اور کئی اداروں کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ آپ کے بچھڑنے سے بہت سے شعبوں کو نقصان ہوا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بزرگوں کے ساتھ بھی بڑا پرانا رشتہ الفت و محبت تھا۔ دارالعلوم کے ''موتمر المصنفین'' کی اکثر ابتدائی کتابوں کے ٹائٹل آپ نے بڑے اخلاص و محبت کے ساتھ لکھے۔ پھر خصوصاً ماہنامہ ''الحق'' کے ٹائٹل تو ہمیشہ آپ ہی کے خامہ معجزہ رقم کے شاہکار ہوا کرتے تھے۔ حضرت والد صاحب مدظلہ کے ساتھ حضرت شاہ صاحبؒ کے بڑے خصوصی مراسم تھے۔ اکثر ایک ہی نشست میں ٹائٹل وغیرہ لکھ کر دے دیتے جو کمال شفقت کا مظہر تھا، ورنہ حضرتؒ کے پاس اتنا زیادہ کام پڑا ہوتا تھا کہ لوگ مہینوں اپنے کام کا انتظار کرتے تھے۔ راقم کے ایک بہت ہی مخلص مہربان اور مشفق حضرت مولانا عبدالرشید ارشدؒ کا آپ کے ساتھ بڑا والہانہ و عقیدتمندانہ تعلق تھا۔ ان کے ذریعہ سے میں اپنا سلام محبت اور غائبانہ عقیدت و جذبات حضرت شاہ صاحبؒ تک پہنچایا کرتا تھا اور حضرتؒ بھی خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے رہتے۔ حضرتؒ کی اچانک وفات سے پاکستان کے علمی و ادبی حلقے آج سوگوار ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ حضرتؒ کے خاندان کیساتھ اس موقع پر برابر کا شریکِ غم ہے۔ قارئین ''الحق'' سے حضرتؒ کی رفع درجات کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

حضرت علامہ طالب الہاشمیؒ کی جدائی

نیا اسلامی سال علمی ادبی حلقوں کے لئے بڑا بھاری ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے حضرت شاہ صاحبؒ کی جدائی کی خبر نے فضا کو سوگوار بنا دیا تھا پھر دوسرے حادثہ فاجعہ نے تو علمی وادبی حلقوں کے ہوش وخرد ہی گم کر دیئے۔ یہ حضرت علامہ طالب الہاشمیؒ کی اچانک وفات کی صدائے دل سوز تھی۔ حضرت علامہؒ پاکستان کے نامی گرامی سیرت نگار اور بلند پایہ محقق اور معروف تاریخ دان تھے۔ آپ نے کچھ ہی برسوں میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس قدر وقیع' جامع اور بڑا کام کیا کہ بلا مبالغہ اگر ایک علمی وادبی پورا ادارہ بھی یہ کام کرتا تو شاید اتنا زیادہ اور اتنا بہتر انداز میں نہ کرتا جتنا کہ حضرت مرحوم نے تن تنہا بغیر کسی اسباب ووسائل کے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ نے سیرت' مناقب' واقعات اور زندگیوں کے احوال وسوانح قلمبند کیے اور آپ کی اس موضوع پر تمام مؤثر کتابیں ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت کی حامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے کئی دینی وادبی موضوعات پر متعدد کتابیں مرتب کیں۔ تقریباً ان کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد ہے۔ پھر آپ نے ایک بہت ہی اہم شعبہ پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ موجودہ زمانہ میں جہاں پرنٹ والیکٹرانک میڈیا نے اباحیت اور فحاشی کا جو بازار گرم کیا ہے اس سے سب سے زیادہ متاثر چھوٹے بچے اور نوجوان نسل ہے۔ جو مغربی کلچر کے دلدادہ اور اسلام بیزار لٹریچر کے دانستہ وغیر دانستہ طور پر عادی ہو گئے ہیں۔ اس شعبہ میں آپ نے پچاس سے زائد تاریخی واصلاحی وتربیتی کتابیں بچوں کے لئے مرتب کیں جو کہ اپنی جگہ ایک بہت بڑا اصلاحی وعلمی کام ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے کئی ابتدائی مضامین اور تحقیقی مقالات کو 'الحق' نے اہتمام سے شائع کیا۔ ادارہ ''الحق'' کے ساتھ آپ کا قلمی وقلبی تعلق بڑا قدیم تھا۔ راقم کے ساتھ آپ کا بڑا مشفقانہ وسرپرستانہ تعلق رہا۔ میری ابتدائی ناقص تحریرات پر آپ نے اکثر خطوط کے ذریعہ حوصلہ افزائی وتشجیع فرمائی اور ان کے ذریعے میری برابر اصلاح فرماتے رہے۔ آپ سے خط وکتابت کا سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا۔ (اگرچہ ملاقات کی حسرت میرے دل ہی میں رہی) راقم کے سفرنامہ ''ذوق پرواز'' کے تمام مسودہ پر آپ نے بڑی عرقریزی سے اصلاحی نظر بھی فرمائی۔ اور کئی مفید مشورے اس سلسلہ میں دیئے اور باریک بینی کے ساتھ زبان ومحاورہ کی ایسی ایسی غلطیوں و اصطلاحوں کی نشاندہی کی کہ جس سے راقم کو استفادہ واصلاح کی بڑی دولت نصیب ہوئی۔ آپ موجودہ زمانہ میں لسانیات کے بھی بہت بڑے ماہر تھے۔ آپ کا کتابوں پر تبصرہ ایک خاصہ کی چیز تھی' ہر کتاب پر آپ کا تبصرہ بڑا اچھا تلا ہوا کرتا تھا۔ موجودہ زمانہ میں بلا مبالغہ آپ اپنے وقت میں اس فن میں ماہر القادری مرحوم تھے۔ ہمعصر' بیدار ڈائجسٹ لاہور میں آپ کئی برسوں سے اس شعبہ سے وابستہ رہے۔ بہرحال حضرت طالب ہاشمیؒ بھی اسی راہ کے مسافر ہوئے جس رہگذر پر جانا ہر ذی روح کا مقدر ہے۔ خدا سے یقین ہے کہ انہیں اس منزل عقبیٰ میں دائمی چین اور سکون حاصل ہوا ہوگا۔ ؎ جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ مجھے

ادارہ

بے نظیر کے قتل سمیت تمام خودکش حملوں اور تباہی کی بنیاد ہماری غلط خارجہ و داخلہ پالیسیاں ہیں۔

سینٹ میں مولانا سمیع الحق کا خطاب

پوری لیڈرشپ مل بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین جان محمد جمالی: جناب سینٹر مولانا سمیع الحق خطاب فرماویں۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ تمام ایوان کے جذبات ہیں میں اور میری جماعت جمعیت علماء اسلام بھی ان میں شریک ہے۔ یہ ایک بڑا عظیم سانحہ ہے۔ قومی المیہ ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ اس حادثہ کے ساتھ ساتھ حوادثات کا ایک سلسلہ شروع ہے۔ ان کی آمد کے بعد بھی ایسا حادثہ پیش آیا تھا۔ ہمیں آج مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان حالات کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حالات کس وجہ سے پیدا ہوئے۔ ایک آگ ہے جو لگی ہوئی ہے اور پورے ملک کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ وہ آگ وزیرستان میں لگائی گئی تھی۔ ہم نے اس وقت بار بار کہا تھا کہ خدارا! اس آگ کو بجھاؤ اس کو پھیلنے نہ دو ورنہ یہ آگ پورے پاکستان کو لپیٹ میں لے لے گی۔ آج خودکش حملے ہو رہے ہیں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ فوج اور عوام ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں' دونوں طرف سے پاکستان کا عظیم نقصان ہے۔ ہمارے فوجی بھی بے گناہ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں اور اپنے بھائی' اپنے شہری فوج کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ یہ قتل عام جاری ہے ان دنوں میں' آپ کو معلوم ہے کہ درہ آدم خیل میں جو کچھ ہو رہا ہے وزیرستان میں' میر علی میں' سوات میں تو آج ہمیں مرحومہ کے اس حادثے کے پس منظر میں صرف دعا پر اور خراج عقیدت پر بات ختم نہیں کرنی چاہیے بلکہ جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حادثہ کیوں پیش آیا۔ یہ آگ پورے ملک میں کیسے لگی؟ ہم نے فوراً فیصلہ کر لیا اور ایک خاص طبقے کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے جبکہ زرداری صاحب نے اس کی تردید کی ہے۔ کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا۔ امریکہ کی سی آئی اے نے بھی فوراً کہا کہ القاعدہ اور محسود فلاں طبقے نے کیا ہے اگر واقعی اس طبقے نے ایسا کیا ہے تو پھر اس کا علاج کیا ہے؟ ہم خودکشوں سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟ میں کہتا ہوں مرحومہ کو اور جتنے بھی حوادثات ہو رہے ہیں ان پالیسیوں نے قتل کیا ہے جو حکومت نے اختیار کیں۔ امریکہ کی مرضی اور مغرب کے دباؤ پر اپنے ملک کو ہم آگ میں جھونک رہے ہیں۔ مرحومہ اسی آگ کی نذر ہو گئیں اور اب یہ آگ پتا نہیں اور کس کس

کو لپیٹ میں لے گی۔

یہاں پر کوئی بھی محفوظ نہیں ہے' کوئی سیاستدان یہاں محفوظ نہیں ہے' ہمارے قبائلی لوگ غیرتمند لوگ تھے' پاکستان پر مرنے' مٹنے والے لوگ تھے۔ خدارا پوری قوم' پوری لیڈر شپ حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف ہو' سب بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کریں ورنہ تعزیت کرتے کرتے ہماری ساری زندگی گزر جائے گی۔ یہ آگ اسلام آباد میں بھی پہنچ گئی ہے اور اب لاہور اور کراچی بھی دور نہیں ہیں۔ کیا ہم صرف تعزیتوں پر اکتفا کریں گے؟ یا سوچیں گے کہ آگ کو کیسے بجھایا جائے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ خدارا سوات میں جو کچھ ہو رہا ہے' بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے' باجوڑ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ پورا صوبہ سرحد اور فرنٹیئر عذاب میں ہے اور غیر مستحکم ہیں۔ دشمن چاہتا ہے کہ ملک کو غیر مستحکم کیا جائے۔ دشمن چاہتا ہے کہ قوم کو ان ہی طاقتوں سے لڑایا جائے جو اس وقت برسرپیکار ہیں ہمارے ساتھ۔ میں نوڈیرو گیا تھا' زرداری صاحب کے پاس تعزیت کیلئے' میرے ساتھ 60,70 افراد بھی تھے جن میں علماء بھی تھے' میں نے وہاں بھی کہا تھا کہ آپ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اقوام متحدہ تحقیق کرے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ یا مغربی اقوام نہیں تو میں نے کہا ہم آپ کی تائید کرتے ہیں مگر مجھے توقع نہیں ہے کہ اقوام متحدہ اور مغربی اقوام آپ کو آزادانہ تحقیق و تفتیش کرادیں گے۔ جب یہ آگ انہوں نے خود لگائی ہے تو وہ اس کو اور بھڑکائیں گے۔ وہ کسی ثبوت کے بغیر اور ہر پہلو سے یہ دکھائیں گے کہ یہ انہوں نے کیا ہے تاکہ ان کو جواز فراہم ہو جائے اور مزید دہشتگردی کے نام پر ہمارا بیڑہ غرق کردیں۔ وہ تو اقوام متحدہ ہو یا مغربی اقوام اور اسکاٹ لینڈ یارڈ سب یہی کہیں گے کہ ان ہی پر ڈال دو۔ جبکہ اندرونی سازشیں ہیں' اصل دشمن کون ہے؟ یہ سب چیزیں پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ ہم ایک بات کر لیتے ہیں کہ القاعدہ۔ اب پتہ نہیں کہ القاعدہ کس بلا کا نام ہے۔ کیونکہ القاعدہ کے علاوہ بیرونی سازشیں بھی ہیں' ملک کو تباہ کرنے کیلئے ہندوستان تلا ہوا ہے امریکہ سے اس نے اپنے ایجنٹس افغانستان میں بٹھائے ہوئے ہیں' بلوچستان میں آگ لگائی گئی ہے تو اسی طرح اصل چیزوں سے ہماری توجہ ہٹ جاتی ہے' چنانچہ یہی ہوا ہے کہ سی آئی اے نے بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے اعلان کردیا۔ سی آئی اے کے سربراہ نے اعلان کردیا کہ حالانکہ نارملی (Normally) ایسا نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اعلان کردیا کہ فلاں طبقے نے کیا ہے۔ لہذا کوئی توقع آپ نہ رکھیں' اس کے لئے کوئی اور ایسا راستہ دیکھیں تاکہ اندرونی عناصر کو بھی بے نقاب کیا جائے۔ ایسے ججوں سے تحقیق کروائی جائے جو آزاد اور غیر جانبدار ہوں یا پھر کوئی کمیشن بنایا جائے یا کوئی پارلیمنٹ کا ایک مشترکہ کمیشن اس کے ساتھ ساتھ اسکی بھی تحقیق ہو۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہت عظیم المیے سے دوچار ہوئے ہیں اور اس وقت ایک عظیم بحران میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اس بحران کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ خدانخواستہ ملک کی بنیادیں ہل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو مستحکم فرمائے اور مرحومہ کے خاندان کو صبر عطاء فرمائے اور ان کے جو قانونی ورثاء ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی بھی صحیح رہنمائی کی توفیق عطا فرمائے۔

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالغنی حقانی
رُکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

زین المحافل شرح الشمائل للترمذی کی تقریب رونمائی

- ☆ شریعت ہال دارالحدیث میں عظیم تاریخی اجتماع
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم کی مسند حدیث پر جلوہ افروزی اور محدثین، علماء، مشائخ اور زعماءِ اُمت کی نشستوں کا دیدنی منظر
- ☆ شیوخِ حدیث اور قائدین کے خطابات و تأثرات
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق کو مدینہ منورہ کا جبہ پہنایا گیا
- ☆ شرکاءِ دورۂ حدیث و متخصصین کے لئے اجازۃِ حدیث
- ☆ فتنۂ انکارِ حدیث کا نیا روپ، علماء کا بھرپور تعاقب
- ☆ جامعہ حقانیہ کی مرکزیت، حفاظت اور کفالت
- ☆ اتحادِ اُمت کی دعوت، اندیشے، خطرات اور لائحۂ عمل
- ☆ مولانا عبدالقیوم حقانی کی نظامت کے دوران ''زین المحافل'' سے متعلق خطابات کے بعض اقتباسات
- ☆ عمدہ نظامتِ اجتماع پر مولانا عبدالقیوم حقانی کے لئے استقبالیہ کا اہتمام

زین المحافل شرح الشمائل للترمذی

کی تقریب رونمائی میں شرکت کرنے والے زعماءِ ملت محدثین، علماء، مشائخ، مفسرین، اکابر اور رہنمایانِ اُمت کی نشستوں کا دیدنی منظر

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے عظیم وسیع دارالحدیث ''شریعت ہال'' میں مسند حدیث پر شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما تھے۔ ان کے دائیں بائیں نشستوں پر اکابر فضلاءِ دیوبند، بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا عبدالحنان صاحب فاضل دیوبند، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب فاضل دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب فاضل دیوبند، استاذ العلماء حضرت مولانا غریب اللہ صاحب فاضل دیوبند ومظاہر العلوم سہارنپور، محدث جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا حمداللہ جان صاحب فاضل مظاہر العلوم، حضرت مولانا غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند (رکنِ شوریٰ دارالعلوم حقانیہ) شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ، جانشینِ امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب جلوہ افروز تھے۔

سٹیج کی دوسری اور تیسری لائن کی نشستوں پر شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی صاحب، بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا لطیف الرحمان صاحب بانی ومہتمم دارالعلوم ضیاء العلوم بیگم پورہ لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد صاحب بانی ومہتمم دارالعلوم شیرگڑھ، مولانا محمد قاسم حقانی ایم این اے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام جامعہ اشاعت القرآن حضرو، پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مہتمم دارالعلوم زکریا راولپنڈی، معروف سکالر ومصنف حضرت مولانا محمد عبدالمعبود صاحب راولپنڈی، حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی خانقاہ مدنیہ اٹک، حضرت مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدیر ماہنامہ القاسم، بانی ومہتمم جامعہ ابوہریرہ (سٹیج سیکرٹری)، بزرگ عالمِ دین استاذ العلماء حضرت مولانا نور الہادی صاحب شاہ منصور ضلع صوابی، وفاق المدارس پاکستان

کے قدیم و مخلص رکن اور سابق ناظم تعلیمات حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ مہتمم جامعۃ الصالحات کمپلیکس لکی مروت' استاذ العلماء حضرت مولانا ظہور الحق صاحب دامانی (مجھچھ)' حضرت مولانا محمد زاہد قاسمی جانشین مولانا محمد ضیاء القاسمی فیصل آباد' معروف سکالر و مصنف شیخ الحدیث حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب دارالعلوم اوگی مانسہرہ' حضرت مولانا عبدالرشید انصاری مدیر ماہنامہ نور علیٰ نور فیصل آباد' حضرت مولانا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن صاحب ایبٹ آباد' بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالخالق صاحب اسلام آباد' حضرت مولانا قاری حسین احمد مردان' شیخ الحدیث مولانا اصلاح الدین حقانی دارالعلوم لکی مروت (مرتب شرح شمائل ترمذی)' مولانا حامد الحق حقانی سابق ایم این اے' مولانا راشد الحق سمیع حقانی مدیر ماہنامہ الحق' مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب (معاون سٹیج سیکرٹری)' حضرت مولانا سید عبدالبصیر شاہ حقانی بانی و مہتمم مدرسہ دارالفرقان حیات آباد' حضرت مولانا غلام رسول حقانی مہتمم مدرسہ باڑہ گیٹ پشاور' حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب راولپنڈی' حضرت مولانا شاہد کمال صاحب پشاور' حضرت مولانا غنی الرحمٰن صاحب پشاور' حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی' شیخ الحدیث مولانا چاند بادشاہ القادری مہتمم و مفتی جامعہ قادریہ مظہر العلوم تورڈھیر صوابی تشریف فرما تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کی شرح زین المحافل کی تقریب رونمائی کے اس مبارک اجتماع میں روحانی اور نورانی منظر تھا' ایسا لگتا تھا کہ اہلِ جنت نے دنیا میں آ کر جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث کو جنت کی رونقوں اور آخرت کے بہاروں اور قرآن و حدیث کے انوار سے منور کر دیا ہے۔

مشائخ و زعماءِ اُمت کے خطبات اور تأثرات

''زین المحافل شرح الشمائل للترمذی کی تقریب رونمائی'' کے سلسلہ میں اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ ہوا' تو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ' اساتذہ' منتظمین اور خود گیارہ سو (۱۱۰۰) شرکائے دورۂ حدیث سراپا اشتیاق و انتظار بن گئے۔ ''تقریب رونمائی'' کے اجتماع کی تاریخ مقرر ہوئی' تو صرف چار روز باقی تھے نہ اشتہار چھپا اور نہ اخبار میں خبر لگی اور نہ کسی باقاعدہ منصوبہ بندی سے بڑے جلسے یا کانفرنس کے طرز پر پروپیگنڈے یا تشہیر کا اہتمام کیا گیا۔

جن اکابر' مشائخ' بزرگوں' شیوخ اور مخلصین کے نام یاد آتے گئے' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب کی جانب سے انہیں دعوتِ نامہ بھیجا جاتا رہا۔ ڈاک کا سسٹم اور پھر ہرکاروں کے کام تو سب کو معلوم ہیں مگر اسے شمائل کی برکتیں اور اہلِ علم کی کرامتیں ہی کہا جا سکتا ہے کہ چار روز کی اس مختصر ترین مدت میں دعوت نامہ جہاں جہاں پہنچ سکا اور پھر ان سے جن جن احباب و مخلصین کو بواسطہ در بواسطہ خبر ملتی گئی وہ اجتماع میں شرکت و حاضری کا مصمم ارادہ کرتے اور رختِ سفر تیار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ہوا کی دوش پر یہ خبر پھیل گئی۔ اجتماع کی صبح ۹ بجے سے اجتماع گاہ دارالحدیث کے شریعت ہال میں لوگ لائن بنا کر داخل ہونا شروع ہوئے۔ سکیورٹی کا انتظام بھی ماشاءاللہ

مضبوط اور مستحکم تھا جس کی وجہ سے گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ دس بجے جامعہ کے سیکرٹریٹ کے دارالاضیاف میں تشریف لائے، اضیاف' مشائخ' علماء اور زعماء کو خوش آمدید کہا گھنٹہ بھران کے ساتھ رہے۔ زین المحافل' آج کی تقریب' ملکی حالات' مدارس دجامعات کے تحفظ' دینی قوتوں کے اتحاد اور دیگر اہم موضوعات پر تبادلۂ خیال فرمایا گیارہ بجے کے قریب مولانا راشد الحق سمیع' مولانا محمد یوسف شاہ اور جناب شفیق الدین فاروقی نے دارالاضیاف میں آکر حضرت کو آگاہ فرمایا کہ دارالحدیث کو گیلریوں سمیت اپنی وسعتوں کے باوصف تنگ دامنی کی شکایت ہے۔ شریعت ہال گیلریوں سمیت کھچا کھچ بھر چکا ہے اور اندر تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے۔ باہر رہ جانے والوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جارہا ہے۔ آپ حضرات جلسہ گاہ میں تشریف لائیں تاکہ آغاز کار ہو سکے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ علماء و مشائخ' اساتذہ اور زعماء کی جھرمٹ میں دارالحدیث میں تشریف لائے۔ مشتاقانِ دید اور منتظر حاضرین مطمئن ہوئے' سب کے دل میں سکون' آنکھوں میں نور اور قلوب میں سرور آیا' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ اور منتظمین کی درخواست پر جب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہوئے تو سب اکابر' مشائخ اساتذۂ جامعہ حقانیہ کے قدیم فضلاء اور بزرگوں نے کہا کہ آج تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ پھر سے زندہ ہو کر دارالحدیث میں رونق افروز ہیں، جب منتظرین نے دارالعلوم دیوبند کے سات فضلاء اور شیوخ و زعماء اور معزز و مؤقر علماء کو سٹیج پر بنائی گئی تین لائنوں میں اپنی اپنی نشستوں پر بٹھایا حاضرین و ناظرین' علمی جمال و کمال کے اس منظر کو یوں محسوس کر رہے تھے' گویا وہ جنت کے حسین باغ میں بیٹھے ہیں اور اہلِ جنت کے حسن و جمال اور علمی و روحانی کمال کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھالے' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مدرس مولانا قاری حمایت الحق صاحب کو تلاوتِ قرآنِ پاک کے لئے مدعو فرمایا۔ قاری صاحب موصوف کی سحر انگیز تلاوت نے ایسا ایمان پرور سماں باندھا کہ دلوں کو نورِ ایمان سے بھر دیا۔

سرحد کے مشہور شاعر احسان اللہ فاروقی نے پشتو میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ پر نظم پڑھی جس میں جامعہ کی مرکزیت و مرجعیت' محبوبیت اور آفاقیت کو آشکارا کیا گیا تھا۔ ان کا کلام بھی اور انداز بھی وجد آفریں تھا۔ حاضرین و سامعین بھی ان کی آواز میں آواز ملا کر اُن کا ساتھ دیتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ حقانیہ کے سینئر استاذ' معروف ادیب و مصنف مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی نے فارسی میں نظم پڑھی جس میں کتاب اور صاحب کتاب کو خراج عقیدت پیش کیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا :

"موجودہ حالات، عالم اسلام کے حالات، پاکستان میں عدم استحکام، مدارس کے مسائل، انسانی تحفظ سے مسائل، علماء اور دینی قوتوں کا تحفظ، مدارس کا تحفظ، اس سلسلہ میں الحمد للہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری کا اہتمام روزانہ کا معمول بن چکا ہے۔ استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے ارشاد و ہدایت کے مطابق آج بھی اولاً ختم بخاری ہوگا۔ "زین المحافل شرح الشمائل للترمذی" کی تقریب رونمائی کا آغاز ہم ختم بخاری سے کر رہے ہیں۔

پاکستان، عالم اسلام اور دنیا بھر کے مدارس کے تحفظ کے لئے دعا کی جائے گی۔ یہ ختم بخاری سلف صالحین سے ایک متواتر منقول عمل ہے، مشکلات کے حل اور پریشانیوں کے دفعیہ کے لئے، آج ہم سب کی خوش نصیبی ہے کہ ملک بھر کے مقتدر علماء، محدثین، مشائخ، اساتذۂ حدیث، مدرسین، اولیاء اللہ اور صاحب نسبت بزرگ اور اکابر موجود ہیں۔ خود شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہیں۔ الحمد للہ اس سال یہاں مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں گیارہ سو (۱۱۰۰) سے زیادہ طالب علم دورۂ حدیث میں کسب فیض کر رہے ہیں جبکہ دورۂ حدیث میں ڈھائی سو طلبہ ایسے بھی ہیں جنہیں باضابطہ داخلہ نہ مل سکا۔ قیام وطعام کے وہ خود ذمہ دار ہیں، قرب وجوار کی مساجد اور دیہاتوں میں قیام کر کے وہ باقاعدہ طور پر سماع حدیث کرتے ہیں اور پھر رات کو واپس اپنی اپنی قیامگاہوں پر چلے جاتے ہیں۔ جامعہ کے شرکائے حدیث اپنے اپنے رول نمبر کے مطابق بخاری شریف کا اپنا اپنا متعلقہ اور مفوضہ صفحہ کھول کر تلاوت شروع کر دیں۔ مولانا حقانی کے اِن کلمات کے بعد ختمِ بخاری شریف شروع ہوا۔ اور آج بھی روزانہ کے معمول کے مطابق دس منٹ میں بخاری شریف کا ختم مکمل ہو گیا۔ ختم بخاری کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کے کہنے پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہم نے دعا کرائی۔

اجتماع کی غرض وغایت اور پس منظر

اجتماع کی غرض وغایت، پسِ منظر اور زین المحافل کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے کہا جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ آج کا یہ مبارک، عظیم تاریخی اجتماع، شمائل ترمذی کی شرح "زین المحافل" کی تقریب رونمائی کے سلسلہ میں منعقد ہوا ہے۔ ہمارے شیخ، ہمارے استاذ، مربی، محسن، شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مسلسل تیس پینتیس سال سے شمائل پڑھا رہے ہیں۔ محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ نے کوئی نصف صدی قبل اپنے مخلصین رفقاء کے ساتھ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی تھی، الحمد للہ وہ درخت آج ثمر آور ہے، پاکستان میں اور دنیا بھر میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے علوم ومعارف کا سورج، پوری دنیا میں علومِ نبوت اور علومِ قرآن کی روشنی پھیلا رہا ہے۔

''زین المحافل'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے' آج سے کوئی پچیس (۲۵) سال قبل مجھے یاد ہے' میرا یہاں جامعہ حقانیہ میں خدمتِ درس وتدریس کے سلسلہ میں آغازِ کار تھا۔ زین المحافل کے مرتب مولانا اصلاح الدین حقانی کا دورۂ حدیث کا سال تھا۔ حضرت الشیخ مولانا سمیع الحق صاحب کے درسی افاداتِ شمائل کو کیسٹوں میں محفوظ کرنے کا اہتمام کیا جاتا رہا، وہ کیسٹیں محفوظ رہیں' پھر اللہ نے فضل وکرم کیا' مولانا اصلاح الدین حقانی ہمت کر کے متوجہ ہوئے' مولانا اصلاح الدین حقانی سامنے بیٹھے ہیں، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل' اور دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت میں شیخ الحدیث ہیں۔ وفاق المدارس میں پاکستان کی سطح پر پوزیشن حاصل کی' وہ مولانا سمیع الحق کے قریب تھے، انہیں مولانا عبدالحق سے خدمت کا تعلق تھا، ربّ نے اسی سال اس انعام سے نوازا کہ پورے پاکستان میں وفاق المدارس میں پوزیشن عطا فرمائی اور شیخ الحدیث کے منصب سے نوازا اور آج ربّ نے انہیں ''زین المحافل'' کی تہذیب وترتیب کے لئے منتخب فرمایا۔

مولانا مختار اللہ حقانی یہاں کے استاذ ہیں' مدرس ہیں' شعبہ تخصص کے نگران ہیں' تحشیہ وتخریج اور طباعت کی ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے نبھایا۔ ان حضرات کی محنتوں سے آج یہ خوبصورت کتاب دو جلدوں میں ۱۱۰۰ صفحات پر مشتمل منظر عام پر آ گئی ہے۔

آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحق'' کی روح قبر میں مسرور ہے' زین المحافل ہو یا جامعہ دارالعلوم حقانیہ' یہ سب ان ہی کا صدقہ جاریہ ہے۔

آپ جانتے ہیں اور پورا عالم جانتا ہے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ صرف تدریس کا مرکز نہیں' تعلیم کا مرکز نہیں' تربیت کا مرکز نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا علمبردار ہے۔

اگر تدریس کا معیار ہو' تعلیم وتربیت' تزکیہ واصلاحِ باطن کا معیار ہو' طلبہ کے رجحان' محبت' رجوع اور والہیت کا معیار ہو' ملک میں نظامِ اسلام کی جدوجہد کا کام ہو، پارلیمنٹ میں نفاذِ شریعت کی جنگ کا مرحلہ ہو' ملکی سیاست اور دینی افرادی قوت مہیا کرنے کا مرحلہ ہو' دارالعلوم حقانیہ سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ سیاسی میدان میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سمیت دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کثرت سے ممبر بنے' سینیٹر بنے' وزیر بنے' کام کرتے رہے۔

جب تک یہ کائنات قائم ہے انشاء اللہ دارالعلوم حقانیہ بھی قائم رہے گا' اور یہ تو پٹھانوں کا علاقہ ہے، ہم سب پٹھان ہیں، پھر اردو اور پٹھان' دونوں میں تضاد ہے' مگر بایں ہمہ پٹھانوں کے مرکز میں حقائق السنن بھی آتی ہے، زین المحافل بھی آتا ہے، فتاویٰ حقانیہ الحمدللہ چوتھی مرتبہ چھپنے جارہا ہے۔ الحمدللہ جامعہ حقانیہ کے علوم ومعارف پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں ...... ۔

کچھ طوطیوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستان کے ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

اجلاس کے آغاز میں حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم نے شرکاءِ اجلاس سے افتتاحی استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

معزز مشائخ عظام' شیوخ الحدیث' علماءِ کرام اور عزیز طلباء ! یہ علماءِ کرام کا خالص علمی اجتماع ہے، علمی محفل ہے، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے آپ کو چند علماءِ کرام کے نام گنوائے، آپ نے سنے' میں جب دائیں بائیں دیکھتا ہوں تو اس میں کئی جبال العلم' جو اپنی اپنی جگہ علم کے پہاڑ ہیں' تشریف فرما ہیں ان میں اکثریت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ' کے تلامذہ کی ہے جو اس مرکزِ علمی کے روحانی ابناء ہیں جن کیلئے حضرت شیخ الحدیث دُعائیں فرمایا کرتے تھے،یا اللہ سابق فضلاء، موجودہ فضلاء اور آنے والے فضلاء کو دین اور دین کی سعادتوں سے مالا مال فرما۔ جب میں اپنے آگے پیچھے' دائیں اور بائیں دیکھتا ہوں تو یہ کرامت بعداز مرگ تصور کرتا ہوں کہ ملک بھر سے بڑے بڑے شیوخ' محدثین' اداروں کے مہتممین اور بڑے بڑے علماء موجود ہیں۔ حضرت کے حینِ حیات ان ہی کی دعاؤں کی برکت سے میرے اردگرد اکثریت ایسے طبقے کی بھی ہے کہ وہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے ادارے کی روحانی اولاد ہیں۔ اللہ ربّ العزت ان سے سیاسی میدان میں' سماجی میدان میں اور بہبود کے میدان کے علاوہ دین کے میدان میں بڑے کام لے رہے ہیں، اُن میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی میں دیکھ رہا ہوں جو شیوخ الحدیث ہیں، بڑے بڑے علماء ہیں۔ آج ملک بھر میں' بالخصوص سرحد و بلوچستان میں علم و عرفان کے چشمے پھوٹتے ہیں، وہ سب ہی دارالعلوم حقانیہ اور حضرت الشیخ مولانا عبدالحقؒ کے روحانی اولاد کی محنتیں ہیں' یہ ایک معمولی خط پر اور آپ کا میرے حقیر دعوت نامہ پر اتنی کثیر تعداد میں آنا یہ آپ کے اپنے اخلاقِ عالیہ کا ثبوت ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے سب کا ممنون ہوں۔ ادارے کے فضلاء میں سے بڑے بڑے علماء مانسہرہ' اسلام آباد' لاہور سے' فیصل آباد' پشاور' بنوں' ڈی آئی خان اور ژوب سے تشریف لائے ہیں۔ اور دیگر اضلاع سے تشریف لانے والے سب ہمارے محسن ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ

زین المحافل کا پسِ منظر، بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت، شمائل وخصائلِ نبوی ﷺ کی دعوت، دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت، حفاظت اور کفالت، اتحادِ اُمت کی دعوت، اندیشے، خطرات اور لائحہ عمل

حضرات علماءِ کرام، مشائخ عظام، زعماءِ قوم وملت اور عزیز طلبہ ! یہ انتہائی بابرکت مجلس ہے، اہلِ علم کی، علماء کی، مشائخ کی اور طلباء کی مجلس ہے، آج کے اس عظیم اجتماع کے انعقاد کے لئے کوئی باقاعدہ منصوبہ یا سوچ اور فکر و اہتمام نہیں تھا، اچانک بیٹھے بیٹھے خبر آئی کہ کتاب چھپ کر آرہی ہے۔ تو ساتھیوں نے کہا کہ اس کی کچھ تعارفی تقریب ہونی چاہئے، ویسے تو اس کتاب کو بیس پچیس سال پہلے چھپ جانا چاہئے تھا، احباب مخلصین مجھے گذشتہ پچیس سال سے کہتے رہے کہ شمائل ترمذی کے درسی تقاریر کو ترتیب دے کر شرح مرتب ہونی چاہئے مگر میں ایک جاہل آدمی ہوں، اور میں اس قابل نہیں ہوں کہ میری درسی افادات بھی چھپیں، اور کیوں میری جہالت طشت از بام کر رہے ہو، "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا"۔ میں ایک ادنیٰ سا اور حقیر طالب علم ہوں۔ یہ تو اکابرین اور ہمارے مشائخ کی شان تھی، اُن کی ہر بات علم وتحقیق کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی تھی، اور لائقِ اشاعت تھی، لیکن اللہ تعالیٰ ان دوستوں، خصوصاً حضرت مولانا اصلاح الدین حقانی، حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی کو جزائے خیر عطا فرماویں۔ میں ان کی بات ٹالتا رہا اور کہتا رہا کہ میری اصلاح اور میری نظرِ ثانی کے بغیر شائع نہیں ہونی چاہئے، میں خود اس کی اصلاح کروں گا اور خود دیکھوں گا اور اس طرح ٹال مٹول کر کے مسودہ اپنے پاس رکھ لیا۔ الحمد للہ گذشتہ نصف صدی سے پڑھنا اور پڑھانا کام ہے، دارالعلوم حقانیہ میں میرے پڑھانے کے پچاس سال ہوگئے۔ ۱۹۵۸ء سے میری تدریس کا آغاز ہوا تھا اور آج ۲۰۰۸ء چل رہا ہے۔ تو گویا پچاس سال ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت موت تک جاری وساری رکھے۔ سب سے بڑی رحمت اور نعمت ایک عالم کے لئے درس اور تدریس ہے۔ حضرت والدی المکرم کی نظر جب کمزور ہوتی گئی تو بہت روتے تھے اور آخر

تک یہ دعا کرتے رہے کہ اے اللہ ! موت تک حدیث کا درس نہ چھوٹے۔ آنکھوں کے لئے اس لئے روتے تھے کہ میں پھر حدیث نہیں پڑھا سکوں گا، تو اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے؟ مجھے بہر حال شرم آتی تھی کہ میرے درسی افادات کو طباعت کی شکل دی جائے۔

بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت :

بہر حال یہ ایک بہانہ ہے "جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا الكيل و تصدق علينا" جیسے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی (فاضلِ حقانیہ) نے اشارہ کیا۔ میرے بھی ذہن میں یہی تھا کہ ہم تو وہ لوگ نہیں ہیں کہ صرف جلوس بنائیں اور جلسے کریں۔ اُن بدعات سے اللہ محفوظ رکھے' لیکن ہمارا مسلک حقیقی اہلِ سنت کا مسلک ہے، اور وہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے، حضور ﷺ ہی کی متابعت میں ساری زندگی گزارنا علماءِ دیوبند کا شیوہ ہے۔ تو مجھے دلی خوشی ہوئی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تکرار میں ربیع الاوّل کی مناسبت سے دارالعلوم کی طرف سے خراجِ عقیدت کا ایک علمی تحفہ پیش کیا جائے۔ الحمد للہ یہ اُس نسبت اور تصور کی کرامت اور معجزہ ہے کہ آج یہ اتنا بڑا عظیم اجتماع ہوا اور اتنا کامیاب ہوا۔ ہم نے نہ تو مدعوین کی فہرست بنائی تھی نہ کوئی منصوبہ تھا، اور جلدی جلدی میں جو نام جس کو آیا دآئے لکھے اور دعوت نامہ بھیج دیا، ورنہ ہزاروں فضلاء ہیں دارالعلوم حقانیہ کے' انشاء اللہ پچاس ہزار سے بڑھ گئے ہوں گے۔ اس میں سو یا دوسو افراد اچانک جس کو یاد آئے، ان کو دعوت نامہ بھیج دیا۔

شمائل وخصائلِ نبوی ﷺ کی دعوت :

میرے دل میں ایک بات یہ بھی تھی کہ بہت دنوں سے ملک میں شکستگی کا عالم ہے، علماء کے دلوں میں بھی مایوسی آرہی ہے، اُمت زخمی زخمی ہے' حوصلے' عزائم اور جذبات مجروح ہیں، دینی مدارس نشانہ بن رہے ہیں، ہمارا اس وقت کوئی دوسرا نعرہ نہیں رہا، سارے نعرے جھوٹے ثابت ہوئے، سیاست کے نعرے غلط ثابت ہوئے، علماء اور اُمت کی اجتماعیت کے لئے جو بھی کوششیں کی گئیں' وہ ساری سبوتاژ کر دی گئیں اور ہماری ساری محنتوں کو ہائی جیک کر لیا گیا۔ آج اُمت انتشار میں ہے، اور پاکستان میں کوئی دینی قیادت کے حوالے سے دو افراد بھی اکٹھے نہیں ہیں' خطرناک سیلاب سر پر ہے، قیامت سر پر آچکی ہے، اس کا پروگرام اسلامی اقدار ختم کرنا اور مٹانا ہے۔ اس کا نشانہ فوج نہیں ہے' حکمران نہیں ہے' اس کا نشانہ کالج اور یونیورسٹیاں نہیں ہیں' اُس کا نشانہ سائنسدان اور ڈاکٹر نہیں ہیں، اس طوفان کا ہدف اور ٹارگٹ (Target) آپ ہیں' علماء ہیں' دینی مدارس ہیں اور دینی قوتیں ہیں۔ ہم ایسے بکھر گئے' شیرازہ بکھر گیا کہ جو جہاں جہاں تھے تہس نہس ہو گئے۔ اب کس عنوان پر قوم کو جمع کیا جائے، لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت بے چین ہیں اور انتہائی اذیت میں ہیں' آپ کچھ کریں اور اُمت کو جمع کریں، میں نے کہا کس نام پر

جمع کریں، ہم نے تو ہر نعرہ آزمایا، ہر نعرہ سراب ثابت ہوا، عوام لوٹ لئے گئے، عوام مایوس ہوگئے، پھر میں نے کہا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور ان کے شمائل و خصائل کے حوالے سے علماء جمع ہوں، مقصد یہی تھا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی ذات پر ساری اُمت کو دعوت اتحاد دی جائے اور ان ہی کی ذات کو وحدت و مرکزیت اور مرجعیت کا مقام حاصل ہے' اسی ایک ذاتِ اقدس کو لیا جائے اور ان ہی کی اتباع کی دعوت دی جائے۔

نور کی کرن :

بحمد اللہ آج کا یہ اجتماع گویا ایک نور کی کرن ثابت ہوا، اس سے ایک حوصلہ اور ولولہ پیدا ہوگا، ہمیں پھر اپنی صفوں اور منتشر شیرازہ کے تنکے تنکے کو جمع کرنا چاہئے کیونکہ اگر اب طوفان آیا، تو سب کچھ اُڑا دے گا۔ میں یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پروپیگنڈہ مدارس کے بارہ میں کیا جارہا ہے اور جو طوفان اُٹھایا جارہا ہے اور عالمِ کفر جو یلغار کررہا ہے، میں سراسر اس کی تردید کرتا ہوں۔ یہ سب رحمت اللعالمین ﷺ کے پیروکار ہیں، نبی رحمت ﷺ سلامتی کا پیغام لیکر آئے، جس کا دہشتگردی (Terrorism)' خودکش حملوں اور بے گناہ افراد کو مارنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

دارالعلوم حقانیہ' مرکزیت' حفاظت اور کفالت :

دارالعلوم حقانیہ عالم کفر کے لئے سب سے بڑا کانٹا اور ناسور بنا ہوا ہے۔ الحمد للہ ان کو ایسا کیس نہیں مل سکا کہ اس ادارہ سے کوئی ایسی دہشت گردی پھیلی ہو جسے وہ پیش کرسکیں۔ پچھلے کئی ہفتوں سے ٹیلی ویژن کے چینلوں پر بتایا جارہا ہے کہ نامعلوم اور گمنام افراد پکڑے گئے ہیں، اُن سے اُگلوایا جارہا ہے کہ دارالعلوم کا نام لو، کوئی کہتا ہے کہ ہم نے دارالعلوم میں رات گزاری، اور کوئی کہتا ہے کہ دارالعلوم میں ہم نے منصوبہ بنایا، میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ حاشا و کلا العیاذ باللہ ہم دارالعلوم میں کسی کو بھی تخریب کاری کا تصور تک نہیں دے سکتے۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش' اسکیم اور منصوبہ ہے کہ اسلام کے اس قلعہ اور اس کے کردار کو بدنام کیا جائے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی حرکت کی جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ عالم اسلام کا دل ہے، اور اس کو چھیڑنے سے اور اس کے خلاف سازش کرنے سے پوری اُمت مسلمہ کو تکلیف ہوگی' اور پوری اُمت مسلمہ اس ادارے کی حفاظت بھی کرے گی' کفالت بھی کرے گی انشاء اللہ۔ اور یہ میں وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب تک جو باتیں بھی عدالتوں میں ہوئی ہیں اور کسی نے کی ہیں، ہمیں علم نہیں ہے کہ یہ کون لوگ ہیں، اب تک جو بھی نام لئے گئے ہیں، ہم نے ساری تفتیش کی ہے۔ ان کا نام ہماری کتابوں میں نہیں ہے، ہمارے رجسٹروں میں اور ہمارے حاضری کے رجسٹروں میں ایسے لوگوں کا نام نہیں ملا، تاہم عالم کفر کی یلغار' مدارس بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے خلاف منصوبہ بندی' یہ پریشانی سر پر ہے۔ ہمارا وسیلہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، ہم نے اسی دن سے ختم بخاری شروع کرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع' تضرع والحاح ہی نجات

کا راستہ ہے۔

آج بھی علماء کو جمع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اکابر اور اولیاء اللہ کی سرپرستی میں آج پھر ہم اللہ کی بارگاہ میں روئیں کہ اے اللہ ! ان آفتوں کو ٹال دے، اور دشمنوں کے سازشوں کو خائب اور خاسر کردے اور اے اللہ ! جو یہ دین اور اہل دین عالمِ غربت میں آگئے ہیں، اور چاروں طرف سے ان کا محاصرہ کیا جارہا ہے۔ اور اے اللہ ! اہلِ کفر کی ساری سکیمیں ناکام بنادے اور ہم پھر سے ایک ہوں گے، صفِ واحد ہوں گے، بنیان مرصوص ہوں گے، باطل کے مقابلے میں جسدِ واحد ہوں گے' ان شاء اللہ۔

اسلام میں دہشت گردی کا تصوّر نہیں ہے :

ہم آج بھی عالم کفر کو بتلاتے ہیں کہ یہ دین سراپا رحمت ہے۔ یہاں پر دہشت گردی کا تصور نہیں ہے۔ حضور ﷺ جس وقت دنیا میں تشریف لائے' تو اُس وقت دنیا دہشت گردی سے بھری ہوئی تھی، آج بڑے صلیبی دہشت گرد امریکہ اور روس ہیں۔ اس وقت قیصر تھا، کسریٰ تھا اور مقوقس تھا، یہ دہشت گرد تھے، یہ انسانوں کو غلام بنانے والے تھے، اور خود معبود بنے بیٹھے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ کو بھیجا اور دہشت گردی ختم کردی۔ ''اسلم تسلم'' یعنی اسلام سے سلامتی ملے گی۔ آپ اسلام قبول کریں تو پھر سلامتی ہوگی۔

موجودہ حالات کے پیشِ نظر الحمدللہ تمام اکابر نے باتیں کرلیں، بیانات کئے' ہدایات دیں' دعائیں کیں اور ہمارے سروں پر دستِ شفقت رکھا۔ یہ وہ اکابر ہیں کہ ''اِذَا رُؤا ذُکِرَ اللّٰہ'' کے مصداق ہیں کہ ان کے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے، اور یہ چراغ سحری ہیں' اللہ ان کی عمروں میں برکتیں دے۔ تو میں یہ چاہتا تھا کہ طلباء ان اکابرین کے روشن چہروں کو دیکھ لیں، الحمدللہ وہ مقصد پورا ہوگیا۔ آج فیصلہ کرنا ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر' انفرادی اور اجتماعی کاموں میں' حضور ﷺ کے شمائل وخصائل کو اپنانا ہے اور تعلیماتِ نبوی کا علم لے کر پوری دنیا میں علم کا نور پھیلانا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو مدینہ منورہ کا جبہ پہنایا گیا

مولانا عبدالقیوم حقانی نے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کو دعوتِ خطاب دیتے ہوئے کہا :

شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب' بزرگ عالمِ دین' لائق وفائق مدرس' صاحب نسبت بزرگ' مقتدر ومتدین محدث' اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث ہیں۔ مدینہ منورہ سے ایک مبارک جبہ لائے ہیں، جو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو شرح شمائل ''زین المحافل'' کی تکمیل واشاعت پر بطورِ تبریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ مبارک جبہ صرف پیش نہ کریں بلکہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے

شیخ کو پہنا بھی دیں اور حاضرین یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک، دل کو ایمان کا نور اور قلوب کو عشقِ رسول ﷺ کا سرور مہیا کریں۔ مولانا حقانی کی درخواست پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ اپنے مسند حدیث کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان صاحب اپنی نشست سے اُٹھ کر سٹیج پر تشریف لائے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو جبہ پہنایا۔ یہ منظر بھی دیدنی تھا، علوم و معارف اور انورات و تجلیات کا منظر علمی کمال اور عملی حسن و جمال کا منظر اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ نے ارشاد فرمایا:

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے۔ حکیم الاسلام تھے' بڑی عظیم شخصیت تھے، آپ سب حضرات انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ تو وہ حضرت والد صاحب کو تعطیلات کے موقع پر ہر رمضان میں فرمائش کرتے تھے کہ جب واپس دیوبند آؤ، تو میرے لئے ایک جبہ بھی ساتھ لیتے آؤ، اور بڑے تفصیل سے جبہ کے بارے میں لکھتے' اس کا رنگ' سلائی' سلوٹیں سب اُمور کے بارے میں ہدایات تحریر فرماتے۔ پھر حضرت والد مکرم اسے تلاش کرتے یعنی چترالی جبہ۔ پھر اُن کا والد مکرم کے نام خط آتا تھا کہ آپ کا عنایت فرمودہ جبہ تبرک بھی ہے، تذکر بھی اور تزیّن بھی ہے اور تشکر بھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حمید اللہ جان کی عنایات کے بارے میں' میں بھی اپنے اکابر کی نقل کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی عنایت تبرک بھی ہے اور تذکر بھی' تزیّن بھی ہے اور تشکر بھی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہٗ

جامعہ اشرفیہ لاہور

میں یہاں صرف اس خواہش سے آیا تھا کہ ''زین المحافل'' کی رونمائی کے ساتھ ساتھ اکابر علماءِ دیوبند کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ اہل اللہ کی زیارت اور ان کی صحبت میں' ایک لمحہ بیٹھنا بھی سعادت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جہاں اللہ والے بیٹھے ہوتے ہیں، وہاں خدا کی رحمت برستی ہے۔ اور پھر یہ بڑے بڑے علماءِ کرام' مشائخ' محدثین تشریف فرما ہیں۔ حضرتِ اقدس مولانا فضلِ احمد فرماتے تھے کہ میں مدینہ منورہ میں حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضرتؒ نے مجھے اپنے آخر وقت میں ایک خوشبو کی شیشی عطا فرمادی رخصت کے وقت' اور فرمایا کہ مولانا خوشبو لگایا کرو' کیونکہ علماء کے محفل میں فرشتے آتے ہیں، اور فرشتوں کو خوشبو سے محبت ہے اور بدبو سے نفرت ہے۔ تو اب ذرا اس محفل کو دیکھیں، گویا نورانی چہرے اور نورانی علماء بیٹھے ہیں۔ پھر حدیث کی بات ہو رہی ہے، حضور

ﷺ کے شمائل کی بات ہے، خصائل کی بات ہے، جس کے لئے اللہ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو چن لیا ہے۔علم کی خوشبو ہے' حدیث کی خوشبو ہے' علومِ نبوت کی خوشبو ہے۔اُمت پر مایوسی' جمود اور قنوطیت مسلط ہے، ایسے میں شمائل نبویؐ، خصائل اور سنت رسول ﷺ کو ہدف بنا کر اتحادِ اُمت کے مشن کی تکمیل ممکن ہے، جسے آج کا یہ نمائندہ اجتماع آگے بڑھا سکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد میاں اجمل قادری صاحب مدظلہٗ

خانقاہِ شیرانوالہ لاہور

دارالعلوم حقانیہ دنیا میں دیوبند کے بعد سب سے بڑا علمی اور عملی مرکز ہے۔اس دارالعلوم کو ظاہراً اور باطناً قائم رکھنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ اور مرکز اہلِ حق شیرانوالہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔اس لئے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ دارالعلوم دیوبند میں حضرتِ اقدس حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے شیخ اور استاذ تھے، اور ایک عجیب بات ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس میں حضرت امام لاہوریؒ کو بار بار تشریف آوری کے مواقع ملے، اور پھر جس شخص نے اس کو دیوبند بنانا تھا۔حضرت امام لاہوریؒ نے اس شخص کو یہاں سے اُٹھا کر شیرانوالہ بلایا، اور ان کو حضرت مولانا سمیع الحق بنا کر بھیجا، اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب طالبعلمانہ طور پر زمانہ طالبعلمی میں دارالعلوم حقانیہ سے باہر کسی جگہ نہیں گئے سوائے شیرانوالہ کے۔حضرت امام لاہوریؒ جو حضرت حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات امام قاسم نانوتویؒ کے جملہ علوم کے حامل تھے، حضرت نے اُن سارے علوم و معارف کو حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ زید مجدہم میں منتقل فرمایا۔حضرت امام لاہوریؒ نے دونوں حضرات کو شیرانوالہ بلا کر خاص کمرہ میں رکھا اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ جو کہ حضرت امام لاہوریؒ کے شیخ بھی تھے، مربی بھی تھے، اور خسر بھی۔انہوں نے علوم ولی اللہ کو جب امام لاہوریؒ کو منتقل فرمایا۔تو فرمایا کہ قرآن کے دو اُصول ہیں، ایک اُصول دعوت اور دوسرا اُصول جہاد۔یہ جہاد جو حضرت شاہ ولی اللہؒ دہلوی سے چلا آ رہا ہے۔آج الحمدللہ ان شیخین میں منتقل ہوا۔

آپ حضرات جانتے ہیں کہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں۔وہ سفہاء کا دور ہے، جہلاء کا دور ہے، ابھی ایک بدنصیب احمد سعید ملتانی کا ذکر ہو رہا تھا، وہ جہلاء کا امام ہے، اسی طرح ہماری سیاست میں' ہماری معیشت میں' ہماری تہذیب میں' ہمارے تمدن میں بہت بڑے بڑے جہلاء ہیں، جن کو لوگ علماء کی صف میں شمار کرنے لگے۔آج

آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جن کو شیرانوالہ کی سیاست، شیرانوالہ کی سیاست اس لئے کہتا ہوں کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شیخ الحدیث تو تھے ہی، ان کو امامِ سیاست شیرانوالہ میں حضرت عبداللہ درخواستیؒ نے بنایا، اور جب حضرت درخواستی ؒ نے انتخاب فرمایا، تو حضرتِ اقدس حافظ الحدیث والقرآن مولانا عبداللہ درخواستی ؒ کی مبارک داڑھی آنسو سے تر ہوگئی، اور فرمایا کہ میں نے وہ فیصلہ کرلیا، جو میں نے آسمان پر پڑھا۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اوران کے طبقے کے علماء نے، اوران کے مزاج کے جان لیواؤں نے نیشنلسٹ قائدین اور سیاستدانوں کو صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دیوار کے ساتھ لگادیا تھا، لیکن ۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا	کاروان کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

آج پھر سے ہم پر نیشنلسٹ سیاستدان مسلط کردیئے گئے۔

طالبان پوری دنیا میں ایک اُمنگ بن کر آئے تھے اوران کا ایک سیاسی وجود ہے، ان کا ایک سماجی نظام ہے اورانہوں نے جس طرح پوری دنیا میں منشیات کا خاتمہ کیا، وہ دارالعلوم حقانیہ کی اسی تربیت کا اثر ہے، جو زین المحافل سے طلباء پیدا ہوئے ہیں اوران مدارس سے جولوگ اُٹھتے ہیں۔ آج آپ پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ مبارک محفل جو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے سجائی ہے، جو آج ہمارے سامنے مسند حدیث پر جلوہ افروز ہیں، میں دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ہر حقانی فاضل سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں طالبان کا ایک نیا انداز دیکھنا ہے، ایک نیا ظہور ہونا ہے، لیکن وہ زمانہ قدیم کی طرح نہیں بلکہ آنے والی صدی کے تقاضوں کے مطابق۔ اللہ ہمیں نظامِ عدل بنا کر اور ابھا کر دنیا کے سامنے پیش کرنیکی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

بزرگ عالمِ دین

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہٗ فاضل دارالعلوم دیوبند

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ہم درس
شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ اور
شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب مدظلہٗ کے سگے ماموں

خدا کا شکر ہے شمائل ترمذی کی شرح ''زین المحافل'' چھپ کر آگئی ہے۔ مجھے یقین ہے اور میری دعا ہے کہ باری تعالیٰ اسے مؤلف، مرتب، اور تمام حاضرین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ اس کتاب سے اساتذہ حدیث کو اس

سے فائدہ ہوگا، طلبہ نفع اُٹھائیں گے اور چونکہ زبان آسان ہے، اس لئے عامۃ المسلمین بھی بھرپور استفادہ کرسکتے ہیں۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہٗ

(فاضل دیوبند، مہتمم و بانی جامعہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان)

فَمَن یُرِدِ اللّٰہُ اَن یَّھدِیَہ یَشرَح صَدرَہٗ للاسلام.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے متعلق میرا ارادہ ہو جائے کہ اس کو ہدایت کردوں تو دین کے کام کے لئے اس کا سینہ کھل جاتا ہے، دین کے کام کے لئے چاہے بہت اونچے پہاڑ پر چڑھنا ہو، وہ اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ آپ کے سامنے ہے، جامعہ کی علمی خدمات آپ کے سامنے ہیں، یہاں اساتذہ طلباء کو پڑھاتے ہیں، ایک صورت خدمتِ دین کی یہ بھی ہے کہ کتاب لکھی جائے، تحریری کام کیا جائے۔ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں بھی تحریری کام کی تعریف فرمائی ہے۔ نٓ ۝ وَالقَلَمِ ۝ وَمَا یَسطُرُون

کہتے ہیں کہ ن دوات کو بھی کہتے ہیں قلم کا معنیٰ تو آپ بھی جانتے ہیں اور جو چیز لکھی جاتی ہے کتاب کہلاتی ہے۔ ''زین المحافل'' کتاب ہے اور کتاب لکھی گئی ہے، اللہ ہی نے توفیق دی ہے۔ ''زین المحافل'' جب تک باقی رہے گی جس آدمی نے اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل کیا یا جس شخص نے اس کی جتنی بھی خدمت کی لکھنے کی، فوائد و احکام اور تشریحات کو جمع کرنے کی، اس کے چھاپنے کی، پھر اس کے پڑھنے کی، پھر اس سے فائدہ اُٹھانے کی اور پھر اس تحریر کو آگے طالبعلموں اور عوام تک پہنچانے کی، قیامت کے میدان میں اس کی دوات بھی گواہی دے گی، قلم بھی گواہی دے گا، جو لکھا ہوگا اور خط ہوگا، وہ بھی گواہی دے گا، اور کاغذ بھی گواہی دے گا کہ اس نے یہ خدمت کی تھی، اور اس میں یہ پیسہ لگایا تھا، ایک ایک حرف گواہی دے گا جو اس نے خیر کے لئے کہا تھا، اللہ جل جلالہٗ کی عادت مبارک ہے۔ کہ صبح کو بھی فرشتے آتے ہیں، وہ ہر کام دیکھتے ہیں، جبکہ اللہ کی ذات عالم الغیب ہے، حاضر و ناظر ہے، وہ خود دیکھ رہا ہے، پھر کیوں فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے پایا۔

یہ ایک اعزاز ہوتا ہے، افتخار ہوتا ہے۔ جامعہ حقانیہ کو تحریری کام میں بڑی توفیقیں مل رہی ہیں، اکابر، مشائخ اور علماءِ دیوبند اور مشاہیر کے خطوط اور تحریروں کو محفوظ کیا جا رہا ہے، مخدوم و مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ نے مجھے میرے خطوط کی فائل بھیجی۔ انہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ اور خود ان کے نام مشاہیر کے

خطوط محفوظ کردیئے۔ میرا یہ خیال تھا کہ میرے خطوط چار یا پانچ خطوط سے زیادہ نہیں ہوں گے لیکن جب فہرست ملی' تو ایک سو چار (۱۰۴) خطوط ہیں' جو میں نے خود حضرتؒ کو لکھے ہیں

الحمدللہ یہ بات ہمارے اور پوری اُمت کے سامنے آ گئی دینی مدرسوں میں وہ حقانیہ ہی ہے جس سے صرف دورۂ حدیث میں گیارہ سو (۱۱۰۰) طالب علم درسِ حدیث لے رہے ہیں، اس پر ہم فخر نہ کریں تو کیا کریں؟ ہماری فخر کی چیز تو یہی ہے کہ الحمدللہ گیارہ سو طالب علم دارالعلوم دیوبند میں بھی نہیں ہیں۔ جب ہم پڑھ رہے تھے، پونے دوسو' دوسو طالب علم تھے۔ یہ ۱۹۳۷ء کی بات ہے اور حضرت مدنیؒ پڑھانے والے تھے لیکن یہاں جو گیارہ سو ہیں۔ یہ تو بس انہی کے برکات ہیں۔ یہ اللہ ہی کا فضل ہے ورنہ ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ اکبر نے بہت اچھا کہا تھا، جو دنیا ان کو برداشت نہیں کرسکتی۔ ان غرباء کو برداشت نہیں کرسکتی، کیوں نہیں کرتی، تمہارے پاس سب کچھ ہے، ان کے پاس کیا ہے؟ اکبر کے سمجھ میں آ گیا تھا ....۔

غرور ان کو ہے تو ہے ناز بھی مجھ کو اکبر
سوا خدا کے سب اُن کا ہے اور خدا میرا

مولانا سمیع الحق' حقانیہ اور حقانیہ کے ایک ایک استاذ اور ایک ایک طالبعلم کو بار بار اور ہزار بار مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اگر قسم بھی لوں' تو ان شاء اللہ حانث نہیں ہوں گا کہ جتنی خوشی ہم کر رہے ہیں، اس سے ہزار بار بڑھ کر خوشی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو قبر میں ہوگی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہٗ

(بانی و مہتمم دارالعلوم شیر گڑھ، ضلع مردان)

میں ان علماءِ کرام کی موجودگی میں تقریر کا اہل نہیں ہوں۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ بے نام انسان کو ایسے عظیم موقع پر مدعو کیا، اور ساتھ بیان کے لئے وقت بھی عنایت فرمایا۔ میں اس بات کا اہل نہیں ہوں کہ میں آپ حضرات کے سامنے کچھ لب کشائی کروں۔ اللہ کریم ''زین المحافل'' کے سلسلہ میں تمام سعی اور کوشش قبول فرمائیں۔ یہ وہ دارالعلوم ہے جس کے بانی اور مہتمم حضرت العلامہ مولانا عبدالحقؒ ہیں۔ اللہ کریم نے حضرت کو عظیم ولایت اور علم سے نوازا تھا۔ ہم سب ان کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے وہاں دارالعلوم شیر گڑھ میں معروف اور مشغول

ہیں۔ حضرت ہمارے لئے دعائیں کرتے، اُن کی دعاؤں کی برکت سے دارالعلوم شیر گڑھ بھی درجہ بدرجہ اور لحہ بہ لحہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔

دارالعلوم حقانیہ علوم نبوت کا ایک مرکز ہے۔ ''زین المحافل'' مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک عظیم دلیل ہے کہ انہوں حضرت محمد ﷺ کے شمائل وخصائل کی توضیح اور تشریح مکمل فرمائی اور جو لوگ اِن شمائل نبوی کا مطالعہ کریں گے' یقیناً اُن کا بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ محبت اور ''المرءُ مع من احب'' کا منظر پیدا ہوگا۔ ''زین المحافل'' عظیم صدقۂ جاریہ ہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور شمائل پڑھنے والے طلبہ اور ''زین المحافل'' سے استفادہ کرنے والے عاشقین ووالہین سب کو حضور ﷺ کی معیت کی سعادت حاصل ہوگی۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا نور الہادی صاحب مدظلہ
(شاہ منصور' صوابی)

محترم بھائیو ! ہم صرف اس نیت پر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ تمام حضرات کی یہاں پر نشست نیک بختی سے خالی نہیں ہے۔ آپ شرح شمائل ترمذی کی نیت پر یہاں تشریف لائے ہیں۔ اپنے اکابر کے چہروں کو دیکھتے ہیں یہ تو اس پر مستزاد نعمت ہے' اور ان کے ساتھ صحبت عبادت ہے۔ ضیقِ وقت کی وجہ سے تقریر کا وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے برکات ہیں' اللہ کریم ان کے انوارات کو ہمیشہ قائم ودائم رکھیں' اور ان کی برکت کی وجہ سے یہ عظیم ہستیاں یہاں جمع ہوئی ہیں، اللہ کریم ان کی عمر میں برکات ڈالیں۔ اب زمانہ یہ چل رہا ہے۔

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ ''العلم موجود والعمل مفقود''۔ یعنی علم تو موجود ہوگا لیکن عمل نہیں ہوگا۔ آج ''زین المحافل'' کی تقریب رونمائی نے بھی ایک عمل کی توفیق ارزانی فرمائی۔ اللہ کریم ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرماویں، اور اللہ کریم اس ادارہ کو تمام لوگوں کے لئے باعثِ ہدایت بنائیں اور تمام شیوخ واکابر کے عمروں میں برکت عطا فرماویں۔ یہ تو ''زین المحافل'' کی کشش' جذب اور کرامت ہے کہ اتنی بات ہوگئی ورنہ ......

این زمانہ اختصار است اے پسر
زیں سبب تقریر کر دن مختصر

سابق سینیٹر حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہٗ

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہٗ بوجہ علالت کے شریک نہ ہو سکے' تبریک ومعذرت نامہ ارسال فرمایا۔

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

وجناب حضرت مولانا انوارالحق صاحب نائب مہتمم زاد معالیکم

سلام مسنون ! مزاج گرامی ! شرح شمائل ترمذی کی افتتاح کی تقریب سعید کا دعوت نامہ باعثِ صد اعزاز ہے۔ ہدیۂ تبریک پیش خدمت ہے۔ زین المحافل ایک لازوال تاریخی کارنامہ ہے۔ اللہ کریم مبارک تقریب کو فلاحِ دارین کا ذریعہ گردانے۔ شدید خواہش کے باوجود علالت اور کمزوری تعمیل حکم سے مانع ہورہی ہے، برخوردار حافظ معین الدین سلمہٗ دعاؤں کے حصول کے لئے حاضرِ خدمت ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کو مسائلِ دارین سے محفوظ گردانے۔ (آمین)

حضرت مولانا عبدالرشید انصاری صاحب مدظلہٗ

مدیر ماہنامہ نورٌ علیٰ نور' فیصل آباد

ایک قافلہ چلا مدینہ منورہ سے آج سے چودہ سو سال پہلے' وہ وہاں سے نکلا، تو دمشق اور بغداد سے ہوتا ہوا سمرقند اور بخارا پہنچا' وہاں سے ہوکر دیوبند پہنچا' وہاں سے پھر لاہور میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ہاں پہنچا، پھر وہاں سے ہوکر حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے ہاں اکوڑہ خٹک پہنچا۔ آج ہم یہاں جمع ہیں، بس اسی سلسلہ کے تسلسل میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب ''زین المحافل'' منظر عام پر آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماویں۔ یہ اسی قافلۂ علم اور قافلۂ محدثین کی وراثت ہے۔ جسے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب مدظلہٗ

فاضل دارالعلوم دیوبند

''زین المحافل'' نے آج کی محفل کو زینت بخشی' علماء جمع ہیں' اولیاء جمع ہیں' صلحاء جمع ہیں' حدیثِ پاک کی

شرح، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے درسی افادات وافاضات، ایک عظیم علمی مقام ہے۔ اس سے ایک عالم میں علم کا نور پھیلے گا۔ خصائل نبوی کو فروغ ملے گا، شمائل نبوی کا پرچم بلند ہوگا۔

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہٗ

بانی و مہتمم جامعہ عثمانیہ، پشاور

الحمدللہ میں اس مبارک محفل میں اپنی حاضری کو سعادت سمجھتا ہوں۔ دارالعلوم حقانیہ میری مادرِ علمی ہے، میں آج ۳۸ سال بعد اسی طرح جس طرح شرح جامی پڑھنے کے لئے آیا تھا، بالکل اسی طرح اپنے آپ کو پا رہا ہوں، اور پھر ۲۴ سالہ رفاقت بھی رہی، اور اب بھی اس ادارہ کا خادم ہوں۔ یہ میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے، اور الحمدللہ میں ساری زندگی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ وابستگی پر فخر محسوس کرتا ہوں۔

''زین المحافل'' نے فرزندانِ حقانیہ کو جمع کر دیا ہے۔ آج ہم مادرِ علمی کے دامن میں ہیں۔ استاذِ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کا ممنونِ احسان ہوں کہ ہم فقیروں اور خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ یہ شرح شمائل علمی، تحقیقی اور تدریسی کتاب ہے، علماء، طلباء اور اساتذہ کے لئے نادر علمی سوغات ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب مدظلہٗ

بانی و مہتمم جامعۃ الصالحات کمپلیکس لکی مروت

آج کا مبارک اجتماع، شیوخ ومحدثین کا اجتماع اور پاکستان بھر کا نمائندہ اجتماع اس بات کا غماز ہے کہ ''زین المحافل'' کو ایک مقام ملنا ہے۔ اللہ جل شانہٗ بعض مرتبہ بعض لوگوں کو ایسی قبولیت عطا فرما دیتے ہیں کہ اُس مقام کو کوئی انسان بھی اپنی محنت سے نہیں پا سکتا، جن لوگوں نے مدینہ منورہ دیکھا ہے، مسجد نبوی کی زیارت کی ہے، تو حضور ﷺ کے گنبد خضرا پر دو چار مصرعے پڑھے ہوں گے :

بلغ العلیٰ بکمالہ   کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ   صلوا علیہ و آلہٖ

یہ شیخ سعدیؒ کے اشعار ہیں، مقبول ہوئے اور پورے عالم میں مشہور ہوئے۔ ان پر تضمین ہوئیں اور ہمارے حضرت درخواستی صاحب نور اللہ مرقدہٗ ان کو یوں پڑھا کرتے تھے :

دی روز در بوستان سرا سب طوطیانِ خوش نوا
پڑھتی تھیں نعتِ مصطفیٰؐ بلغ العلیٰ بکمالہٖ
چڑیاں بھی سُو بہ سُو لیتی تھی ہر ایک گُل کی بو
کرتی تھی باہم گفتگو کشف الدجیٰ بجمالہٖ
قمریاں بھی ذوق میں ڈالے ہوئے سر طوق میں
پڑھتی تھیں باہم شوق میں حسنت جمیع خصالہٖ
چڑیوں کا سُن کر چہچہے بھلا انسان کیوں خاموش رہے
لازم ہے اس کو یوں کہے صلوا علیہ و آلہٖ

محترم حاضرین ! زین المحافل کیا ہے؟ حضور ﷺ کی شان کا بیان ہے، اللہ جل شانہٗ اس کو مقبولیت عطا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالیہ میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی شان میں یہ حسین گلدستہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس شعر کے ساتھ اپنا بیان ختم کرتا ہوں ....

چشم نرگس زُلف سُنبل لعل لب رُخسار گل
در کدامی بوستان ' یک شاخ دارد چار گل
شمس و قمر سے روشنی دہر میں ہو تو ہو
مجھ کو تو پسند ہے، میں اپنی نظر کو کیا کروں

شیخ الحدیث حضرت مولانا لطیف الرحمٰن صاحب مدظلہٗ

بانی و مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم بیگم پورہ لاہور

مختصراً عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہمت تک بھی نہیں کہ میں یہاں بیٹھ کر کچھ کہہ سکوں۔ میں اس مدرسہ کا خوشہ چین ہوں، آج جو تھوڑی بہت حیثیت ملی ہے، وہ دارالعلوم حقانیہ کے صدقہ میں' دارالعلوم حقانیہ میری مادرِ علمی اور میرا

روحانی مرکز اور سب کچھ ہے، صرف یہاں سامنے لی بات نہیں ہے جہاں پر بھی دارالعلوم حقانیہ کا نام آتا ہے تو مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے، مجھے اساتذہ سامنے نظر آ رہے ہیں، حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ مجھ پر جو شفقت فرماتے تھے، وہ اب بھی سامنے نظر آ رہی ہے، مدارسِ دینیہ بہت بڑا کام کر رہے ہیں، مخلوقِ خدا کو تعلیم دے رہے ہیں، اُن کو کفر سے نکال کر اسلام پر لا رہے ہیں، جہنم کے راستہ سے ہٹا کر جنت کے راستہ پر لا رہے ہیں، اور بقولِ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا دارالعلوم دیوبند ہے۔تو جامعہ حقانیہ اُم المدارس ہے، جس طرح ہماری مادرِ علمی ہے، پوری ملک کی مادرِ علمی ہے، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو ہمیشہ قائم ودائم رکھیں۔ (آمین)

''زین المحافل'' تو ایک بہانہ ہے ایک ادا ہے، آج مادرِ علمی نے اپنے فضلاء کو اپنے دامن میں بٹھایا ہے، دستِ شفقت سر پر رکھا ہے جو ملک اور قوم وملت کے لئے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی صاحب مدظلہٗ

فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے شمائل ترمذی کی شرح ''زین المحافل'' پر محنت کی ہے۔عرق ریزی سے کام کیا ہے، اور اس کی تفصیلی تشریح کی ہے۔ہم سب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ''الشکر قید الموجود و صید المفقود'' شکر موجود نعمت کے لئے قید ہے اور آئندہ کے لئے شکار ہے۔

دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے زندگی کے حالات میں اتنی باضابطہ حفاظت نہیں پائی جاتی، جس طرح حضور ﷺ کے حالاتِ زندگی میں نمایاں ہے ....۔

اخلای ان شط الحبیب وربعه — وعز تلاقیه و ناءت منازله

و فاتکم ان تبصروه بعینکم — فما فاتکم بالعین هذا شمائله

اے دوستو ! اگر آپ سے حبیب کا گھر، حبیب کی منزل، حبیب کا گاؤں دور ہو اور آپ سے یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اُن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، تو یہ دوری نہیں ہے بلکہ یہ شمائل ہیں، ان کو دیکھو۔اس کی مثال ایسی ہوگی جیسا کہ آپ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔

حکایت من الصالحین جُندٌ مِنْ جند اللّٰہ ۔ حکایت صالحین اللہ جل شانہٗ کے لشکر میں سے ایک لشکر ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام کے حکایات ٗ پھر نبی کریم ﷺ کے زندگی کے حالات اس کی برکت سے تائید اور استحکام نصیب ہوتا ہے، اگر دلیل پوچھ لیں ٗ تو اس کی دلیل قرآن مجید ہے : ''و کلا نقص علیک من انباءِ الرسل ''۔ ہم آپ کو پیغمبروں کے واقعات بیان کرتے ہیں، تاکہ آپ کو مزید تثبیت حاصل ہو۔

اسی وجہ سے صلحاء کی حکایات، انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے دل کو تسکین ملتی ہے، جس طرح لشکر سے استحکام آتا ہے، یہاں پر میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر جو حضرات تشریف لائے ہیں، یہ حضور ﷺ کے شمائل اور زین المحافل کے برکات ہیں۔ آخر میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر جو حضرات تشریف لائے ہیں، اللہ کریم ان کے عمروں میں برکت دیں ان کو علماء بنادے، علماء کو اللہ کریم عاملین بنادے، عاملین کو اللہ کریم مخلصین بنادے اور اللہ کریم ہم سب سے ادب کا کام لیں۔ ''اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَب''۔ اور دین سراسر ادب ہے۔

از خدا خواہی توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از لطف ربّ

حضرت مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدظلہٗ

مرتب زین المحافل

اُڑا دی طوطیوں نے قمریوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرزِ فغاں میری

اس مسند پر مجھ جیسے جاہل کو لب کشائی کرنے کی جرأت خود میرے لئے باعثِ تعجب ہے۔ میں صرف تحدیث بالنعمۃ کے طور پر جیسا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: واما بنعمۃ ربک فحدث ٗ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے جاہل سے ایک ایسا کام لیا اور ایک ذمہ داری کو ایک حد تک نبھایا جو کہ شیخ الحدیث کا کام ہے، اور جو علماء اور اساتذۂ علم کا کام ہے، آج میں اس بات پر جتنی بھی خوشی کا اظہار کروں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زین المحافل کے لئے منتخب فرمایا وہ کم ہے؟

اور میرے اساتذہ خصوصاً شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کی روح کو میرے اس کام کی وجہ سے تسکین پہنچی

ہوگی۔ مجھے یاد ہے جب وفاق المدارس میں میری پوزیشن آئی تھی، تو حضرت الشیخؒ نے میرے ماتھے کو چوما تھا۔ میں اس لذت کو آج تک نہ بھلا سکا، جو اُستاد میرے چند پرچوں کے بدلے ماتھے کو چومتا ہے، اور اس پر خوش ہوتا ہے، آج انشاء اللہ زین المحافل کی وجہ سے حضرت الشیخؒ کی روح کو خوشی نصیب ہوگی۔

استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب و دیگر اساتذۂ کرام میرے اس کام سے خوش ہوں گے۔ اور یہ بات بھی جرأت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بحمد اللہ کتاب کو اشاعت سے پہلے قبولیت بخشی گئی ہے۔ آج کا یہ اجتماع اس بات کا ثبوت ہے اور زین المحافل کی قبولیت کی گواہی دے رہا ہے۔

فتنۂ انکارِ حدیث کا نیا روپ

صحیح بخاری کے خلاف یلغار' کس مشن کی تکمیل ہے

''زین المحافل شرح الشمائل للترمذی'' کی تقریب رونمائی کی کارروائی جاری تھی، علماء اور زعماء کے سلسلہ ہائے تقاریر سے حاضرین و سامعین محظوظ ہو رہے تھے، جامعہ دار العلوم حقانیہ کے فاضل' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفۂ اجل' بزرگ عالم دین' پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے مختصر خطاب میں احمد سعید ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کا تذکرہ کر کے سب کو چونکا دیا، حاضرین کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ توحید و سنت کے مدعی' وحدانیت ربّ کی دعوت کے علمبردار کس طرح سینہ زوری سے احادیثِ نبویہ کا انکار' پیغام و سننِ نبویؐ پر یلغار' سیرت اور اسوۂ رسول پر پھٹکار بھیج رہے ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ کی ''الجامع الصحیح'' کی احادیث کو کذبات' بکواسات' خرافات اور خزف ریزے قرار دے رہے ہیں، صحاح ستہ سمیت تمام کتب حدیث کو بے اعتبار کر رہے ہیں، حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، اساتذہ کے دل دہل گئے، انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ ایک حقانی فاضل' مولانا عبد القیوم حقانی نے اس کے خلاف ''القاسم'' میں ادارتی کالم لکھ کر اور پھر مستقل رسالہ شائع کر کے ظلم و عدوان کے اس سرکش قلم کا جواب لکھا، جامعہ حقانیہ اور حقانی فضلاء نے اتمامِ حجت کر دیا ہے، اس کے بعد خاموش رہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

شیخ الحدیث مولانا عبد السلام جامعہ اشاعت القرآن حضرو اور حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی جامعہ مدنیہ

اٹک نے بھی اسی موضوع پر اظہارِ خیال کیا، اس لئے تینوں کے خطبات کو یکجا کر کے عصرِ حاضر کے تازہ دم فتنے کی سرکوبی کے لئے اُمت کو آگاہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مدظلہٗ

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ، راولپنڈی

میرے اساتذۂ کرام بھی تشریف فرما ہیں، اور میرے انتہائی محبوب اور مشفق استادِ گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب بھی موجود ہیں۔ آج میں جو منظر دیکھ رہا ہوں تو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے اخلاص کی وہ برکتیں نظر آئیں۔ حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ و اعلی اللہ مراتبہٗ ان کے صاحبزادے اور ہمارے مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ میرے استادِ گرامی شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جو اکابر تشریف فرما ہیں ان سب کی خدمات میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب اس ادارے کے خدام ہیں، سچی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس ان بزرگوں کی دعائیں ہیں، جو ٹوٹا پھوٹا کام ہو رہا ہے، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ربیع الاوّل کا مہینہ بھی ہے۔ حضور ﷺ کے شانِ اقدس کے خلاف دنیا میں اس وقت جو خاکے بنا رہے ہیں، ان کو خاک میں ملانے کی ضرورت ہے، یہ لوگ باتوں کے ماننے والے نہیں ہیں بلکہ ان کے سروں کو خاک میں ملانے کی ضرورت ہے، میں ایسے موقع پر سمجھتا ہوں کہ یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے کہ "زین المحافل" مرتب ہو کر منظرِ عام پر آ گئی ہے، اس کتاب کی رونمائی پر کروڑہا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے اکابر' اساتذہ' عالم' صوفی اور مجاہد بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام خوبیوں سے نوازا تھا اور ہمیں ان کے کاموں میں مصلحتیں نہیں دیکھنی چاہئے، آج بخاری شریف کا ختم ہو رہا تھا اور میں بخاری شریف کے خلاف احمد سعید ملتانی کے ظالمانہ کردار پر سوچ رہا تھا، اس بدبخت نے بخاری شریف کے خلاف کتاب لکھی ہے، جس میں احادیث کے خلاف' امام بخاری کے خلاف اور خود حضور اقدس ﷺ کے خلاف جو زہر اُگلا ہے، وہ سنیں گے تو آپ سے سلمان رشدی بھول جائیگا، تو ایسے موقع پر زین المحافل کا آنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور ﷺ کی عظمت وعزت اور آپ ﷺ کا اعجاز مبارک ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم عشقِ رسول ﷺ کی اس سوغاتِ محبت کو مزید آگے بڑھائیں، اور جتنا زیادہ ہو سکے اس کتاب کو پھیلائیں۔ درود شریف کی کثرت کریں، اتباعِ سنت کریں اور اس کتاب کی اشاعت کو مزید فروغ بخشیں۔

آخر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں اس ادارے کا ایک ادنیٰ غلام اور خادم ہوں اور اللہ تعالیٰ ساری عمر میں اس ادارے کی خدمت میں رکھے اور اپنے اکابر اور اسلاف کے ساتھ مضبوط و مربوط رکھے، اور میں اپنے جیب میں مدینہ منورہ سے ایک عطر کی شیشی لایا ہوں وہ میں اپنے استاذِ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہٗ

جامعہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

دارالعلوم حقانیہ کے علمی خدمات کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اگر یوں کہا جائے کہ پاکستان کا دارالعلوم دیوبند ہے، تو یہ کہنا بالکل بجا ہے، شمائل ترمذی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات' آپ ﷺ کی سیرت اور عادات کا وہ مجموعہ ہے جس کی مثال کوئی بھی نہیں ملتی۔ آج وہ دورۂ حدیث کے نصاب میں ہے، لیکن عام حضرات بھی پڑھیں، تو اس میں حضور ﷺ کے بال مبارک کتنے سفید تھے وہ بھی لکھا ہوا ہے، آپ ﷺ کا ضحک کس طرح تھا، وہ بھی لکھا ہوا ہے، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم نے اُس کی یہ علمی شرح زین المحافل کے نام سے مرتب کر کے اُمت پر بڑا احسان کیا ہے اور ہدیہ بھی انتہائی سستا رکھا ہے، دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قبولیت بخشی ہے کہ گیارہ سو سے زیادہ طلباء دورۂ حدیث میں ہیں، پورے پاکستان میں کسی مدرسہ میں یہ تعداد نہیں ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب یہ تمام اکابر یہاں پر حدیث پڑھاتے ہیں۔ علاقہ چھچھ کے بہت سے علماءِ کرام اور حضرت مولانا ظہور الحق صاحب کی سرپرستی میں مَیں بھی اس محفل میں شامل ہوا ہوں۔ علامہ احمد سعید ملتانی کے بارے میں ہم نے اٹک میں مقدمہ دائر کیا ہے، اسے نوٹس بھیجا ہے، انشاء اللہ 295/A یا پھر 295/C لگنے کی وجہ سے وہ ایک سال سے روپوش ہے۔ اگر پکڑا گیا تو ان شاء اللہ باقی ساری عمر جیل میں گزرے گی۔ اُس نے جو کتاب لکھی ہے میں نے ملک کے پندرہ مفتیوں کو استفتاء لکھا ہے جس میں سب سے پہلے دارالعلوم حقانیہ کے مفتی حضرات نے ہمارے نوجوان فاضل و مدرس مفتی محمد ادریس صاحب ان سے دستی فتویٰ لے گئے کہ اس شخص کے ایمان کے ضیاع کا بھی خطرہ ہے، اگر ایمان لائے تو اس پر تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔ یہ دارالعلوم حقانیہ کا فتویٰ ہے، اس کے علاوہ ملک کے جید مفتیوں کو میں نے استفتاء بھیجا ہے، اور ساتھ کتاب بھی بھیجی ہے۔ تقریباً سارے مفتیوں نے ہمیں جواب دیا، ہماری کوشش یہ ہے

کہ وہ عدالت میں سامنا کرے گا، اور گرفتاری سے بچنے کیلئے وہ سمیرا الملک (سابق وفاقی وزیر) کے رشتہ داروں کے پاس چھپا ہوا ہے تا کہ ان کے ذریعہ پرویز مشرف کا دامن ملے اور اپنے مقدمہ کو ہلکا کرا سکوں، اب ان شاء اللہ اس کی آوارہ زبانی کی طرح آوارہ قلمی بھی "خسر الدنیا و الآخرۃ" کا مصداق بنے گی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی بڑی خدمات ہیں، یہ طلبا اور علماء پر بہت بڑا احسان ہے، اللہ تعالیٰ میری اور تمام حاضرین کی اس محفل میں حاضری کو قبول اور منظور فرمادیں۔ (آمین)

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

خانقاہ مدینہ اٹک

وقت بہت مختصر ہے، میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اُمت پر طلبۂ حدیث پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ "زین المحافل" مرتب فرمائی، پھر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ ہم گناہگاروں اور خدام کے لئے آج کے روح پرور اجتماع کا انعقاد فرمایا۔

میں بہت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر وقت بہت تھوڑا ہے، یہاں پر ایک عظیم فتنہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس طرح ہمارے مخدوم و مکرم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نے ارشاد فرمایا اور ہمارے محترم بھائی اور انتہائی محبت کرنے والے انتہائی مشفق حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے بھی اور اس طرح ہمارے علاقے کے جید عالم شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب نے بھی اس فتنہ کی طرف توجہ دلائی۔ میں بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ احمد سعید ملتانی نے ایک کتاب لکھی ہے، جس کا نام "قرآن مقدس اور بخاری محدث" (العیاذ باللہ) رکھا ہے۔ اس کتاب میں اس ظالم نے تقریباً ایک سو اُنہتر (169) جگہ امام بخاری صاحبؒ کو تقیہ باز، رافضی اور اس قسم کے القاب لکھے ہیں اور اسی طرح ان کے اساتذہ کو بے حیا راوی قرار دیا ہے۔ امام بخاری کے جتنے بڑے اساتذہ ہیں، ان سب کو شیعہ اور ٹھکو باز جیسے القابات دئے ہیں۔ یہ کتاب گوجرانوالہ سے چھپی ہے، اور اس کے سر ورق پر لکھا ہے: "شیخ التفسیر والحدیث امام انقلاب حضرت علامہ احمد سعید ملتانی صاحب" نیچے ناشر کے ساتھ لکھا ہے "مولانا محمد منظور معاویہ، خادم مرکزی اشاعت التوحید والسنۃ" انہوں نے یہ اپنی جماعت الگ بنائی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق منظور معاویہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے، لیکن جیسے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا کہ یہ ظالم چھپتا پھر رہا

ہے، لیکن کب تک چھپتا رہے گا، ان شاء اللہ دوبارہ نکلے گا اوران شاء اللہ اس کا وہی حال ہوگا جو حال رشدی کا ہوا تھا۔ وہ رُشدی ہماری دسترس سے تو دور ہے لیکن یہ ہمارے قریب ہے۔ اس وقت جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس نے یہ بکواس پہلی مرتبہ نہیں کی بلکہ اس سے پہلے بھی بکواس کرتا رہا۔

آج سے یہ عہد کرلیں کہ اس ظالم کو کبھی کسی جلسہ پرنہیں بلائیں گے، کیونکہ اگر لوگوں نے دوبارہ جلسوں میں بلایا تو پھر یہی بکواس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کو اس فتنہ کی سرکوبی کی توفیق دیں۔ اور یہاں پر جوشیوخ الحدیث تشریف فرما ہیں، ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پرضرور اسکے متعلق کچھ لکھیں۔ جامعہ حقانیہ ہر میدان میں اوّل نمبر پر ہے' حقانی فاضل حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو اللہ جزائے خیر دے، سب سے پہلے انہوں نے اس پر تیر چلایا اوراسی طرح حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے ایک بہترین خط پاکستان کے تمام علماء کو لکھا اورشائع بھی ہوا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ امام بخاریؒ کی جو فضیلت اور جو مقام ہے، وہاں ایسے بدبخت بھی ہیں کہ امام بخاریؒ صاحب کو مجروح کرنا چاہتے ہیں۔ میں حضرت الشیخ مولانا عبدالسلام صاحب کو یہ عرض کروں گا کہ جتنے فتوے آئے ہیں، اُن سب فتوؤں کو شائع کردیں، تاکہ ساری اُمت کو پتہ چل سکے کہ ایسا ظالم اور کمینہ شخص جو اُٹھ کر بخاری شریف پر ایسے اعتراضات کرتا ہے' ایسی باتیں کرتا ہے' جسکی وجہ سے امام بخاریؒ کی عزت مجروح ہوجائے۔ آج اس ظالم نے بخاری شریف پر ہاتھ چلایا تو کل قرآن پر ہاتھ چلائیگا۔ بخاری شریف کے بعد تو قرآن مجید رہ جاتا ہے۔

حرم شریف میں شیخ الحدیث حضرت ارشد مدنی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات ہوئی اور دوسرے اکابر سے بھی ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ رافضی ہے' تقیہ باز ہے' یہ بے دین ہے اور مرتد ہے۔

تو اس بات کی ضرورت ہے کہ جہاں ہم اور معروضات پیش کرتے ہیں، وہاں پر یہ بھی ہوں کہ اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو پہچاننا چاہئے۔

میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو ''زین المحافل'' کی ترتیب واشاعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں' وہاں یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ جس طرح آج یہاں ختم بخاری ہوا' اور ہر روز ہوتا ہے وہاں حقانی فضلاء بخاری کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی' حقانی فاضل ہیں جنہوں نے ''القاسم'' میں بخاری کے خلاف یلغار کرنے والے ملتانی مصنف کا بھرپور تعاقب کیا ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی

کے خطابات سے بعض اقتباسات

''زین المحافل'' کی تقریب رونمائی کی نظامت کی ذمہ داری مولانا عبدالقیوم حقانی نے نبھائی۔اس موقع پر حقانی صاحب مشائخ، علماء اور اساتذہ کا تعارف بھی کراتے رہے اور موقع بہ موقع مناسب اور موزون ریمارکس بھی دیتے رہے۔ذیل میں ان کی تقاریر کے بعض اقتباسات نذر قارئین ہیں.................. (عبدالغنی حقانی)

الازھر القدیم :

احسان اللہ فاروقی کی پشتو نظم ''جامعہ حقانیہ دَ علم یو رنړا دہ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا کہ آج سے کوئی بائیس (۲۲) سال قبل جامعہ ازہر (مصر کے) وائس چانسلر جناب الشیخ مفتی محمد طیب النجار جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے، جامعہ کی درسگاہیں، عمارات، تعلیم گاہیں، تربیت، اساتذہ کی شفقت، سنت کے مطابق عمامے، مسنون داڑھیاں، مسنون مسواک کا استعمال، قدیم علمی نصابِ تعلیم دیکھا تو اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا :

واللہ العظیم، ھذا الازھر القدیم۔

اللہ کی قسم، جامعہ حقانیہ ہی قدیم جامعہ ازہر ہے۔

آج اللہ کا احسان ہے، وسائل اور قلیل وسائل سب کو معلوم ہیں۔آج بھی وسائل کا منظر تم دیکھ رہے ہو، دورانِ جلسہ لاؤڈ سپیکر خراب ہوگیا ہے، مشین جل گئی ہے، جنریٹر کام نہیں کر رہا ہے۔اب بجلی اور لاؤڈ سپیکر کا نظام درہم برہم ہے، لیکن آپ لوگوں کا علم سے، مرکز سے، مادرِ علمی سے، جامعہ حقانیہ سے اور اپنے مشن سے محبت ہے، والہیت ہے اور تعلقِ خاطر ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی شخص بھی اپنی جگہ سے حرکت کے لئے تیار نہیں ہے۔اجتماع علمی اور روحانی اجتماع ہے، دینی قیادت کا اجتماع ہے، اس کی برکات پوری اُمت اور تمام عالم پر مرتب ہوں گے۔آج مسلمان پر مایوسی مسلط ہے، جمود ہے، نا اُمید ہے، مایوسیوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں، ایسے عالم میں مرکز علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی آواز ''زین المحافل'' کی تکمیل، شرح شمائل کا منظرِ عام پر آنا، اور اس حوالے سے علماء و مشائخ کے عظیم اجتماع کا انعقاد، ملک بھر کے مقتدر علماء کی تشریف آوری یہ پاکستان اور اُمت کے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہے۔

محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے :

غزوۂ حنین اور طائف کے فتح کے بعد حضورِ اقدس ﷺ نے بعض مؤلفۃ القلوب لوگوں میں تلواریں تقسیم کیں، ڈھالیں عنایت فرمائیں، گھوڑے دیئے، اونٹ دیئے، مالِ غنیمت میں بکریاں دیں، دینار دیئے اور دراہم دیئے۔ بعض انصار نوجوان اور نومسلم صحابہؓ میں وسوسہ پڑ گیا، شیطان نے فتنہ ڈالا کہ دیکھو! قریش کو بہت کچھ مل گیا اور ہم محروم رہ گئے۔ چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ حضور ﷺ تک باتیں پہنچی۔ حضور ﷺ نے چمڑے کا خیمہ لگایا اور سب کو بلایا، اور فرمایا کہ :

"انصار ! تمہیں اعتراض ہے کہ ان کو اونٹ ملے گھوڑے ملے، دراہم ملے، دینار اور بکریاں ملیں، سامان ملا اور تمہیں کچھ نہیں ملا۔ میرے انصار ! تم نے قربانیاں دیں، ایثار کیا، جدوجہد کی، جان دی، مال دیا، لاریب کچھ لوگوں کو گھوڑے ملے، وہ گھوڑے لے کر کر چلے، کچھ لوگوں کو مالِ غنیمت میں دراہم ملے، وہ دراہم لے کر چلے، کچھ لوگوں کو مالِ غنیمت میں ڈھال ملیں وہ ڈھالیں لے کر چلے، کچھ لوگوں کو تلواریں ملیں وہ تلواریں لے چلے، کچھ لوگوں کو دینار ملے وہ دینار لے کر چلے، میرے انصار ! کیا تمہیں یہ سودا پسند نہیں ہے کہ تمہیں نہ دینار ملے اور نہ دراہم، نہ گھوڑے ملے اور نہ اونٹ، مگر تمہیں محمد ملے، جب تم جاؤ گے تو محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے"۔

سب خوش ہوئے، سب نے لبیک کہا: آج ہمیں "زین المحافل" کی شکل میں محمدِ عربی ﷺ کی احادیث کا ذخیرہ مل رہا ہے۔ محمد ﷺ کی سیرت مل رہی ہے، محمد ﷺ کے اعمال مل رہے ہیں، محمد ﷺ کا حسن و جمال مل رہا ہے، اجتماع ختم ہوگا اور تم جاؤ گے تو تم بھی "زین المحافل" کی شکل میں نبی ﷺ کے شمائل و خصائل کی شکل میں، جب تم گھر جاؤ گے تو محمد ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ گے۔ سودا مہنگا نہیں سستا ہے۔

مولانا سمیع الحق نے قلم پکڑوایا :

حضرت انسؓ کی والدہؓ ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ تیرا خادم ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی "اللھم بارک له فی ماله وولده واطل عمره واغفرله"

"اے اللہ اس کے مال و اولاد میں برکت دے۔ اس کی عمر دراز فرما اور اس کی بخشش فرما۔"

حضرت انسؓ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے۔ تین دعائیں میری زندگی میں قبول ہو چکی ہیں، چنانچہ اپنی صلبی اولاد میں سے میں اُٹھانوے اپنے بچوں کو دفن کر چکا ہوں، اور مال ایسا ملا کہ میرے باغ میں پھل سال میں دو مرتبہ لگتے ہیں، اور زندگی ایسی ملی کہ اب طویل زندگی سے تنگ آچکا ہوں، اور چوتھی دعا مغفرت کی ہے جو یقیناً قبول ہوگی۔ (انشاء اللہ)

ہم گناہگار جب مادرِ علمی سے وابستہ ہوئے اور مجھے اپنے شیخ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ہاتھ

میں قلم پکڑوایا' کتب خانہ میں بٹھایا اور فرمایا کہ یہ تین کتابیں لے لو اور ان پر تبصرہ لکھو' خدا گواہ ہے سخت سردی میں میرے بغل سے پسینہ جاری تھا۔ آج اس توجہ اور عنایت کی برکتیں ہیں الحمدللہ' قلم چل پڑا ہے اور ایک سو سے زائد کتابیں منظر عام پر آ گئیں ہیں۔

حضرت مولانا مختار اللہ صاحب فتاویٰ حقانیہ کے مرتب اور پسِ منظر میں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن حقانی صاحب کی محنت اور درجہ تخصص کے طلبہ کی محنت' پھر استاذِ مکرم مولانا سمیع الحق صاحب کی سرپرستی' شفقت' محبت اور حوصلہ افزائیاں و تشجیعات' الحمدللہ اب جبکہ ''زین المحافل'' کی ترتیب کا مرحلہ آیا، تو حضرت مولانا اصلاح الدین صاحب حقانی کے ساتھ حضرت مولانا مختار اللہ حقانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مفتی' مدرس شریکِ کار ہو گئے' تو شمائلِ ترمذی کی عظیم علمی' تحقیقی اور تاریخی شرح منظر عام پر آ گئی۔

گوئے توفیق وسعادت :

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ' نے منکرِ حدیث احمد سعید ملتانی کی ظلمانی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ اس ظلم' انکارِ حدیث اور فتنہ انکارِ حدیث کے نئے روپ کے خلاف مجھے سب سے پہلے لکھنے اور کام کرنے کی توفیق ارزانی ہوئی ہے۔ میرے شیخ اور میرے استاذِ مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے جو قلم پکڑوایا تھا، لکھنا سکھایا تھا، الحمدللہ کہ اللہ کریم نے اس کی آبرو رکھوائی۔ پاکستان میں سب سے پہلے اس غلیظ کتاب کا پوسٹ مارٹم جامعہ حقانیہ کے ایک فاضل' مولانا سمیع الحق صاحب کے شاگرد' عبدالقیوم حقانی نے کیا۔

اس موقع پر پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے بہ آواز بلند کہا' سبقت کا یہ اعزاز جامعہ حقانیہ کو حاصل ہے اور حقانی فاضل مولانا عبدالقیوم حقانی کو حاصل ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مولانا حقانی سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا :

''حقانی صاحب ! اس فتنہ انگیز کتاب کی مزید وضاحت کر دیں تا کہ اُمت کو آگاہ کیا جا سکے۔'' مولانا عبدالقیوم حقانی نے فرمایا :

احمد سعید ملتانی لکھتے ہیں :

امام بخاریؒ کے استاد ابو حازم بے حیا راوی ہے۔ (ص:۶۹)

بخاری نے نبی پر صریح جھوٹ بولا۔ (ص:۷۳)

بخاریؒ کا استاذ زہری بکتا رہا۔ (ص:۷۹)

بخاری کو اصح کہنا تو درکنار صحیح کہنا بھی مشکل ہے۔ امام بخاریؒ نے حضور ﷺ پر یہ الزام لگایا کہ آپ قرآن کے نصِ قطعی کے خلاف ایک عیاش' آوارہ' مست' کافرہ اور کافر کی بیٹی سے رشتہ کرانا چاہتے تھے۔ (ص:٦٩)

وقت مختصر ہے' ان چند ارشادات پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس موقع پر حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہٗ نے اصل کتاب بھی لوگوں کو دکھائی۔ مولانا حقانی نے کہا: اب میدان میں اُترنا ہوگا اور منکرینِ حدیث کا تعاقب اور منافقین کا نفاق طشت ازبام کرنا ہوگا ....۔

گوئے توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمے آید سواراں راچہ شد

شرکاءِ دورۂ حدیث و متخصصین کیلئے اجازۂ حدیث:

دارالعلوم حقانیہ کے شرکائے دورۂ حدیث' شرکائے درجہ تخصص اور اضیاف علماء میں اکثریت کی خواہش تھی کہ اکابر علماء اور حضرات محدثین انہیں شرف تلمذ اور اجازۂ حدیث سے نوازیں' چنانچہ اس حوالے سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ نے اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں فرمایا :

''میں اپنے اکابر' محدثین اور شیوخ حدیث سے گزارش کروں گا کہ ازراہِ کرم وعنایت اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے شرکائے دورۂ اور متخصصین کو اپنی سند کے حوالے سے اجازۂ حدیث عنایت فرمادیں۔ یہ سند بھی سلسلۃ الذہب کی کئی کڑیاں ہیں' صحابۂ کرام' تابعین اور تبع تابعین اختصار سند کے لئے مدینہ منورہ سے مصر جاتے' دمشق جاتے' بغداد جاتے' دور دراز کے اسفار کرتے اور اختصار سند کی سعادت حاصل کرتے۔ آج اکابر' محدثین اور شیوخ حدیث تشریف فرما ہیں، طلبۂ دورۂ حدیث و متخصصین اور علماءِ حاضرین کو آپ حضرات کی سند کے حوالے سے اجازۂ حدیث سے سرفراز کردیا جائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کی درخواست پر اکابر علماء' مشائخ' فضلاءِ دیوبند اور محدثین نے اپنی نشستوں پر بیٹھے بیٹھے شروط اور اپنے اساتذہ کے اسناد کے حوالے سب کو اجازۂ حدیث بھی مرحمت فرمائی۔

ہدیۂ تبریک

برتصنیف وطباعت شرح شمائل ترمذی بعنوان زین المحافل

درخدمتِ حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا **سمیع الحق** صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

پیش کنندہ : مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؔ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۲/مارچ ۲۰۰۸ء

مژدہ اے عشاق آں شرحِ شمائل آمدہ ــــ بہر مشتاقان نورانی خصائلؐ آمدہ
رونقِ فصلِ بہاراں شمعِ بزمِ قدسیاں ــــ سوئے او ہر بسملے بے تاب مائل آمدہ
آفریں بر محنتِ تو حضرتِ شیخ الحدیث ــــ از وفورِ شوقِ تو زین المحافل آمدہ
لائقِ صد داد و تحسین باعثِ صد عز و ناز ــــ نعرۂ ترحیب در شورِ عنادل آمدہ
بس بصورت بے نظیر و ہم بمعنی لاجواب ــــ بہر دیدارش ببیں جمع الافاضل آمدہ
وہ برنگ عاشقاں ذکرِ سراپائے رسولؐ ــــ مشتمل بر درد و دل از صاحبِ دل آمدہ
مرحبا ایں ذوقِ علم و واہ تحقیق انیق ــــ بس جوابے لاجوابے بہرِ سائل آمدہ
ہاتفے گفتا کہ ایں زین المحافل در وجود ــــ از کرامت ہائے عبدالحقؒ کامل آمدہ
بہرِ تبریکِ مولانا سمیع الحقِ ما ــــ بر زبانِ فانیؔ بس ایں نظمِ عاجل آمدہ

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی
سینئر اُستاذ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ہدیۂ تبریک

برتصنیف وطباعت شرح شمائل ترمذی بعنوان زین المحافل
درخدمت حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ العالی
مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مژدہ ہے یہ جانِ فزا شرحِ شمائل آ گئی ۔۔۔ بامسمّٰی تسمیہ زین المحافل آ گئی
منتظر جس کے رہے مدت سے عشاقِ رسولؐ ۔۔۔ واسطے مجنوں کے لیلیٰ کی محمل آ گئی
والہانہ رنگ سے ذکرِ سراپائے نبیؐ ۔۔۔ علمی دنیا اس پہ بے تابانہ مائل آ گئی
حرزِ جاں ہے بالیقین یہ بہرِ استاذانِ فن ۔۔۔ بحث اور تحقیق اس میں سیر حاصل آ گئی
ایک شرح لاجواب و ایک درّ بے بہا ۔۔۔ ایک اکسیر عجب بہر افاضل آ گئی
ایک سوغاتِ محبت بہرِ تسکینِ قلوب ۔۔۔ اک دوائے دردِ دل از صاحبِ دل آ گئی
چار سو پھیلی ہوئی ہے اللہ اللہ اس کی دھوم ۔۔۔ یہ بفضل ربّ بفیضِ شیخ کامل آ گئی
آرزو دیرینہ تیری واہ پوری ہو گئی ۔۔۔ کشتئ مقصود تیری سوئے ساحل آ گئی
بزمِ روحانی بپا ہے کیف آور ہے فضا ۔۔۔ اور ایک 'باراتِ رحمت' اس میں شامل آ گئی

نذرِ مولانا سمیع الحق دلی جذبات یہ
صورتِ تبریک فانی نظم عاجل آ گئی

رشحاتِ قلم: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

حرمین الشریفین میں میری پہلی حاضری

پینتالیس سال قبل سفرحج کے احوال ومشاہدات لکھے گئے خطوط کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے آج سے پینتالیس سال قبل ۱۹۶۳ء کے اواخر میں جون ۱۹۶۴ء تک حرمین شریفین حاضری اور قیام کا موقع عطا فرمایا اس سفر کی کچھ یادداشتیں نوٹ کرتا رہا مگر امتدادِ وقت کے وجہ سے وہ اس وقت نہیں مل پا رہے مگر اس سفر میں اپنے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ، محبین گرامی ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب، ناظم دارالعلوم مولانا سلطان محمودؒ، مولانا قاضی انوار الدین، برادرم مولانا انوار الحق کو خطوط لکھتا رہا جو خوش قسمتی سے محفوظ رہے ان خطوط کے ذریعہ اس وقت کے سفرحج کی مشکلات وسائل کی کمی، سہولتوں کے فقدان مگر برکات وانوار اور اثرات کی فراوانی پر روشنی پڑتی ہے جی چاہتا ہے کہ زندگی کے اس زرین عہد کو ان خطوط کے ذریعہ محفوظ کرایا جائے، آخر میں حضرت اقدس والد ماجدؒ کے حرمین میں آئے ہوئے ایمان آفرین خطوط بھی دیئے جارہے ہیں جو اپنے ایک ناچیز بیٹے کی تربیت کے انداز، عجز وانکسار اور عظیم اخلاقی اقدار کو بھی نمایاں کررہے ہیں کہ ایک عظیم باپ اپنی اولاد کے ساتھ شفقت محبت کا اظہار کس انداز میں کررہا ہے، بے تکلفی، سادگی، معاملات کی صفائی حقوق کی ادائیگی کی غیر معمولی ترغیب اور انابت الی اللہ عبدیت کاملہ وارفتگی اور عشق رسول کی والہیت ان کے ہر ہر سطر میں جھلکتی نظر آتی ہے۔ خدا کرے اس سفرحج کے تفصیلی نوٹس بھی دستیاب ہوکر نذر قارئین کرنے کا موقع ملے...... (سمیع الحق)

(۱)

۲رجنوری ۱۹۶۴ء

حضرت قبلہ وکعبہ دارین والد صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بحمداللہ عزوجل آپ سے رخصت ہوکر ابھی تھوڑی دیر قبل ساڑھے چھ بجے بخیروعافیت کراچی پہنچا۔

اکوڑہ سے کراچی: جہلم کے قریب سوہاوہ میں ریل کے ایک پھاٹک پر ایک بس پھنس گئی تھی جس کو ہٹانے پر ۵ گھنٹے لگے جس کی وجہ سے گاڑی ۵ گھنٹے کھڑی رہی اور لیٹ کی وجہ سے جگہ جگہ احباب کو انتظار کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ بحمداللہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ اور لاہور سے آگے سونے کے لئے جگہ بھی ملی صبح ۷ بجے بہاولپور میں انوار الحق (۱)

(۱) برادر عزیز مولانا انوار الحق اور یہ حضرات بہاولپور میں اس وقت کے حکمرانوں کے ماڈل مدرسہ کے شوق میں قائم شدہ اسلامی یونیورسٹی میں پڑھنے گئے تھے اور وجہ کشش علامہ شمس الحق افغانیؒ سے استفادہ بنا تھا۔

قاضی فضل منان مولانا مظفر شاہ سے ملاقات ہوئی وہ بھی ساتھ خان پور تک آئے کراچی کے اسٹیشن پر قاری سعید الرحمٰن کے بھائی [1] دیگر احباب اور اکوڑہ کے حافظ عبدالدیان وغیرہ موجود تھے وہاں سے کار کے ذریعہ نیوٹاؤن آئے ابھی مولانا بنوری صاحب [2] سے ملاقات نہیں کی۔ صبح نماز میں ملیں گے۔ ان کو ہمارے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی بحمد اللہ گھر سے بھی زیادہ آرام ہے کل پھر مفصل احوال لکھوں گا انشاء اللہ مولانا بنوری صاحب کی توجہ اور حضرت اقدس کے مبارک دعوات سے بہت ہی جلد کام مکمل ہو کر منزل مقصود روانہ ہو سکیں گے امید ہے حضرت اقدس کی دعائیں ہر دم شامل حال رہیں گی۔ والدہ ماجدہ اور سب گھر والوں کو تسلی رکھنی چاہئے اور مطمئن رہیں انوار الحق بھی بالکل ٹھیک اور بعافیت تھے اس وقت رات کو ڈاک نکل رہی ہے بعجلت اس کارڈ سے اطلاع دے رہا ہوں تمام احباب و متعلقین ناظمین اراکین برادران اساتذہ طلبہ اور سب حضرات کو سلام مسنون و درخواست دعاء۔ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ کے پتہ پر احوال سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام۔ قاری سعید الرحمٰن [3] اور سب احباب سلام کہتے ہیں۔

سمیع الحق غفرلہ (حال وارد کراچی نمبر ۵ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی) آٹھ بجے شب یوم الخمیس

(۲)

کراچی میں سفری مشکلات طویل تگ و دو

۹ جنوری بروز جمعرات ۶۴ء

سیدی ومطاعی فی الدارین زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ گرامی نامہ باعث صد اطمینان وسکون قلب بنا احوال خیریت وعافیت سے بے حد اطمینان اور تسلی ہوئی مدرسہ تعلیم القرآن [4] کے سنگ بنیاد رکھنے سے بھی انتہائی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ حضرت والا کے وجود مسعود کو تا دیر صحیح وسالم رکھے تاکہ علوم نبویہ کا یہ حصار آپکے حیات میں عروج کمال تک پہنچے۔ سفر حج کے سلسلہ میں بعض کام ہو چکے ہیں اور اکثر ہنوز باقی ہیں ویزا کے سلسلہ میں مولانا بنوری صاحب [5] نے خود سفیر سے ملاقات کی انہوں نے خود وعدہ کیا پھر جب دوسرے دن ہم سفارتخانہ گئے تو سفیر کو پہنچنا ممکن نہ ہو سکا اور ماتحت عملہ کے کام کی رفتار بہت سست ہے انہوں نے عام پاسپورٹوں کے ساتھ ہمارے پاسپورٹ ویزا فارم اور تین سو روپے کے ڈیپازٹ کی رسید لے کر ۱۴ ارتاریخ کو آنے کا کہا اور ادھر

---

(۱) حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرحوم مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن۔ (۲) حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ

(۳) رفیق مکرم جو اس سفر کے ساتھی تھے (۴) دار العلوم کا شعبہ تعلیم القرآن (سکول) جس کی بنیاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمدؒ نے رکھی تھی اور گاؤں کے ایک مختصر اور کچی عمارت میں چلی آ رہی تھی اور اب اسے دار العلوم حقانیہ کے موجودہ عمارت میں منتقل کیا جا رہا تھا' حقانیہ ہائی سکول کی موجود عمارت کی تاسیس کا ذکر ہے (۵) حضرت بنوری ویزہ' ٹکٹ' کرنسی وغیرہ سارے مراحل میں خود جا جا کر زحمت فرماتے رہے' اللہ تعالیٰ ہی ان شفقتوں کا صلہ دے سکتا ہے۔

فارن کرنسی کے لئے بھی ہم تحریری درخواست نہ دے سکے۔ کیونکہ اس کے لئے بھی ویزے کا ہونا ضروری ہے جو ہمیں تا حال نہیں مل سکا آج بھی سفارتخانہ جائیں گے مولانا نے فرمایا ہے کہ میں دوبارہ فون کروں گا کہ جلدی تمہارا ویزا دیدیں۔ کرنسی کا ملنا بھی اب بظاہر ناممکن الحصول ہے ویزا ہمیں حج کا مل جائے گا جس کے لئے حکومت کرنسی بالکل نہیں دیتی اگر نہ مل سکی تو پاکستانی نوٹوں کو آدھے قیمت پر فروخت کر کے کام چلانا ہوگا جس کا نقصان ظاہر ہے خدا کی حکمت ہے کہ اس سفر میں تعارف و رہنمائی کے باوجود بھی قدم قدم پر ابتلاء و آزمائش ہوتی رہتی ہے مجھ جیسے کمزور اور ضعیف الایمان کے لئے تو بہت مشکل ہے۔ حضرت والا اپنے مخصوص اوقات میں دعوات مستجابہ فرمادیں۔ تو یقین ہے کہ سب کچھ آسان ہو جائے گا۔ ابھی تک اس ناکارہ خلائق کو زمرۂ انسانیت میں بھی اگر شمار کیا گیا ہے تو وہ محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے مجھے تو اپنی حالت معلوم ہے۔ بہاولپور سے خان پور تک برادرم انوار الحق سے باتیں ہوئیں معلوم ہوا کہ وہ رمضان تک اکوڑہ چلے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور بہاولپور کو چھوڑ دینا چاہتا ہے میرے خیال میں اگر چہ وہاں تعلیمی معیار اتنا اونچا نہیں مگر پھر بھی جب کہ اس نے آنے میں استعجال سے کام لیا تھا تو اب جانے میں جلدی اور عجلت بازی مناسب نہیں صرف ایک سال اور رہنے کے بعد اسے درجہ الاجازۃ کی سند تو مل جائے گی جو کسی کام تو کبھی آجائے گی۔ ویسے تعلیم بھی وہاں کی اتنی گری ہوئی نہیں کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہوتا رہتا ہے سال ڈیڑھ سال بعد وہاں سے واپس دارالعلوم جا کر اپنے اسباق کی تکمیل کر سکتا ہے بہرحال اس بارہ میں آپ کی جو بھی مرضی ہو اس سے انوار الحق کو مطلع کر دیں کہ وہ اس کے مطابق کام کرے۔ اب بلاوجہ وہاں سے چلے جانے سے خواہ مخواہ بدنامی بھی ہوگی۔ ویسے بھی وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ رمضان گھر میں گذار سکتا ہے۔ حاجی فرید الدین صاحب (۱) سے تعزیت کیلئے حاضر ہوا تھا بڑے خوش ہوئے تھے۔ الطاف (۲) نے فون پر کہا تھا کہ حضرت والا عینک کے لئے تشریف لا رہے ہیں اس کے بارہ میں اور اپنی بیماری کے بارہ میں مطلع فرمادیں تا کہ پریشانی رفع ہو۔ دعوات صالحہ کا انتہائی محتاج ہوں۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون پیش ہے۔ ناظم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کتب خانہ دارالعلوم میں آئے ہوئے بوسیدہ قدیم کتابوں کی تجلید و تزئین کو خاص توجہ دیں طلبہ و ناتجربہ کار شخص سے ہرگز اس کی جلد بندی نہ کرائیں ورنہ گانٹھنے سے اس کے تمام اوراق پھٹ جائیں گے۔ یہاں میں نے جتنے کتب خانے دیکھے کتابوں سے زیادہ خرچ اس کی خوبصورت و بہترین مضبوط جلد بندی پر کیا جاتا ہے اگر آپ حضرات مناسب سمجھیں تو تمام قابل جلد کتابوں کی جلد بندی کو ایک تجربہ کار منگوا کر بہترین سیاہ چرمی جلد بندی ہر کتاب کے مناسب کروادیں دعا فرمادیں کہ جلد از جلد کراچی سے نکل جانے کی صورت نکلے۔

والسلام: احقر خدامکم ناچیز سمیع الحق غفرلہ جامعہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

---

(۱) کراچی کے مشہور و مخیر تاجر اسلحہ کے والد الحاج وجیہ الدین میرٹھی کا انتقال ہوا تھا' جو حضرت سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔

(۲) حاجی محمد الطاف صاحب" پشاور کے مشہور تاجر' میرے خسر الحاج میاں کرم الٰہی مرحوم کے فرزند تھے اب ان کے صاحبزادگان الحاج فقیر حسین' الحاج ممتاز حسین اور الحاج اعجاز حسین بھی خیر کے کاموں میں اپنے والد اور دادا مرحوم کے نقش قدم پہ رواں دواں ہیں۔

۱۹/جنوری یوم الاحد ۶۴ ۳/رمضان

مخدومی وسیدی وسندی فی الدارین حضرۃ والد ماجد دام مجدہم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول حیاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ابھی گرامی نامہ ملکر بے حد اطمینان کا باعث بنا آپ کے دست اقدس سے لکھے ہوئے چند سطور سے بھی طبیعت کو بے حد قرار ہو جاتا ہے۔ سفر کے سلسلہ میں سارے معاملات تقریباً طے ہو چکے ہیں مگر ہماری بد قسمتی سے جو بات بہت معمولی ہوتی ہے وہ اب ہمارے لئے مشکل بن گئی ہے۔

<u>کراچی سے بحرین تک بحری کارگو جہاز اور ٹکٹ کا مسئلہ:</u> یعنی ٹکٹ لینے کا مسئلہ۔ لوگوں کے اژدہام اور کثرت کی وجہ سے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ۱۶ تاریخ کو بھی جو جہاز [1] جا رہا تھا اس میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے اور پھر یہ کہ برطانیہ کے سفارخانہ نے بحرین کا ویزا کے لئے ۴۔۵ دن تک پریشان کیا لوگوں کا ہجوم تھا اور وہ بداخلاق بے وعدہ قوم ہر روز لوگوں کو سارا سارا دن کھڑا کرنے کے بعد بھی آئندہ تاریخ دیتے تھے۔ اب بحمد للہ سارا معاملہ مکمل ہے۔ ۲۴ تاریخ بروز جمعہ دوسرا جہاز جا رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی سینکڑوں لوگوں کی بکنگ پہلے سے ہو چکی ہے ہم نے بھی کل نام رجسٹرڈ کرالیا ہے مگر جب تک ٹکٹ نہ ملے تو کوئی یقین نہیں کیونکہ نام لکھنے کے باوجود بھی بہت بڑی بلیک رشوتیں اور سفارشیں ٹکٹوں کے لئے شروع ہیں۔ اور نام لکھے ہوئے لوگوں کی بجائے اور لوگ سیٹ حاصل کر لیتے ہیں بہر حال ہم بھی کوشش کر رہے ہیں اور آپ بھی خصوصی دعا فرمایا کریں کہ اس جہاز میں ہر ممکن طریقے سے سیٹ مل جائے۔ مدینہ منورہ کے ایک ایک روزہ سے محرومی اور یہاں بے مقصد جگہ میں وقت گذرنا بے حد شاق گذر رہا ہے۔ میری طبیعت بھی انتہائی بے قرار واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے معمولی خلاف طبع بات سے طبیعت بے حد متاثر ہو رہی ہے ورنہ اس راہ میں تو بہت حوصلہ اور صبر کی ضرورت ہے۔ ۲۰ تاریخ کو کرنسی کی قرعہ اندازی ہو رہی ہے ۲۲ کو اس کا نتیجہ بھی نکل آئے گا مگر ہم اس سے مایوس ہو گئے ہیں اللہ ہی کارساز ہے یقین ہے کہ آپ کی دعائیں ہر منزل پر شامل حال رہیں گی۔ برف گرنے کا علم اخبارات سے بھی ہوا تھا وہاں کی شدید سردی کا اثر معمولی سا یہاں بھی ہوا مگر اب حالت معمول پر ہے کچھ اثر نہیں۔ رمضان المبارک کے روزے یہاں جمعہ سے شروع ہوئے۔ تراویح یہاں مصر کے ایک ممتاز قاری پڑھاتے ہیں۔ سوا دو گھنٹے میں ایک پارہ ترتیل سے پڑھتے ہیں کل رات بروز ہفتہ تراویح سے تھوڑی دیر قبل مسجد غفوری گئے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی مسجد میں داخل ہو رہے تھے چلتے چلتے ملاقات ہو گئی بے حد خوشی ہوئی پشاور سے ناظم صاحب مولوی شیر علی شاہ [2] حاجی کرم الٰہی صاحب وغیرہ کے آنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میرا خود وہاں جانے کا

---

(۱) میرے محترم مرحوم خسر محترم الحاج میاں کرم الٰہی پشاور جو پشاور کے انتہائی دیندار اور ممتاز اہل خیر تجار میں سے تھے حضرت مولانا عباسیؒ کی زیارت کیلئے کراچی گئے تھے (۲) ممبئی بھارت سے بار برداری انڈیا بحری جہاز کراچی' مسقط' دبئی' قطر' بحرین ہوتے ہوئے خلیجی بندرگاہ بصرہ تک یہ کارگو جہاز جاتے تھے۔ یہ سفر دس بارہ دن میں طے ہوتا' ہمارے جہاز کا نام غالباً ''دستھیا'' تھا اور کرایہ آنے جانے کا شاید ایک سو چالیس روپے تھا۔ (س)

شوق تھا مگر مجبوری پیش آئی جس کا احساس حضرت مولانا صاحب کو بھی ہوا تھا پھر فرمایا کہ ملاقات کے لئے آیا کرو آج ان شاء اللہ گیارہ بجے کے بعد ان کی قیام گاہ جانے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ کی دعا سے ٹکٹ مل گیا تو ۲۴ جنوری یوم الجمعہ کو روانگی ہوگی پھر ان شاء اللہ ہر منزل سے خط لکھدیا کرونگا۔ پشاور سے بھی خطوط آئے جس سے احوال خیریت کا علم ہوا۔ حضرت مخدومہ والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ (دادی صاحبہ) اور سب حضرات سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر جاودانی عطا فرمادے۔ والسلام خویدِ مکم سمیع الحق غفرلہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

(۴)

الخمر ۲ فروری ۱۹۶۴ء ۱۷ ررمضان المبارک یوم الاحد

سیدی وسندی حضرت اقدس والد صاحب بزرگوار زید کرمکم ومجدکم ومتعنا اللہ بطول بقاءہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کراچی سے روانگی کے وقت ایک عریضہ لکھ چکا تھا۔

کراچی سے بحری سفر: ۲۴ جنوری بروز جمعہ سوا سات بجے شام جہاز روانہ ہوا جو بہت بڑا تھا اور ڈیڑھ ہزار تک مسافر اس میں سوار تھے اتوار کے دن صبح مسقط پہنچا وہاں سامان کے اتارنے اور لادنے کے لئے تقریباً ۹ گھنٹے ٹھہرا رہا وہاں سے روانہ ہوکر بروز پیر دوبئی میں لنگر انداز ہوا سمندر میں یہاں تلاطم تھا اور سواریوں اور مال کے اتارنے چڑھانے کا مسئلہ شاق تھا جس کی وجہ سے دو دن دو رات مسلسل دوبئی میں کھڑا رہا۔ بروز بدھ دوبئی سے روانہ ہوکر جمعرات کی صبح قطر پہنچا وہاں سے شام کو روانہ ہوا اور بروز جمعہ پورے آٹھ دن بعد صبح ۶ بجے بحرین پہنچا بحمد اللہ راستہ میں جہاز میں کسی قسم کی تکلیف اور شکایت نہیں ہوئی اس سے قبل جو جہاز آیا تھا اس کے مسافروں کو بڑی تکلیف ہوئی تھی۔ ہمیں بالکل آرام رہا پورے سفر میں جہاز پُرسکون رہا صرف ایک رات معمولی حرکت سے بعض لوگوں کو قے وغیرہ کی شکایت رہی مگر بحمد اللہ میں تکلیف سے محفوظ رہا۔

بحرین میں آمد: بروز جمعہ بحرین پہنچ کر ایک ہوٹل میں رہنے کا انتظام ہوا کراچی کے ایک صاحب نے یہاں کے ایک تاجر کو تعارفی خط لکھا تھا وہ بڑے اخلاق سے پیش آئے رات کو افطار و طعام کی پرتکلف دعوت بھی انہوں نے کی حاجی منیر خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی وہ بھی بڑے اخلاق سے پیش آئے اپنی جگہ جانے کا اصرار کررہے تھے مگر ایک ہی رات تھی ہم نے معذرت ظاہر کی رات [1] فندق رحیمیہ نامی ہوٹل میں ٹھہر کر کل بروز ہفتہ بحرین سے بذریعہ لانچ الخمر آئے۔

الخمر میں: چار گھنٹوں میں الخمر پہنچے یہاں بھی لانچ کا سفر موٹر کار سے بھی زیادہ آرام دہ رہا کسی قسم کی گھبراہٹ و تکلیف

---

(۱) حضرت مولانا سید حامد میاں بانیٔ جامعہ مدینہ لاہور اور حضرت مولانا زین العابدین مدرس جامعہ اشرفیہ پشاور بھی رفیق سفر تھے اور یہاں ہم نے اکٹھے قیام کیا۔

نہیں ہوئی۔ افطار کے قریب کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر ٹیکسی لے کر جناب فدا محمد خان صاحب کا پتہ معلوم کرنے نکلے۔ بہت آسانی سے ان کی جگہ مل گئی جناب حاجی غلام محمد صاحب نے ان کے نام خط لکھا تھا بے حد خوش اخلاقی سے پیش آئے اسی وقت کسٹم آفس ساتھ جا کر سامان اور رفقاء کو اپنی جگہ لائے اور نہایت آرام و راحت کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ برادرم عبدالغفور صاحب کا یہ تعارف بڑا کام آیا ورنہ عین افطار کے وقت ایک نئے شہر میں بڑی تکلیف ہوتی ہوٹلوں کا خرچ یہاں بھی ۵۰۔۶۰ ریال یومیہ ہے رات جناب فدا محمد صاحب کے ساتھ رہے آج بھی وہ ہماری رہنمائی فرمائیں گے وہ مُصر ہیں کہ آرام سے یہاں سے جاؤ مگر ہماری کوشش ہے کہ آج ہی ان شاء اللہ ریاض روانہ ہو جائیں گے۔ اور امید غالب ہے کہ دو چار یوم میں بارگاہ رسالت نبویؐ فدہ ابی وامی میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر اطلاع دوں گا۔ قدم قدم پر محض آپ کی دعاؤں اور برکات سے آرام و راحت رہی کسی جگہ اجنبیت تک محسوس نہیں ہوئی۔

الخبر سعودی عرب کا دروازہ ہے اور نجد علاقہ کا پہلا شہر ہے یہاں سے تین چار سو میل دور ریاض تک نجر کی آبادی ہے الخبر کے متصل تیل کا مشہور مرکز اور عالمی ہوائی اڈہ ظہران ہے۔ بحرین اور الخبر۔ ظہران کی آبادی بازاروں میں بالکل یورپ کی طرح معلوم ہوتی ہے ہر طرف یورپی تہذیب کا ایک سیلاب ہے مردوں سے زیادہ موٹروں کی کثرت ہے ایک معمولی مزدور کی ٹیکسی ہمارے ہاں کے صدر پاکستان کی موٹر سے بہترین اور قیمتی ہے بازاروں میں بے حیائی اور عریانی اور نئے فیشنوں سے ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ یہ عربوں کا کوئی علاقہ ہے آپ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کی صحیح برکات سے مالا مال فرمادے آمین۔ اور احسان واخلاص وللہیت نصیب ہو اور بعافیت مقصد میں کامیابی ہو یہاں بحرین الخبر وغیرہ میں کافی سردی ہے اس دفعہ ہر جگہ یہی حالت ہے۔ حضرت والدہ ماجدہ بھائیوں بہنوں اماں جی اور گھر کے تمام افراد کو سلام مسنون اراکین حضرات ناظمین حضرات واساتذہ کرام اور متعلقین واحباب کی خدمت میں سلام مسنون جی تو چاہتا ہے کہ ہر ایک کو نام بنام خط لکھوں مگر اس وقت سفر کی تیاری اور عدیم الفرصتی ہے امید ہے سب حضرات دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ والسلام۔

(۵)

مسجد نبوی مدینۃ الرسول۔ ۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۵ فروری ۶۴ء

سیدی وسندی بزرگوارم والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ الخبر کو پہنچنے اور اجمالی بحری سفر کا حال وہاں سے لکھ چکا تھا۔

الخبر۔ ریاض سے ہو کر ورود مدینہ منورہ: الخبر میں ایک رات رہ کر دوسرے دن بعد از نماز عشاء وہاں سے بذریعہ بس ریاض روانہ ہوئے صبح چار بجے الریاض سعودی دارالخلافہ جو ارض یمامہ میں واقع ہے اور مسیلمہ کذاب کے

جگہ کے قریب ہے پہنچے یہاں تک سفر بہت آرام دہ تھا بس بھی شاندار جدید قسم کی اور سڑک بھی پختہ تھا پیر کا تمام دن ریاض[1] میں مدینہ منورہ کی سواری کے انتظام میں گذرا ریاض سے مکہ معظمہ تک بسیں ہر وقت جاتی ہیں مگر چونکہ مدینہ منورہ کا راستہ خراب ہے اور آمد و رفت اس راستہ سے کم ہے اس لئے سواری کی دقت ہوتی ہے صرف ٹرکیں جاتی ہیں ہم نے ٹرکوں کے لئے بھی کوشش کی اور ایک ٹرک میں سامان رکھ لیا مگر پھر ایک دوسری ٹرک قسم کی گاڑی جیپ مل گئی اس کے ساتھ بات طے کر لی' بعد از عشاء مدینہ منورہ روانہ ہوئے ایک حد تک سڑک پختہ اور پھر عفیف تک جہاں پر مکہ کا راستہ الگ ہو جاتا ہے کچھ اچھا ہے پھر وہاں سے مدینہ تک یہ تمام علاقہ نجد بے آب و گیاہ ہے سڑک بھی نہیں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہیں الخمر سے مدینہ تک یہ ۱۵ سو کلومیٹر راستہ ایک دشت و صحراء ہے دو دن دو رات اس جیپ میں سفر کرنے کے بعد بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک (ہمارے حساب سے ۲۰ رمضان) بوقت ۳ بجے مدینہ منورۃ شرفھا اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ٹرک سے سامان اتار کر مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم کے مکان پر آئے۔ حضرت مولانا کے بھتیجے مولانا لطف اللہ صاحب نے دروازہ کھولا۔ بیٹھک میں سامان رکھوایا اور جلدی جلدی غسل کیا اور صاف کپڑے پہن کر مسجد نبوی شرفہا اللہ تعالیٰ میں پہنچے۔ مولانا مدظلہ معتکف تھے۔ نماز عصر کی ایک رکعت ہو چکی تھی باب عمر بن الخطاب سے داخل ہوئے مسجد کے دروازوں تک صفیں کھڑی تھیں نماز کے بعد میں بارگاہِ رسالت فداہ ابی و امی میں بصد شرمساری حاضر ہونے کیلئے اٹھا ہی تھا کہ سب سے پہلے برادرم عبداللہ[2] صاحب سامنے آئے ملاقات ہوئی پھر دو قدم آگے بڑھا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہم کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ بڑی محبت اور شفقت سے سعادت ملاقات حاصل ہوئی سب سے پہلے اپنے معتکف دکھانے کیلئے لے گئے۔

بارگاہ رسالت میں پہلی حاضری: وہاں سے سردار دو جہاں شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مواجہ شریف میں حاضر ہوئے اس ارذل غلامان اور پھر حضرت والا اور دوسرے احباب و رفقاء و محبین کا سلام و صلوٰۃ پیش کیا حضرت والا کی طرف سے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے بالخصوص حاضری سے متصل بعد صلوۃ و سلام ان الفاظ ماثورہ سے دن میں بارہا پیش کرتا ہوں۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من والدی عبد الحق بن معروف گل الاکوروی یستشفع بک الی ربک اس وقت جب کہ خط لکھ رہا ہوں روضہء اطہر کی جانب قبلہ دالان میں حضرت سرور کائنات علیہ الف الف صلوۃ و تحیۃ کے مواجہ شریف میں بالکل محاذات میں چند قدم پر بیٹھا ہوں زائرین صلوۃ و سلام پیش کر رہے ہیں اور خط لکھتے ہوئے مواجہ شریف کی کھڑکی مبارک پر بار بار نظر پڑ رہی ہے۔ نماز جمعہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ میں نے بھی روضہ من ریاض الجنۃ میں منبر مبارک کے سامنے جگہ رکھ لی ہے کہ امام کے خطبہ و زیارت کا پورا

---

(۱) مولانا عبداللہ کاکاخیل رحمہ اللہ (۲) اس وقت سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد ابراہیم آل الشیخ تھے' بادشاہ کے بعد دوسری اہم شخصیت اور شیخ بن بازؒ کے استاد تھے۔ ان سے ملاقات کی ایک چھوٹی سی سادی سی مسجد میں ظہر کی نماز ان کی اقتداء میں پڑھی۔ ریاض اس وقت کے شاہانہ کروفر والا شہر نہیں تھا نہ مشائخ آل الشیخ کا موجودہ طمطراق تھا۔

استفادہ ہوسکے پہلی حاضری میں گھر کے ایک ایک فرد تمام احباب اور بالخصوص اراکین حضرات جناب الحاج محمد یوسف صاحب الحاج غلام محمد صاحب الحاج سید نور بادشاہ جناب الحاج رحمان الدین جناب ملک امرالٰہی ملک کرم الٰہی صاحب اور جتنے یاد آسکے صلوۃ وسلام نام بنام پیش کیا اور دعائیں کیں خدا کرے سید الکونین کی روح مبارک توجہات شفقت مبذول فرمادیں اور اس روسیاہ کی دعائیں قبول ہوسکیں۔ رمضان المبارک کی وجہ سے مسجد نبوی کا عجیب نظارہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت والا اور والدہ ماجدہ اور تمام متعلقین کو بار بار جنت کے ان نظاروں کی باریابی بخشے ہمارے احباب چونکہ اعتکاف میں ہیں ہم دیر سے پہنچنے کی وجہ سے مسنون اعتکاف تو نہ کرسکے مگر وقتی اعتکاف اور ایک گونہ مشابہت اعتکاف کی سعادت حاصل ہوگئی ہے۔ رفقاء کے معتکف میں ہم بھی دن رات مقیم رہے تقریباً تمام وقت مسجد نبوی میں گذر رہا ہے ہر طرف معتکفین کے ڈیرے لگے ہوئے ہیں حضرت مولانا مدنی مدظلہ کی اقامت گاہ بھی متصل ہے حضرت کے اصرار کی وجہ سے افطار و طعام عشاء مسجد نبوی میں ان کے ساتھ ہوتا ہے دنیا کی ہر نعمتیں اہل مدینہ اور پھر حضرت کے دستر خوان پر فراوانی سے موجود رہتی ہیں بے حد شفقت کرتے ہیں سحری اپنے رفقاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

<u>رمضان میں مسجد نبوی کے ایمانی نظارے:</u> تراویح کے دو گھنٹے بعد روضۃ من ریاض الجنۃ میں امام مسجد اور ایک حبشی بزرگ با جماعت تہجد میں قرآن مجید سناتے ہیں صاحب قرآن کے پہلو اور جہاں قرآن نازل ہوا میں قرآن کی تلاوت ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ نمازوں میں اقصائے عالم کے مختلف لوگ خصوصاً آج کل سیاہ فام، نائیجیریا، سوڈان، افریقی ممالک کے لوگ بھی بہت زیادہ آئے ہوئے ہیں اور ان کے پرسوز ایمانی نظاروں کو دیکھ کر رشک ہوتا ہے تہجد کا سلسلہ سحری تک ہوتا ہے تقریباً تین گھنٹے میں آٹھ رکعت پڑھے جاتے ہیں امام ایک ایک رکوع وسجدہ اور تعدیل ارکان میں ۵ دس منٹ لگاتا ہے اور پھر بعد از تہجد دو تسلیمتین سے تین رکعت وتر پڑھ کر آخری رکعت میں پرسوز لہجہ میں دعائے قنوت پڑھتا ہے۔ ہم تو وتر بعد از تراویح ہی اپنے مسلک پر پڑھ لیتے ہیں مگر اس دعا کی نرالی شان کی وجہ سے ان کی وتر میں بھی شریک ہوتے ہیں بحمد اللہ عزوجل نمازوں تہجد اور تراویح کے لئے روضۃ الجنۃ میں حضور پر نور علیہ الصلوۃ والسلام کے پہلو مبارک میں کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے حج کے زمانہ میں بے پناہ ہجوم کی وجہ سے مواجہ شریف میں سکون ویکسوئی میسر نہیں ہوتی مگر ان دنوں تو پوری یکسوئی کا موقع بھی مل سکتا ہے تراویح و تہجد کے درمیانی وقت مواجہ شریف میں حاضری کا تنہائی میں بھی موقع مل رہا ہے اس وقت دو چار افراد ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ قیام ہی مسجد نبوی میں ہے اگر رمضان میں یہاں آنا نہ ہوتا تو یہ سعادت ملنی مشکل تھی الحمد للہ عزوجل کہ اس کمترین کو خدا نے اس سعادت سے مشرف فرمایا ورنہ اپنی روسیائی کی وجہ سے اس دربار میں پہنچنے کے لائق نہ تھا محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اس دربار کا عجیب شان ہے شاہ و گدا اس شہنشاہ دوجہاں کے دربار میں ایک ہیں لوگ جوق در جوق نماز جمعہ کے لئے مسجد میں باب جبریل اور دوسرے دروازوں سے داخل ہوکر مواجہ شریف سے گزرتے ہوئے جگہ پکڑ رہے ہیں ان سطور کے لکھتے وقت

مراکش مغرب اقصیٰ کے شاہ حسن اور اس کے وزراء وغیرہ عجز وانکسار سے مواجہ شریف میں آئے اب روضۃ الجنۃ کی طرف جا رہے ہیں نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوکر و بیلو آج کل مدینہ میں مقیم ہیں۔ نمازوں میں ہمارے پاس ہی مصلی روضۃ الجنۃ اور پھر مواجہ شریف میں اس کی عجز وانکساری اور ایمانی جذبات سے طبیعت خوش ہوتی ہے یہاں محمود وایاز کے ایک ہی صف میں کھڑے ہونے کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں بحمد اللہ عزوجل مصلی نبی کریمؐ اور محراب نبوی میں بھی نماز اور نوافل تلاوت کا موقع معمولی کوشش سے مل جاتا ہے ماہ صیام اور مسجد نبوی سے زمان ومکان کی دونوں برکتیں جمع ہوگئی ہیں۔ مگر اپنی غفلت اور بے پرواہی اور روسیاہی کی وجہ سے طالب دعا ہوں کہ خداوند تعالیٰ یہاں کی برکات سے مالا مال کردے اور آداب کی توفیق عطا فرمادے تاکہ یہ حاضری خدانخواستہ بوجہ بے ادبی حبط اعمال کی باعث نہ ہو اور سارے اوقات یہاں مفید اور ضروری امور میں صرف ہوں کل پرسوں رمضان ہی میں عمرہ کرنے کا ارادہ ہے مگر وہاں جا کر پھر پاسپوٹ وغیرہ کی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے اور مدینہ آنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ مگر ہم بہر حال کوشش کر رہے ہیں کہ یہ سعادت کسی دوسرے طریقے سے حاصل ہوسکے کیونکہ اشہر حج داخل ہونے کے بعد اگر عمرہ کریں تو پھر تمتع وقران عند الحنیفہ کرنے میں کراہت کا ارتکاب ہوگا اللہ تعالیٰ رمضان ہی میں توفیق عطا فرمادے امید ہے حضرت والا اور والدہ ماجدہ جدہ محترمہ اور گھر کے تمام افراد اور متعلقین دار العلوم اراکین حضرت بخیر ہونگے اور دعوات صالحہ میں یاد فرماتے رہیں گے۔ دعوات الصالحہ کا محتاج۔ سمیع الحق غفرلہ (حال نزیل مدینہ طیبہ)

مسجد نبوی مواجہ مبارک قبل صلوٰۃ الجمعہ ۲۴ رمضان المبارک ۸۳ھ

(۶)

یوم الجمعۃ ۳۰ شوال المکرم ۸۳ھ ۱۳ مارچ ۶۴ء مدینہ طیبہ

برادرم عزیز جبی فی اللہ مولانا شیر علی شاہ صاحب ومکرمی ومحترمی مخدومی مولانا سلطان محمود صاحب ومحترمی مجی [1] قاضی صاحب مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مختلف خطوط کے ذریعہ آپ حضرات کی خیر وعافیت کا علم ہوکر بے حد خوشی ہوتی ہے آپ حضرات یقین کریں کہ کسی وقت بھی نہیں بھولے جاتے نہ دعاؤں سے کسی وقت آپ کو بھلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں۔ آپ کے مقاصد دارین میں کامیابی کی دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے خدا کرے آپ بھی حرمین الشریفین کی زیارت سے بار بار باریاب ہوں سب ساتھی آپ حضرات کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب پر تو خوب مجلسیں گرم کی جاتی ہیں۔ مولانا عبد اللہ [2] ان کا ایک ایک لطیفہ اور فکاہیہ مزے لے لے کر بیان کرتے رہتے ہیں۔

---

(۱) محترم جناب قاضی انوار الدین صاحب خطیب عیدگاہ اکوڑہ وسابق مدرس ومفتی دار العلوم حقانیہ

(۲) ہمارے ہر لعزیز سراپا محبت دوست مولانا عبد اللہ کاکا خیل مرحوم پروفیسر جامعہ اسلامیہ اسلام آباد جو اس وقت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورۃ میں زیر تعلیم تھے۔

معلوم نہیں انہوں نے کیا دم ڈالا ہے کہ عبداللہ صاحب انہیں کسی لحظہ نہیں بھولتے۔ یہاں ہمارے آرام وراحت میں اکثر ان ہی کا حصہ ہے۔ باوجود طبعی سستی و آرام پسندی کے غریب جامعہ کے دروس سے فارغ ہو کر تھکے ماندے ہماری ضروریات میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس اخلاص ومحبت کا اجر اسے عطا فرماوے شاید کوئی مخلص سے مخلص بھائی اور عزیز بھی اتنی طویل میزبانی اور محبت کے لئے آمادہ نہ ہوتا۔

<u>محشر آفرین دنیا میں مواجہہ رسول کی نعمت:</u> آج کل زائرین کا ہجوم ہے حج کی آمد آمد ہے ابھی تھوڑی دیر قبل جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر مکان پر آیا ہوں۔ نماز سے تین چار گھنٹے قبل مسجد بھر گئی تھی جگہ ملنی مشکل تھی نماز کے بعد مواجہہ سردار دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام میں جب لمۃ محمدی کے بے تحاشا جتھے کے جتھے اور پرے کے پرے صلوۃ وسلام پڑھتے ہوئے گذرتے ہیں تو عجیب منظر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میدان محشر میں حضورؐ کے مختلف الالوان والانواع امتی نجات و پناہ کی تلاش میں ان کے دامن مبارک کو تھامنے کے لئے حیران وسرگرداں ہیں اور اس میں شک نہیں کہ آج کی اس محشر آفرین دنیا میں چین وسکون سوائے اس ایک در کے کہاں سے مل سکتا ہے آج کل اکثریت انڈونیشیا کے لوگوں کی ہے اور پھر ان میں بھی مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے پھر تقریباً ایک ہی طرح کی شکلیں ہیں ہم تو امتیاز بمشکل کر سکتے ہیں اللہ نے عجیب عجیب مخلوق پیدا فرمائی ہے اور اس بکھرے ہوئے انسانیت کو مغرب ومشرق کے آخری حدود سے اس گنبد خضراء والے علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ آپس میں ملایا قدرت نے ایمان ومحبت کے نظاروں کی ایک دنیا یہاں بسا دی ہے دل تو نہیں چاہتا کہ یہاں سے کبھی جانا ہو۔ مگر والدین اور گھر کی بعض مجبوریوں کی فکر نہ ہوتی تو یہاں بآسانی جامعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے کچھ عرصہ اقامت کا ارادہ کر لیتا جس میں علمی ترقی بھی ہوتی اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ ہوتا اور اصل نعمت مجاورت بلدۃ الرسول بھی حاصل ہوتی مگر کیا کیا جائے ما کل ما یتمنی المرء یدرکہ الخ آخر[1] چار چار سال سے ہدایۃ النحو اور صغریٰ کبریٰ کے رٹانے اور بجائے ترقی کے ہر سال ترقی معکوس کرنے کی بہ نسبت یہاں کا قیام علمی لحاظ سے بہر حال ہزار درجہ مفید ہوتا حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ[2] کو سب حضرات کا سلام مسنون پہنچا دیا جاتا ہے بلکہ سنوایا جاتا ہے اور پھر دعا بھی کرائی جاتی ہے مولانا لطف اللہ صاحب مدظلہ[3] آپ کو خصوصی سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے خط لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شاید لکھدیں اور میں جب مواجہہ شریف میں جاتا ہوں تو ناظم صاحب کا چہرہ سامنے ہوتا ہے حضرت صاحب کو برادرم اصغر شاہ صاحب[4] کا خط بھی موصول ہوا تھا ان کے مشاغل سے بڑے خوش ہوئے میں نے بھی مزید روشنی ان کے احوال پر ڈالی ان کو میرا

---

(۱) دارالعلوم میں ابتدائی درجات کو کراس کر کے اونچے درجات کا حصول کاری وار دتھا۔

(۲) مولانا عباسی مہاجر مدنی (۳) مولانا مرحوم کے بھتیجے

(۴) محترم پیر سید اصغر علی شاہ صاحب مرحوم کے فرزند پیر حضرت حاجی صاحب اکوڑہ جو پچھلے سال انتقال کر گئے۔

سلام مسنون پیش کر دیں ان کی خدمت میں مضمون واحد ہے قاضی صاحب کو بھی دعائیں کی جاتی ہیں شکر ہے کہ انہیں اجرت کتابت میں سہی چند سطور لکھنے کا موقع ملا بہر حال میں شاکی نہیں ہوں اور ہر خطاب میں برابران کو اور دیگر احباب دفتر و متعلقین کو التفات ہوتا ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہونگے خوب چہل پہل ہوگی امید ہے کہ سفر کے بالخیر اتمام اور حج مبرور نصیب ہونے کی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔ تمام اساتذہ اور دیگر تمام عملہ دارالعلوم اور طلبہ حضرات واقفین کو تسلیمات مسنون پیش کر دیں۔ اراکین حضرات کے خطوط بھی پہنچے اللہ تعالیٰ بھیجنے اور لکھنے والوں کو اجر عطا فرماوے چونکہ ہر سہ حضرات کے ساتھ ایک ہی مضمون کا تعلق ہے اس لئے ایک ہی خط لکھا جا رہا ہے تا کہ وقت بھی بچ جائے اور پھر شاید مولانا شیر علی شاہ کو معلوم نہ ہو کہ یہاں سے ایک لفافہ پر ساڑھے بارہ قرش تقریباً سوا روپے پاکستانی لگتا ہے تو بے جا اسراف سے کیا فائدہ جب کہ طویل قیام وغیرہ ضروریات کی وجہ سے مصارف سفر میں مجبوراً بہت کفایت شعاری سے کام لینا پڑتا ہے امید ہے کہ میری سستی کو نہ دیکھتے ہوئے کم از کم ہفتہ وار مفصل احوال سے مطلع کرتے رہیں گے۔ ناظم صاحب کسی نئے سے نئے فہرست (۱) کتب میں حسب ذیل کتابوں کی قیمتیں معلوم کر کے بھیج دیں اور اگر اس کی بہ نسبت یہاں ۵۳ ریال کے حساب سے ان کا خریدنا مفید ہو تو لے لوں ورنہ نہیں (1) سیرۃ ابن ہشام طبع جدید مع تعلیقات (2) کتاب الخراج لابی یوسف (3) احکام القرآن للجصاص (4) الاصابۃ (5) اسد الغابۃ (6) الرد علی الاوزاعی (7) المدخل لابن الحاج۔ ۱۲/ (8) میزان الاعتدال للذھبی (9) مقامات للشریشی (10) المنقذ من الضلال (11) تہافت الفلاسفۃ اور دیگر کتب امام غزالی کی قیمتیں (12) تذکرۃ الحفاظ للذھبیؒ (13) الاستیعاب لابن عبدالبر (14) اور چند دیگر ضروری کتب کی قیمتیں بھی تا کہ اس کے موازنہ کے بعد یہاں اگر فائدہ ہو تو دوستوں سے رقم لے کر کتابیں خرید لی جائیں گی۔ وہاں کی قیمتیں معلوم نہ ہوں تو ممکن ہے کہ یہاں خرید نے دینے میں خسارہ ہو جائے اس لئے جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز حضرت صاحب مدظلہ کے نام یا میرے نام خدائی (۲) نعمتوں کے حقوق اور اس کے تقاضے ایک دو رسالے بذریعہ ہوائی ڈاک بھیج دیں میں بھول گیا تھا اور حضرت صاحب نے کئی دفعہ خواہش ظاہر کی۔ میری طرف سے والدین مکرمین اور اہل بیت کو خصوصی سلام و دعا پیش کر دیجئے۔ اور دعاؤں سے فراموش نہ کیجئے۔ والسلام۔ جواب خط کا منتظر سمیع الحق یوم الجمعہ ۸۳

(۷)

۲۴ ذی الحجہ ۸۳ بدھ ۱۶/ مئی ۶۴

مجی و محترمی مولانا شیر علی شاہ صاحب و مشفق مہربانم حضرت ناظم صاحب۔ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

(۱) کتب خانہ دارالعلوم کے لئے تحصیل کتب کا سلسلہ جاری رہتا۔ (۲) حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ کی دارالعلوم حقانیہ آمد کے موقع پر کی گئی تقریر جو ۱۸/ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۷/ دسمبر ۶۱ کو دارالعلوم کے اس وقت کے زیر تعمیر مسجد میں علماء صلحاء اور طلباء کے ایک بڑے مجمع میں فرمائی جسے ناچیز نے مرتب کر کے اسی نام سے شائع کر لی۔

مدینہ کے الوداعی لمحات: مدینہ طیبہ سے پابرکاب تھا احرام کی چادر باندھے ہوئے تھے کہ برادرم عبد اللہ صاحب نے مولانا شیر علی شاہ کے مفصل مکتوب سے محظوظ فرمایا فرط شوق سے مدینہ منورہ کے ''موقف مکہ'' تک راستہ ہی میں سب رفقاء نے پڑھا اور محظوظ ہوئے۔ برادرم عبد اللہ مولانا حسن جان صاحب اور مولانا لطف اللہ عباسی مدنی وغیرہ ساتھ تھے شام کی نماز کے بعد ڈرائیور نے کہا کہ رات کو مکہ جانے کی ممانعت ہے موٹر سے سامان اتار کر اڈہ کے ایک ہوٹل میں رکھا خدا نے اپنے حبیب طاہر علیہ السلام کے جوار میں ایک رات اور بھی نصیب کر دی۔ احرام کی چادر باندھے تھے تلبیہ اور نیت ذوالحلیفہ سے کرنی تھی تو چادر بدلے رات مدینہ میں گذاری دوسرے دن غالباً ۳۰ ذی قعدہ کی صبح مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ سید عالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں الوداعی حاضری ۲۹ ذی قعدہ کو بعد از صلوۃ عصر ہوئی

وجلا الوداع من الحبیبُ محاسنا　　حسن العزاء وقد جلین قبیح

اور یہ سچ ہے کہ لمثل هذا یذوب القلب عن کمد　　أن کان فی القلب إسلام وإیمان

اس حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر لاکھوں رحمتیں ہوں کہ جس نے ایک روسیاہ اور رانج امت کو ڈھائی مہینے کی مہمانی سے نوازا۔ بعد از عشا بیت اللہ المکرم المعظم کے انوار سے مشرف ہوئے۔

منیٰ اور عرفات میں: آٹھویں ذوالحجہ بروز پیر صبح منیٰ کو روانگی ہوئی بسترہ دوستوں کے ساتھ بس میں بھیجا اور خود بحمد اللہ منیٰ تک پیدل چلے منیٰ میں مسجد خیف کے قریب اپنے معلم مکی مرزوقی کے کیمپ میں ٹھہرے۔ پانچ نمازیں منیٰ میں پوری کیں نویں منگل کے صبح کو بعد از طلوع شمس روانگی ہوئی ہمارا جانا معلم کی بسوں میں نہ تھا اس لئے عرفات میں مرزوقی کا کیمپ ملنا مشکل ہوا۔ گھنٹہ بھر تلاش کی آخر ایک جماعت کے ساتھ معلم کا جھنڈا نظر آیا ہم ان کے ساتھ ہوئے کہ کیمپ پہونچا دے۔ وہ مرد اللہ کا بندہ ہمیں دن میں نو دس بجے جبل رحمت لے گیا اور بالکل چوٹی پر چڑھانے لگا حالانکہ ابھی وقوف کا وقت نہ تھا اور نہ جبل رحمت کے اوپر چڑھنا مسنون ہے مگر حسب رواج وہ اسے اپنا فریضہ سمجھتا رہا کہ حجاج کو اوپر چڑھا دے پہاڑ پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ہجوم تھا کہ ایک دوسرے پر گر رہا تھا پہاڑ کے سرے میں موٹے مصریوں اور سیاہ فام صومالی و نائیجیریوں میں بری طرح پھنس گیا چھتری ایک طرف چشمے ایک طرف خدا نے بمشکل جان بچائی کہ ہجوم سے نکل کر نیچے آیا خدا خدا کر کے معلم کے کیمپ میں پہنچے جو مسجد نمرہ کے قریب تھا اور ہم جبل رحمت کے ارد گرد تلاش کرتے رہے ظہر کی نماز کیمپ میں پڑھی۔ مولانا زکریا صاحب (۱)، مولانا یوسف صاحب (۲) اور قاری طیب صاحب (۳) اور سب تبلیغی حضرات چونکہ اسی معلم کے ساتھ تھے تو اکٹھی ہی نماز پڑھی نماز کے بعد مولانا یوسف نے دردناک تقریر کی اور پھر گھنٹہ بھر دعائیں کیں رونے کا ایک کہرام تھا۔ خیمہ کے ایک گوشہ میں قاری طیب صاحب

---

(۱) شیخ العصر مولانا زکریا سہارنپوریؒ　(۲) امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلویؒ فرزند مولانا محمد الیاسؒ

(۳) حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

دوسرے میں مولانا زکریا صاحب اور بہت سے اہل علم لوگ بیٹھے تھے زہے قسمت اگر ان بزرگوں کی بدولت دعائیں قبول ہو جائیں۔ظہر کی نماز جمع بین الصلوتین مسجد نمرہ میں اس وجہ سے نہ پڑھی کہ امام مقیم ہو کر بھی قصر کرتا ہے اور ہمارے بزرگوں کے فتوئی کے مطابق اس صورت میں احناف کو خیموں میں صرف ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے۔نماز ظہر کے گھنٹہ بھر کی مجلس کے بعد مجلس برخواست ہوئی اور اپنی مرضی سے سب اپنے اشغال میں لگ گئے۔میں بھی وہاں سے جبل رحمت وقوف کے لئے گیا۔بحمداللہ جبل رحمت کے دامن میں سکون کی جگہ ملی اور غروب شمس تک ایک ایک دوست اور ایک ایک فرد کو دعاؤں میں یاد کیا۔قبولیت خدا کے ہاتھ میں ہے۔غروب شمس کے بعد اپنے کیمپ شام کے بعد پہنچا تو معلوم ہوا کہ رفقاء کیمپ جا چکے ہیں۔اور میرا بستر ہ بھی ان کے ساتھ چلا گیا ہے۔وہاں سے بس میں بیٹھ کر مزدلفہ آیا۔مزدلفہ پہنچتے ہی سخت ترین سردی محسوس ہوئی۔انتہائی سرد ہوا چل رہی تھی۔اس دفعہ خداوند تعالےٰ نے مزدلفہ کی رات کی سردی سے اپنے بندوں کی آزمائش کی یہ ایک یادگار سردی تھی اور اللہ کی شان ہے کہ جس طرح کبھی گرمی سے آزمائش کرے تو اس میدان میں سردی بھی پیدا کر سکتا ہے۔پہلے سے بستر بھی ندارد صرف احرام کی چادروں میں تھا میں نے تو ساری رات بس میں بیٹھ کر گذاری بس نماز کے لئے بمشکل اترا،اکثر لوگ بغیر بستروں کے تھے۔اور جن کے قریب بسیں نہ تھیں ان کو تو اور بھی تکلیف ہوگئی اور زکام وغیرہ لگ گیا۔صبح یوم النحر یوم العید کو طلوع شمس کے بعد منیٰ آئے۔جمرۃ عقبہ کی رمی کی نحر اور حلق سے بعد از ظہر فارغ ہوئے۔بعد از شام مکہ معظمہ آکر طواف زیارۃ سے فارغ ہو کر رات کو واپس منیٰ چلے گئے۔ہمارے قریب ہی منیٰ میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کا خیمہ تھا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہا۔گیارہویں اور بارہویں کی رمی بھی بعد از عصر ان کے رکاب میں پورے اطمینان اور ان کی ہدایت پر ہوئی الحمدللہ مولانا اور حجاج کی غالب اکثریت فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه۔ارشاد خداوندی سے فائدہ لیکر منیٰ سے بارہویں کو واپس ہوئی اور ہم بحمداللہ و مــن تــاخــر والوں میں سے رہے اور تیرہویں کو بروز ہفتہ بعد از زوال رمی کر کے منیٰ سے واپس ہوئے۔اور اس طرح بحمداللہ عزوجل مناسک حج کی ادائیگی سے فارغ ہوئے۔جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا الكيل وتصدق علينا کاش خداوند قدوس کسی نیک بندے کے طفیل ہمارے ان حقیر اور قابل ننگ ظاہری رسوم کو بھی قبولیت عطا فرمادے اور حج مبرور کا بدلہ عنایت ہو۔اس کے بعد جوار بیت اللہ الامین میں مقیم ہوں۔موسم بھی اچھا ہے اور حجاج کی اکثریت بھی واپس ہو رہی ہے پورا سکون ہے حرم کے قریب ہی اقامت ہے اقامت صلوۃ کی آواز سن کر بھی نماز میں شامل ہو سکتے ہیں اکثر رات کو بستر لیکر حرم جدید کی بالائی چھت پر کھلی فضا میں سو جاتا ہوں۔چاندنی رات میں بیت اللہ شریف کو لیٹے لیٹے دیکھتے رہیے۔اور لطف لیجئے۔خداوند قدوس کے اس سادہ اور دلکش بیت کے اردگرد ایسا لحظہ نہیں آیا کہ انسانوں کا ایک سفید اور سیال دائرہ گردش نہ کر رہا ہو۔پرسوں جبل نور کے غار حرا میں جانا ہوا زیارت اور دوگانہ نفل ادا کرنے کی توفیق ہوئی۔حضور پرنور کی قربانیوں اور مشقتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اتنے اونچے پھر دشوار گذار

پہاڑ میں اللہ سے راز و نیاز میں ایک حصہ عمر خرچ کر دیا کہ جہاں ایک دفعہ جانے سے ابھی تک تھکاوٹ دور نہیں ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم دائما کثیراً و کثیراً ۔

وادیٔ فاطمہ اور سرف کی زیارت: اس سے قبل ایک دن لنڈ یکوتل کے بعض رفقاء کے ساتھ ٹیکسی میں تنعیم سے پچیس کلو میٹر دور وادی فاطمہ گیا وادی فاطمہ ایک کھلی وادی ہے کھجور کے باغات اور چشمہ کے صاف وشفاف نہروں سے بھری پڑی ہے اللہ اکبر وادی غیر ذی ذرع کے اتنے قریب ان باغات اور چشمہ کو دیکھ کر حیرانگی ہوئی وہاں کے لوگ اس چشمہ اور نہر کو حضرت فاطمہؓ کی کرامات میں سے بتاتے ہیں حضرت فاطمہؓ کے نام پر ایک مسجد کے آثار بھی دیکھے جو تر کی کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ مگر مسجد کے عمارت کے کھنڈرات ہیں اس وادی سے واپسی میں راستہ میں حضرت میمونہؓ ام المومنین کا مزار ہے جس کی زیارت کے لئے ہم گئے تھے سڑک کے کنارہ سیدتنا میمونہؓ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور زیارت مزار سے مشرف ہوئے۔ اس پر ترکوں کی بنی ہوئی عمارت تھی مگر اس حکومت نے اس کو منہدم کر دیا اب اینٹوں پتھروں کا ڈھیر ہے اور سیدتنا میمونہؓ کی قبر کے ارد گرد پتھر رکھدئے گئے ہیں۔ کتابوں میں اس جگہ کا نام سرف ، پڑھا تھا وہاں عند الاحناف حضور اقدسؐ سے احرام میں حضرت میمونہ کا نکاح ہوا اور بعد میں یہاں ہی ان کا انتقال ہوا اب مزار کی جگہ کوئی آبادی نہ دیکھی گھنٹہ بھر میں اس سفر سے واپس ہوئے اور تنعیم سے ہو کر حرم شریف آکر عمرہ ادا کیا۔ انشاء اللہ کل پرسوں جبل ثور جا کر غار ثور دیکھنے کا پروگرام ہے۔ جو اونچائی میں جبل نور (غار حراء) سے بھی بڑھ کر ہے۔ مکہ معظمہ میں آپ دونوں حضرات کے گرامی نامے بھی پہنچے یاد فرمائی کا بہت ہی ممنون ہوں۔ آپ حضرات کے ملنے کا اب بہت اشتیاق ہے مگر ابھی خداوند تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوئی اور جب تک وہ اپنے گھر میں رکھنا چاہے تو زہے نصیب۔ دوسرے تیسرے جہاز میں سیٹ لینے کی کوشش کر رہا ہوں اگر کامیابی ہوئی تو ۲۰۔۲۵ دن میں انشاء اللہ یہاں سے واپسی ہوگی۔ اور ان شاء اللہ آپ حضرات سے ملاقات ہو سکے گی۔ کامیابی و عافیت کی دعاؤں کا محتاج ہوں

مشاہیر علم کی زیارت: اس سال واقعی علماء مشائخ کی کثرت رہی بعض سے ملاقات ہوئی اور اکثر کا حال معلوم نہیں ہوا یہاں بیت اللہ الکریم کی عظمت و سطوت کے سامنے بڑے بڑے حضرات دب جاتے ہیں۔ اور عام لوگوں کی طرح مشہور و معروف لوگوں کا بھی پتہ نہیں چل سکتا۔ ایک دن یہاں حرم کے متصل اور سب سے بڑے ہوٹل فندق شبرا میں ایک صاحب سے ملنے کے لئے جانا ہوا اس کو تلاش کرتے ہوئے حیرت ہوئی کہ ہر کمرہ میں دنیا کو کوئی نہ کوئی مشہور مصنف داعی یا عالم یا لیڈر ٹھہرا ہوا ہے اسی ہوٹل میں اخوان المسلمین کے مجلہ المسلمون کے مدیر سعید رمضان [1] شام کے اخوان کے مشہور داعی و مصنف شیخ مصطفیٰ السباعی اور شیخ الکتانی وغیرہ سے ملاقات ہوئی شیخ سباعی سے بڑی مخلصانہ

---

(۱) پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد سعید رمضان البوطی حالاً ڈربن برائے شیعہ مذہب جامعہ دمشق شام

گفتگو رہی۔ مدینہ میں بھی ان (۱) سے ملا تھا۔ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جنہیں میں نے دارالعلوم میں سپاسنامہ پیش کیا تھا بڑے محبت سے پیش آتے رہے انہوں نے اپنی مرتب کردہ مولانا عبدالحئیؒ لکھنوی کی کتاب الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل بھی اپنے دستخطوں سے مزین فرما کر عنایت فرمائی جو بہترین کاغذ اور شاندار طریقہ سے انہوں نے شام سے چھپوائی تھی اور جس کا چرچا میں نے کراچی میں سنا تھا اس کتاب پر دارالعلوم کے مؤسس مدظلۂ اساتذہ طلبہ کے حق میں جذبات محبت بھی تحریر فرمائے۔ ان کے ساتھ مکہ معظمہ کے عالم شیخ حسن مشاط وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی ان حضرات کے علاوہ ہمارے صدر پاکستان اور علماء ومشائخ نے بھی حج میں شمولیت کی۔ پیر گولڑہ۔ پیر تونسہ وغیرہ بھی آئے ہیں۔ تورڈھیر کے صاحبزادہ محمد ظہور سے عجیب ملاقات ہوئی جو بچپن کے دوست تھے اور پھر کافی عرصہ سے لندن چلے گئے تھے۔ مقام ابراہیم کے سامنے مغربی لباس میں سر جھکائے بیٹھے تھے میرا شک آیا میں سمجھا کہ کوئی مراکشی ہوگا میں نے پوچھا انتم من فین؟ (این) اس نے دیکھکر پشتو شروع کی لندن سے اپنی کار کے ذریعہ یہاں تک آیا ہوا تھا۔ ۵۔۶ دن یہاں رہا پھر بغداد وغیرہ کی راہ سے وطن جانے کے ارادہ سے چلا گیا ہے۔ یہاں اکثر میرے ساتھ رہا اور اصغر شاہ وغیرہ کے تذکرے کرتا رہا برادرم عبداللہ کاکاخیل سے رخصتی ملاقات مدینہ میں ہوئی۔ پھر منیٰ میں ایک دو دفعہ بہت عرصہ بعد ملاقات ہوئی وہ جامعہ کی نگرانی میں بمعہ دیگر طلبہ چار پانچ دن کے لئے آئے تھے پھر مکہ میں اس نے میرے ملنے کے لئے تلاش کی مگر ان سے ملاقات نہ ہوسکی کل مدینہ سے ان کا خط آیا تھا۔ ان شاء اللہ آئندہ ان سے بھی ملک میں ملاقات ہوگی وہ بھی اپنی تعطیلات میں غالباً وطن آجائے۔ شیر علی شاہ صاحب کے کھیت میں خربوز و تربوز اس وقت بھی آرہا ہے۔ اب ان شاء اللہ پھر وہ عصری ملاقاتیں رہیں گی۔ عمدہ تربوز اور ککڑیوں کا انتظام کیجئے۔ جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط میں حاجی غلام محمد صاحب ومولانا محمد عمر صاحب کے سطور بھی نظر سے گزرے ہر سہ حضرات کو سلام کہہ دیجئے۔ ناظم صاحب نے اضاخیل بادشاہ صاحب کے خط میں خط بھیجنے کا لکھا ہے مگر یہ خط تا حال نہیں ملا۔ آپ حضرات کا بہت سارا وقت ضائع کیا۔ نزلہ کی شدت کی وجہ سے دو چار سطور لکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر اپنی یادہ گوئی کی عادت میں بات لمبی ہوگئی۔ اب رخصت چاہتا ہوں۔ تمام احباب رفقاء اساتذہ اکابر طلباء متعلقین رشتہ داروں والدین وغیرہ کو سلام مسنون پیش کردیجئے۔ قاضی صاحب بھی مزوں میں ہوں گے۔ ان سے خصوصی سلام۔ اصغر شاہ صاحب کے

---

(۱) انہوں نے ایک دفعہ اپنا وزیٹنگ کارڈ دیا اور اس پر دعائیہ کلمات لکھ کر کلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق اور میں نے اس کارڈ کی پشت پر لکھا: ''لاقیتہ بعد العصر یوم الجمعۃ ۲۸/ ذیقعدہ ۸۳ھ فی المدینۃ المنورۃ فی غرضۃ بباب مجیدی'' ایک بار انہوں نے حج میں آئے ہوئے محمد یوسف نام کے تین بزرگوں کی توضیح اور تعارف مجھ سے کروانی چاہی میں نے مولانا محمد یوسف بنوری اور امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر کا تعارف کیا' حضرت بنوریؒ کے ذکر پر ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا حضرت بنوری سے ذکر ہوا تو فرمایا ان کی خواہش پوری کرنے کیلئے ساتھ لے کر چلو چنانچہ ایک دن بعد از عصر مکہ کے اسی ہوٹل میں مولانا بنوری کو ساتھ لے کر چلا' دیکھ کر باغ باغ ہوئے خود سباعی صاحب چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔

"ارشاد مبارک" کی تعمیل دیار حبیب ﷺ میں داخلہ سے پہلے کی گئی ہے۔ ان سے سلام کہہ دیجئے۔ عبدالرحمٰن صاحب سلام مسنون کہتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب۔ مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب اور دیگر اساتذہ کو بھی سلام۔ والسلام: سمیع الحق پشاوری معلم سید مکی مرزوقی۔ محلہ شامیہ۔ ۲۴ ذی الحجہ ۸۳ بروز بدھ۔ مکہ مکرمہ۔

(۸)

۱۶ شوال جمعۃ المبارک ۸۳ — مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیدی وسندی فی الدارین حضرت والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کافی انتظار اور طویل مدۃ ہوئی مگر حضرت والا کا کوئی خط موصول نہ ہو سکا جس کی وجہ سے تشویش رہی پھر حاجی الطاف صاحب اور مولانا شیر علی شاہ کے خطوط سے آپ کی علالت کا علم ہو کر شدید صدمہ ہوا انہوں نے علالت کی کیفیت بھی نہیں لکھی تھی جس کی وجہ سے تشویش کا ہونا لازمی ہے میری دلی دعائیں ہیں کہ خداوند قدوس آپ کو ہم ناچیزوں کی تربیت وسرپرستی کے لئے تا دیر صحیح وسالم رکھے تا کہ ہم آپ کے ظل ہمایونی میں بعافیت، اطمینان زندگی کے لمحات گزار سکیں آمین براہ کرم اپنے احوال سے جلد از جلد مطلع فرماویں تا کہ اطمینان ہو پرسوں اراکین حضرات کے نام خطوط کے ساتھ برادرم اظہار الحق کے نام ایک رقعہ احوال خیریت کا بھیج چکا ہوں امید ہے ملا ہوگا۔ برادرم شیر علی شاہ اور حضرت ناظم صاحب کے خطوط سے مفصل احوال خیریت معلوم ہوئے جس سے اطمینان ہوا۔ حسب الارشاد مولانا قاری محمد امین صاحب ومولانا عبدالحنان صاحب ہزاری کی خدمت میں خط بھیجدیا گیا۔ یہاں پاکستانی روپے کی قیمت باون ساڑھے باون روپے ہے ہم نے اس خیال سے کراچی نہ بدلوائے کہ شاید وہاں قیمت اچھی ہو۔ حالانکہ وہاں سو روپے کے ۶۰ ریال مل سکتے تھے صرف ایک طالب العلم سے ۶۵ ریال مل گئے تھے۔ ۶۵ ریال کے حساب سے بہر حال ان شاء اللہ آپ کی دعا سے مصارف سفر وایام سفر پورے ہو سکیں گے۔ رہنے کیلئے حرم شریف کے قریب ایک مستقل مکان ایک پاکستانی طالب العلم سے سو ریال ماہوار پر مل چکا ہے اگرچہ جامعہ اسلامیہ میں رہائش کے لئے جگہ ہے مگر وہاں رہنے کی وجہ سے صبح کی نماز اور بعض دوسری نمازیں حرم کی چھوٹ جائیں گی۔ اسلئے ہم نے یہاں رہنے کی صورت اختیار کی۔ برادرم عبداللہ (۱) ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ یہاں مقیم ہیں کھانا پینا خود پکاتے ہیں اور بحمد للہ پوری آرام و راحت ہے گو حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ (۲) نے بارہا اصرار کیا کہ یہاں رہو مگر رفقاء کی جدائی بھی مناسب نہ تھی اور نہ سب کا وہاں رہنا مناسب تھا ویسے ان کے ہاں اکثر اوقات آتا جاتا رہتا ہوں بڑی شفقت فرماتے ہیں۔

(۱) محب گرامی حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیل رحمۃ اللہ

(۲) مرشد عصر حضرت مولانا عباسی مہاجر مدینہ

مولانا بدر عالم میرٹھی مولانا شیر محمد سندھی:

نیز مسجد نبوی کے قریب ہی حضرت مولانا بدر عالم صاحب (۱) مقیم ہیں ان کی مجالس میں بھی بعض اوقات شرکت کرتا ہوں کل بعد از عصر سب مجلس کو برخاست کیا تو مجھے ٹھہر جانے کا کہا اور پھر تنہائی میں آدھ گھنٹہ تک مشفقانہ اور بزرگوارانہ نصیحتیں اور ہدایتیں دیں آپ کو بھی دعائیں دیتے تھے اور سلام عرض کرتے تھے۔ بے حد شفقت کی۔ نیز ایک دوسرے گمنام مگر قطب وقت بزرگ حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھی (۲) جنہوں نے حضرت گنگوہی کی کتاب زبدۃ المناسک کو مرتب و مشرح کیا ہے اور اس وقت مناسک کے پورے دنیا میں امام ہیں بے حد سادہ متواضع اور فقیر انسان ہیں ان کی خدمت میں بھی جاتا رہتا ہوں وہ بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کرتے ہیں حاجی فرید الدین کراچی والے معہ اہل و عیال کے اواخر رمضان ہی سے مولانا بدر عالم کے ہاں مقیم ہیں شب و روز مولانا بدر عالم کے دروازہ پر خدمت کیلئے کھڑے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ جنت البقیع میں جب وہ بھی پہلی دفعہ حاضر ہوئے ان سے ملاقات ہوئی پھر اپنے والد ماجد حاجی وجیہہ الدین کے مزار پر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور وہاں فاتحہ پڑھی عید کے دن بھی ان کے ساتھ حاجی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔

بہ قصد عمرہ مکہ روانگی:

۲۷ رمضان المبارک کو بہ قصد عمرہ مکہ معظمہ روانہ ہوا۔ محراب النبی میں نفل پڑھکر مواجہ شریف میں حاضری کے بعد روانہ ہوا ظہر کا وقت قریب تھا ذوالحلیفہ میں دوگانہ اور تلبیہ اور نیت احرام کیا ظہر کی نماز مقام بدر میں پڑھی اور ساڑھے چار گھنٹوں میں جدہ پہنچا وہاں فوراً دوسری موٹر ملی اور آدھ گھنٹہ میں بالکل افطار اور اذان مغرب کے وقت مسجد حرام میں داخل ہوا مدینہ سے مکہ اتنی بہترین کشادہ سڑک ہے کہ شاید کہیں نہ ہو بہترین سے بہترین موٹر کار کا زیادہ سے زیادہ کرایہ ۲۰ ریال ہے اور پانچ گھنٹے میں یہ چار سو میل کی مسافت طے ہو جاتی ہے نماز مغرب کے بعد طواف وسعی اور حلق سے فارغ ہوا دو دن دو رات مسجد حرام ہی میں ٹھہرا رہا وہاں ایک عمرہ جعرانہ سے اور دو تنعیم سے آپ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے کئے اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ پاسپورٹ پر نقل و حرکت کی پابندیاں ہوتی ہیں اور تحریر ہوتی ہے۔ مگر جامعہ (۳) اسلامیہ کے تعارفی ورقات کوئی دقت نہ ہوئی۔ فارغ اوقات میں جامعہ اسلامیہ اور اساتذہ کے دروس میں شرکت کرتا ہوں جناب میر حسن خان صاحب (۴) سے اگر ملاقات ہوئی تو جو خدمت ہو سکے کروں گا۔ ان شاء اللہ حج

---

(۱) محدث جلیل مولانا بدر عالم میرٹھی مصنف ترجمان السنۃ و فیض الباری وغیرہ (۲) شارح زبدۃ المناسک حج و عمرہ کے موضوع اپنے وقت کے ملا علی قاریؒ (۳) یہ تعارفی ورقہ عالم اسلام اور سعودی عرب کے برگزیدہ شخصیت شیخ بن باز رحمۃ اللہ کا لکھا ہوا تھا۔

(۴) مانکی شریف کے سرکردہ شخصیت جناب حج خان صاحب' بیرسٹر امین خٹک وغیرہ برادارن کے والد تھے' حج پر گئے تھے حضرت والد ماجد مدظلہ نے انکی خیریت دریافت کرنے اور خدمت کرنے کا لکھا تھا' مرحوم اسی سفر حج میں وفات پا گئے اور جنت المعلی میں تدفین ہوئی۔

کے بعد واپسی کیلئے جدہ (۱) کی راہ سے خیال ہے مگر جگہ ملنے کا مسئلہ مشکل ہوتا ہے اور یہ معاملہ جناب حسن خان صاحب کے ہاتھ ہے۔ اور وہ ذرا سخت مشہور ہیں۔ گو ان سے یہاں ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر میں نے کہنا مناسب نہ سمجھا آپ جناب عبدالحمید خان (۲) صاحب کو جلد از جلد ایک تاکیدی خط لکھدیں کہ وہ حسن خان صاحب کو اس خاص معاملہ کے بارہ میں نہایت تاکید کر دیں کہ حج کے بعد سمیع الحق کو بمعہ ایک رفیق کے ضرور بالضرور پہلی جہازوں میں جگہ دیں ان کو وہاں سے خط لکھنے کی وجہ سے شاید وہ اہمیت محسوس کر کے کام کر لیں۔ آپ عبدالحمید خان صاحب کو اس بارہ میں جلد جوابی خط لکھدیجئے۔ کیونکہ بحرین کا راستہ مشکل اور اس کے علاوہ بحرین جیسے بے کار جگہ میں مہینوں انتظار بہت مشکل ہے۔ اور پھر بلا سفارش و تعارف جدہ میں بھی مہینوں آخری جہاز کا انتظار کرنا پڑتا ہے امید ہے دارالعلوم کا داخلہ قریب الاختتام ہوگا یہاں عید بروز جمعرات ہوئی۔ دعوات صالحہ کا بے انتہا محتاج ہوں کہ خداوند قدوس یہاں کے آداب و برکات نصیب فرماوے اور آئندہ مراحل بھی آسان ہوں جواب کا شدید منتظر ہوئی۔

(۹)

بروز منگل ۱۹ رمئی ۱۹۶۴ء

حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد مدظلہ متعنا اللہ بطول بقائہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ اس سے قبل ایک عریضہ مفصل ارسال کر چکا تھا شاید ملا ہوگا۔

جدہ کے راستے واپسی کی کوششیں: میں کل سے یہاں جدہ آیا ہوا ہوں کل دوسرا جہاز جا رہا تھا اگر کوشش کرتا تو شاید اس میں بھی جگہ مل جاتی مگر برادرم سعید الرحمٰن کے چچازاد بھائی مولوی عبدالرؤف سفینہ حجاج کے چوتھے جہاز سے آئے تھے اور وہ ان کی رفاقت میں جانے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے ہم نے ان کو چوتھے جہاز سے تیسرے میں شامل کرنے کی کوشش کی اور اپنے لئے بھی تیسرے جہاز کے لئے درخواست دی تھی آج حسن خان صاحب سے ملا تھا بظاہر اس نے پختہ وعدہ کر لیا کہ تیسرے جہاز میں چلے جاؤ گے اب غالب امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ہم اکٹھے تیسرے جہاز سے جو ۳ جون کو جا رہا ہے روانہ ہو جائیں گے۔ یہ جہاز ان شاء اللہ دس جون کو غالباً کراچی پہنچ سکے گا کراچی میں دو چار دن بحرین کے ٹکٹ کی واپسی اور ڈیپازٹ وغیرہ کی واپسی کے لئے ٹھہرنا ہوگا روانگی کی اطلاع کراچی سے دیدوں گا۔ اور یہاں سے جہاز کی یقینی روانگی کی اطلاع دیدوں گا احتمال ہے کہ عین موقع پر تیسرے جہاز میں بھی

---

(۱) میں براستہ بحرین انڈیا کے تجارتی جہاز سے گیا تھا۔ جدہ سے کراچی سفینہ الحجاج نامی ایک بحری جہاز آتا جاتا تھا اس میں سیٹ کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف تھا یہ حسن خان صاحب حج آفیسر تھے۔ (۲) حضرت والد ماجد کے خاص احباب میں سے تورڈھیر صوابی کے علم دوست شخصیت تھے۔ مذکورہ حج افسر حسن خان صاحب ان کے عزیزوں میں سے تھے۔

جگہ نہ مل سکے آخری وقت تک یقینی حال جہازوں کا معلوم نہیں ہوتا۔ مگر بظاہر امید ہے الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے بیت المکرم و معظم کے جوار میں بھی وقت گذارنے کا شرف عطا فرمایا آپ کی صحت کے بارہ میں تشویش رہتی ہے کافی دنوں سے آپ کے احوال سے بھی مطلع نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی عطا فرماوے۔ برادرم سعید الرحمٰن سلام مسنون کہہ رہے ہیں ہم آج بعد از عصر ان شاء اللہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ ناظم صاحب کا گرامی نامہ ہسپتال سے لکھا ہوا ملا تھا معلوم نہیں وہ پشاور میں ہیں یا واپس ہوئے ہیں دوسرا عریضہ اگر وہ پشاور میں ہو تو انہیں بھی دے دیں والدہ ماجدہ۔ جدہ محترمہ اور گھر کے سب بڑے چھوٹوں کو سلام مسنون اور درخواست دعا۔ اراکین حضرات اساتذہ دارالعلوم ناظم صاحب دیگر ناظمین حضرات مولانا شیر علی شاہ صاحب وغیرہ کو سلام مسنون پیش ہے۔

والسلام : سمیع الحق غفرلہ (حال وارد جدہ) معرفت سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ مکہ مکرمہ۔

(۱۰)

۲۳/اپریل ۱۹۶۴ء یوم الخمیس۔ از مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

برادرم عزیزی انوار الحق سلمہ اللہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا گرامی نامہ چند دن قبل ملکر کاشف احوال بنا میں نے خود کافی دنوں سے عریضہ بھیجنے کا ارادہ کیا تھا مگر موقعہ نہ مل سکا والد صاحب مدظلہ کے گرامی نامہ کے ساتھ بھی آپ کے خط سے تسلی ہوئی الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے بہاولپور اور پھر اکوڑہ خٹک میں قرآن مجید سنانے کی توفیق دی اس دفعہ ماشاء اللہ قرآن مجید آپ کو خوب حفظ تھا والد صاحب نے بھی خوشی ظاہر کی ہے اللھم زد فزد۔ آپ نے علالت کے بارہ میں تفصیل نہیں لکھی تھی کل والد صاحب مدظلہ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کو بے خوابی کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وصحت کلی عطا فرمادے میں نے ہر موقع پر آپ سب کے لئے دین اور دنیوی فلاح و کامیابی کی دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ہمیں اپنے نعمائے ظاہری و باطنی کا مورد بنادے اور سلف صالح کے نقش قدم پر چل کر دین کے لئے کارآمد بنادے آپ شب و روز شوق و ذوق سے اپنے تعلیمی مشاغل میں لگے رہیں اچھا ہوا کہ آپ آگئے کم از کم ایک سال تو پورا ہونا چاہئے تھا بعد میں دیکھا جائے گا ورنہ آپ کا یہ پورا سال ہی ضائع جاتا۔

<u>مدینہ کا جامعہ:</u> یہاں جو جامعہ حکومت کی نگرانی میں ہے اس کا مقصد بھی صرف اپنے ایک خاص مسلک سلفیت و عدم تقلید کی تائید و تشدید ہے اس کے دروس و محاضرات میں شریک ہو کر میرا یہ یقین اور بھی پختہ ہوا کہ ہمارے ہاں کے مروج درس نظامی اور طریقہ درس و تدریس میں جو تصلب و تعمق ہے اس کا عشر عشیر بھی کہیں اور نہیں اور نہ اکثر جگہ اساتذہ میں جامعیت ہے پڑھائی کا طریقہ یہاں بھی عصری تعلیم گاہوں کی طرح ہی ہے۔ ٹائم ٹیبل اور ڈسک و میز پر یہ تعلیم ثمر آور نہیں ہو سکتی میں بحمد للہ بخیر و عافیت تا حال مدینہ منورہ میں مقیم ہوں مدینہ طیبہ کے شب و روز بڑے آرام و راحت و

سکون سے گذرے بحمد اللہ عزوجل کہ خداوند قدوس نے دوڈھائی مہینہ جوار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سعادت سے مشرف فرمایا۔ پچھلے ہفتہ جامعہ کی طرف سے ایک رحلہ میں ایک دن کے لئے یہاں سے بجانب شام ایک سو پچاس کلومیٹر دور خیبر بھی جانا ہوا خیبر کے تاریخی قلعہ کے آثار وکھنڈرات دیکھے اور کھجور کے باغات دیکھ کر ما افاء اللہ علی رسولہ من اهل القرىٰ. اور ما قطعتم من لينة اور يخربون بيوتهم بايديهم و ايدى المومنين کے مناظر مشاہدہ میں آئے والحمد للہ

اکابر پاک وہند کا اجماع: اس دفعہ معمول سے زیادہ اکابر ومشائخ جمع ہو رہے ہیں۔ مولانا بنوری صاحب مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب نیز حضرت قاری طیب صاحب صاحبزادہ سالم صاحب اور دیگر حضرات یہاں مدینہ میں قریب ہی ٹھہرے ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا اسعد مدنی صاحب وغیرہ جمع ہو رہے ہیں ہم بھی ان شاء اللہ یکم ۲ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لوگوں کی چھٹیاں جون جولائی میں ہونگی اور پھر ممکن ہے کہ بہاولپور سے آگے کا سفر اکٹھا ہی ہو جائے ابھی میری روانگی کے راستہ اور تاریخ کا تعین نہیں ہوسکا۔ اگر اپنے احوال سے مطلع کریں تو مولانا محمد یامین صاحب مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے معرفت خط بھیجدیں یہاں چند دنوں سے مولانا عبدالغفور مدنی صاحب کے ہاں مقیم ہوں پہلے ایک الگ مکان کرایہ پر ملا تھا۔ والد ماجد کا خط کل آیا تھا خیریت سے ہیں۔ یہاں سے سب رفقاء سلام کہتے ہیں مولانا مظفر شاہ صاحب (۱) کی اسٹیشن پر تکلیف فرمانے اور پھر ملاقات سے محرومی کا بھی افسوس ہے۔ مولانا صدیق شاہ صاحب اور دیگر واقف حضرات اور حضرت علامہ افغانی مدظلہ کو سلام مسنون کہہ دیجئے۔

والسلام : سمیع الحق (نزیل مدینہ طیبہ۔ ص ب نمبر ۱۸۵ مدینہ طیبہ۔ سعودی عرب)

(۱۱)

ذیقعدہ ۸۳ء مارچ ۶۴ء

از روضته من رياض الجنة المعطره على صاحبها الصلوة والتسليم

برادرم محترم حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب وحضرت مولانا سلطان محمود صاحب وحضرت مولانا قاضی صاحب زید کرمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والد ماجد مدظلہ کے نام عریضہ میں کچھ احوال خیریت لکھدیئے ہیں۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں نماز کا وقت قریب ہے مختصر اعرض ہے برادرم شیر علی شاہ کے گرامی نامہ وداد ومحبت سے جتنی خوشی ہوئی اس کا اظہار نہیں کرسکتا بار بار پڑھ کر اپنے دیار مولد ومسکن کے اطراف وفضاؤں میں نہ صرف میں نے بلکہ رفقاء نے بھی اپنے

---

(۱) حقانیہ کے قدیم فضلاء میں سے تھے جامعہ اشرفیہ میں تدریس اور چوک یادگار کی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ ہمارے صدیق ہم درس وہم جماعت مولانا محمد صدیق شاہ الازہری مرحوم ماشوگر بڈھ بیرہ سے تعلق تھا۔ پچھلے سال واصل بحق ہوئے۔ مولانا انوار الحق سمیت یہ حضرات شوق وفور علم میں بہاولپور کے جامعہ میں طالب علم بن گئے تھے۔

آپ کو محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عطا فرمادے۔ غالباً دارالعلوم کے مشاغل انتہائی نقطۂ عروج تک پہنچ گئے ہیں اس لئے ناظم صاحب کو خواہش کے باوجود موقع نہ مل سکا ہوگا۔ بحمد اللہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے قیام مدینہ طیبہ اب آخری مراحل میں داخل ہے الوداع الفراق یارسول اللہ

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد   حیف در چشم زدن صحبت یار (ﷺ) آخر شد   صحبت یار آخر شد

درحقیقت مدینہ طیبہ کے قیام کا لطف ان بیچاروں کو زیادہ محسوس نہیں ہوسکتا جو آتے ہی ایک ہفتہ میں بوریا بستر مجبوراً سمیٹ کر واپس ہوتے ہیں ابھی طبیعت اتنی جلد مانوس بھی نہیں ہوتی کہ ان کو نکالدیا جاتا ہے ہمیں تو چونکہ بفضل ایزدی تعالیٰ قیام کا موقعہ زیادہ ملا۔۔۔۔(اب نماز کھڑی ہورہی ہے باقی بعد از صلوٰۃ) بفضلہٖ تعالیٰ عزوجل ڈھائی مہینے مجاورت رسول علیہ السلام کے نصیب ہوئے تو گویا بوجہ مانوس ہونے کے اب مدینہ طیبہ اپنا ہی گھر معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے صحیح معنوں میں مالا مال فرمادے۔ خداوند تعالیٰ وہاں مکہ معظمہ کے قیام میں سکون و اطمینان سے محظوظ فرمادے تاکہ وہاں کے در و دیوار سے بھی پوری شناسائی ہو۔

خیبر و فدک کا علمی سفر: ہم پرسوں بروز جمعرات دوپہر جامعہ کی آرام دہ شاندار بسوں میں علمی و سفریجی پکنک پر گئے دو بسوں میں تقریباً سو طلبہ ایک کار میں ایک دو اساتذہ [1] اور ایک ٹرک میں سامان سفر لدا تھا خیبر جہاں ہمارا جانا تھا شام و تبوک کے راستہ میں مدینہ طیبہ سے ۱۵۰ کلومیٹر ہے سڑک پختہ اور بہت ہی اچھا ہے تقریباً گھنٹہ بھر ہمارا قافلہ پیچ در پیچ پہاڑوں سنگلاخ اور سیاہ پتھر کی وادیوں سے گزرتا ہوا صلصلہ نامی جگہ پہنچا جو ایک کھلی وادی ہے یہاں رات ٹھہرنا اور قیام کرنا تھا۔ یہاں تک دشوار گذار پہاڑ اور سنگلاخ تپتے ہوئے خشک بے آب و گیاہ وادیاں دیکھ کر حضور اقدس علیہ الف الف مرۃ تحیۃ اور ان کے جان نثار صحابہ کرام کے عزم و ہمت اخلاص و عزیمت اور جہاد فی الاسلام کے لئے قربانیوں کے تصور سے حیرت ہوئی کہ ان دشوار گزار پہاڑیوں میں جب کہ سڑکیں تھیں نہ راستے اور تلوار کی نوکوں کی طرح تیز پتھروں پر پیدل چلنا بھی مشکل تھا کس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر و تبوک کے غزوات کے موقع پر یہ راستے پیدل طے کئے جبکہ ساری دنیا ان کے خلاف اکٹھی ہوگئی تھی۔ درحقیقت یہ راستے اور شاہراہ دیکھے بغیر حضور ﷺ کی قربانی اور جہاد فی سبیل اللہ کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ صلصلہ میں قافلہ ٹھہرا اور فوراً اس پُرفزا وادی میں شامیانے لگادیئے گئے۔ کھانے پینے اور آرام و راحت یہاں تک کہ بجلی پیدا کرنے کی مشین وغیرہ تک کا انتظام ساتھ تھا

---

(۱) شیخ ناصر الدین البانیؒ ان اساتذہ میں ایک عالم اسلام کے معروف شخصیت اور علم حدیث بالخصوص علم اسماء الرجال اور الجرح والتعدیل میں اپنے وقت کے امام الشیخ ناصر الدین البانیؒ تھے جن کے ساتھ اس علمی سفر میں اور پھر قیام مدینہ طیبہ کے دوران ان کے مکان پر ناچیز اور برادرم مولانا عبداللہ کاکاخیل (جو بوجہ ذہانت و استعداد کے ان کے چہیتے شاگرد تھے) کی ان کی متفردانہ آراء پر علمی نوک جھونک جاری رہتی تھی؛ شیخ البانی ہی اس سفر کے مشرف تھے۔

شامیانے جماعتوں پر تقسیم کئے گئے۔ اور تمام شامیانوں کو ایک ہال کی شکل میں لگا دیا گیا۔ بستر بچھا دیئے گئے۔ رات وہاں گذاری زیادہ وقت اساتذہ کے ساتھ طلبہ کی علمی بحث ومباحثوں میں گذرا رات کو تنا و با خیموں کی حراست طلبہ نے کی عجیب پر لطف رات تھی اور اتفاق سے یہاں کی چودھویں رات تھی طلبہ کی پریڈ وغیرہ کا پروگرام بھی تھا کبڈی نشانہ بازی بھی ہوئی۔ بندوق اور کارتوس سب جامعہ کی طرف سے تقسیم ہوئے تھے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ہمیں عربوں کا عشا یعنی عشاء کا کھانا کھلایا گیا۔ جو عموماً پنیر بند ڈبوں کی مچھلی خشک روٹی پیاز اچار اور لیمو وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس صحرا میں شام ولبنان کے پیک شدہ فواکہ تفاح وبرتقال بھی بار بار تقسیم کئے جاتے رہے۔ یجبیٰ الیہ من کل الثمرات کی شان یہاں ہر جگہ نمایاں ہے رات یہاں گذار کر بروز جمعہ صبح دس گیارہ بجے ہمارا قافلہ خیبر روانہ ہوا سنگلاخ زمین خشک وادیوں میں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہ تھا کہیں کہیں اونٹوں کے چرنے سے دور کہیں آبادی کا اندازہ ہوتا تھوڑی دیر میں وادی القریٰ پہنچے جہاں حضورﷺ نے خیبر سے واپسی کے بعد اہل القریٰ سے جہاد فرمایا اس وقت یہاں کی چھوٹی چھوٹی آبادیاں تھیں اب تو کچھ بھی نہیں۔ یہ وادی سرسبز تھی اور پانی بھی جگہ جگہ بہہ رہا تھا۔ کھجور کے باغات تھے۔ وادی سے گذرتے ہوئے ہم نماز جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل خیبر پہنچے اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان اس سرسبز وشاداب نخلستان کو دیکھ کر حیرت ہوئی دو تین میل تک کھجور کے باغات شاندار فضا عجیب وغریب ماحول تھا والنخل بسقٰتٍ لها الخ. باغات کے نیچے چشمے بہہ رہے تھے۔ وہاں کے بازار کی آبادی بالکل اپنے لنڈیکوتل کی طرح تھی چھوٹا سا قصبہ تھا اس جگہ کی سرسبز وشادابی کو دیکھ کر اندازہ لگا کہ کیوں یہود بنو قریظہ و بنو نضیر نے اس اہم جگہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ نماز جمعہ سے قبل قصبہ سے متصل اس مشہور قلعے پر چڑھے جو وہاں ایک پہاڑی پر واقعہ ہے اور مرحب کے قتل اور محاصرہ کا واقعہ وہاں پیش آیا۔ اور اس قلعہ کی مضبوطی اور مرکزیت کے وجہ سے آس پاس کی شکست کے بعد یہودی اس میں مقابلہ کے لئے جمع ہوئے تھے۔ وظنوا انهم ما نعتهم حصونهم من الله" حضورﷺ کے قربان جایئے اتنی سخت ترین جنگی مورچوں پر اسلام کا جھنڈا کس طرح لہرایا۔ ایسے قلعہ کا محاصرہ اور فتح واقعی نصرت خداوندی کا نتیجہ تھا۔ حضورﷺ کا ارشاد نصرت باالرعب مسيرة شهر کی بداہت علی رائی العین ہوئی ہم تو بمشکل اس پہاڑی قلعہ پر چڑھے۔ پھر وہاں قلعے میں خوب گھومے اور دور دور تک وہاں سے خیبر کے نخلستانوں کا نظارہ کیا۔ قلعہ کے نیچے ہی گاؤں کی جامع مسجد ہے۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھی۔ خطیب صاحب اور حاضرین اکثر اہل بداوۃ وقریٰ تھے۔ مسجد اور وہاں کے لوگوں کی سادگی میں خیر القرون اور عرب عرباء کا جھلک پایا جاتا تھا بوجہ جمعہ کے دور دور قریٰ کے لوگ بھی آئے تھے کھجور کے تنوں پر وسیع مگر سادہ مسجد بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر باغات اور چشموں کو دیکھنے کے بعد واپس ہوئے گھنٹہ بعد صلصلہ پہنچے جہاں ہمارے خیمے وغیرہ لگے تھے۔ عصر کے وقت ہمیں وہاں کھانا کھلایا گیا اصل کھانا پکنک کا یہی تھا۔ دد دنبے عربی طرز سے پکائے گئے

تھے وہاں سے عصر پڑھ کر روانہ ہوئے۔ اور عشاء کی نماز کو مدینہ طیبہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ مولانا شیر علی شاہ واقعی اب تو بہت ہی مصروف ہو نگے۔ الحمد للہ کہ مشکوٰۃ شریف کی وجہ سے احادیث رسول ﷺ کے ساتھ کچھ شغل کی توفیق ہوئی دل را بدل رھیست میری درسگاہ میں درس دینے سے اور بھی خوشی ہوئی کہ کم از کم مکان کی وجہ سے ایک دور افتادہ مکین کی تذکیر و تذکر تو ہوتی رہے گی۔ مدینہ طیبہ اور دیگر تمام مواقع و مشاہد میں آپ برابر یاد کئے جاتے رہے ہیں۔ کاش آپ کی رفاقت ہوتی تو بڑا لطف آتا کم از کم سفر میں آپ سے بہتر رفیق نہیں پایا کیا عجب کہ میرا اس مرتبہ تنہا آنا آئندہ کیلئے رفاقت میں آنے کا پیش خیمہ ہو۔ وما ذلک علی الله بعزیز. حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کو آپ کے برادرم اصغر شاہ حضرت قاضی صاحب سب حضرات کے تسلیمات پیش کئے جاتے ہیں۔ برادرم سعید الرحمٰن و برادرم عبداللہ کو بھی آپ کے خطوط پہنچا دیئے گئے۔ یہ خط ظہر کو شروع کیا تھا پھر آدھا رہ گیا اب بعد از عصر مسجد نبوی کے صحن سے لکھ رہا ہوں۔ اس وقت مدینہ طیبہ پر بادل چھایا ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ گنبد خضرا سے ٹکرا کر معطر ہواؤں سے مشام جان معطر ہوتا ہے۔ اس وقت برادرم عبداللہ بھی تھوڑی دیر کے لئے ملنے آبیٹھے ہیں وہ اس وقت بعد از عصر جامعہ سے آئے ہیں یہاں ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ بعد از عشاء واپس جامعہ چلے جاتے ہیں۔

<u>مسجد نبوی کی علمی محفلیں:</u> میرے سامنے صحن میں ایک غیر مقلد پاکستانی تقریر کر رہا ہے اس نے عدم تقلید پر اور شاید پاکستان کے بریلوی طبقہ کے خلاف تقریر کی اس سے بعض حضرات ناراض ہوئے اور پولیس دو تین دفعہ ارد گرد جمع ہوگئی۔ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب بھی دور دور سے اس مقرر کو غصہ میں گھورتا رہتا ہے۔ وہ آج کل یہاں آیا ہے اکثر وہ نماز با جماعت کے بعد دوبارہ اعادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کی برکات اتفاق و اتحاد سے محروم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادے کاش حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے ارد گرد کسی باہمی بغض و عناد کا مظاہرہ نہ ہوتا اور افراط و تفریط سے علیحدگی اختیار کی جاتی۔

<u>علامہ محمود طرازی بخاری، علامہ فرغانی:</u> یہ دائیں طرف ایک بخاری ترکی مہاجر عالم ہیں جو سید محمود طرازی کا مسند درس ہے اس کے ارد گرد بوڑھے نورانی چہروں والے ترکستانی بخاری مہاجر مدینہ جمع ہیں ان کو دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ترکستانی علماء میں ایک شیخ محمد حامد فرغانی معمر عالم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری کے زمانہ سہارنپور کے شاگرد حدیث ہیں وہ بڑی محبت کرتے ہیں اگلے دنوں انہوں نے اپنے مکان پر تکلف دعوت دی۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کو ہماری دعوت میں شریک کیا ان کی سادگی اور غربت کے باوجود ان کی دینی عظمت عجیب ہے۔ بایں ہمہ کہ ایک اہم کتاب فقہ الفتح الرحمانی فی فتاویٰ ابی المعانی کے مصنف ہیں مگر خود گھر پر خیاطہ کرتے ہیں اور اولین علماء و مشائخ دباغ سماک۔ خیاط اور دیگر اہل کسب علماء کی یاد تازہ ہو جاتی ہے آج صبح بڑے اصرار

پر ناشتہ کے لئے لے گئے تھے ان کے ساتھ انشاء اللہ دیگر علماء و مشائخ مدینہ جو پکے احناف مہاجر بزرگ ہیں سے ملنے کا پروگرام ہے۔ اب رخصت چاہتا ہوں ان شاء اللہ اوائل ذی الحجہ میں مکہ معظمہ روانگی ہوگی بات بہت طویل ہوتی جارہی ہے۔ لذیذ بود حکایت دراز تر گفتیم۔ میری طرف سے والدین مکرمین برخوردار امجد علی شاہ۔ اور اہل بیت برادرم سردار علی شاہ اور دیگر تمام واقفین کو سلام مسنون۔ برادرم اصغر شاہ و برادرم قاضی انوارالدین مولانا محمد قمر مولانا گل رحمٰن (مجنون نبی عجل) کی خدمت میں مضمون واحد ہے۔ برادرم شرح وقایہ اور دیگر کتابیں میری آمد تک تیزی اور شوق سے پڑھائیں تاکہ بوجھ میرا ہلکا ہو۔ کیونکہ اس دفعہ بمشکل میری طبیعت اس کو آمادہ ہو سکے گی۔ آپ پر بلاشبہ دفتر۔ والد صاحب کی ڈاک اور تدریس کا بوجھ پڑ گیا ہے اللہ تعالیٰ صبر اور اجر اور توفیق عطا فرمائے۔ مکرمی مخدومی حضرت ناظم صاحب کیلئے مضمون بھی واحد ہے اسی وقت ان کا گرامی نامہ ملا بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ اجر دے انشاء اللہ کسی وقت بھی دعا میں نہیں بھولوں گا۔ اور حضرت سے بھی کراؤں گا۔ اور آج کل تو حضرت کے مکان کے پہلے ہی بیٹھک میں مقیم ہوں عصر کے بعد اور بعض دیگر مجالس کے ملفوظات بھی قلمبند کرتا رہتا ہوں اور ان کو سنوا کر ان سے تصحیح و ترمیم کراتا ہوں آپ اور برادرم اصغر شاہ اور دیگر متعلقین کے لئے ایک محبوب تحفہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ آپ کی بیماری اور تکلیف سے صدمہ ہوا آپ نے تفصیل نہیں لکھی اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فرمائے۔ اشد الناس بلاءً الانبیاء الخ۔ آج کل لاہور کے شاہ علاء الدین صاحب۔ جمیل صاحب نعت خوان بھی حضرت کے مکان میں ہیں مدینہ کے نعت اور مدینہ میں سبحان اللہ جب جمیل بعد از عصر نعت پڑھتے ہیں تو عجیب لطف ہوتا ہے۔

<u>شیخ عباسی کی مزوری میں جنت البقیع کی زیارتیں:</u> کل بعد از صبح میں اور شاہ علاء الدین حضرت عباسی صاحب کیساتھ بقیع الغرقد گئے۔ حضرت نے ایک ایک مزار مبارک پر مزوّری کا کام کیا۔ خود سلام و دعوات پڑھواتے حضرت نے بقیع میں شاہ ابوسعید مجددی شاہ عبدالغنی مجددی حضرت سید آدم بنوری اور دیگر مشائخ سلسلہ کے مزارات کی بھی نشاندہی کرائی اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور اپنی والدہ و اہل بیت کے مزارات پر بھی فاتحہ پڑھوائی۔ الحمد للہ حضرت مولانا لطف اللہ آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ انکا مکتوب ارسال ہے اگر جلد جواب دیں تو یہاں کے پتہ پر لکھ دیں ورنہ پھر مکہ معظمہ کے پتہ پر احوال جلد جلد لکھ دیا کریں حضرت والد ماجد کی صحت کے بارہ میں تشویش ہے براہ کرم ہر ممکن طریق سے انکے متعلقہ کتب میں تخفیف ہونی چاہئے۔ بخاری و ترمذی کی جلدین اخیرین تو ضرور ان سے الگ کر دیجئے۔ اگر خط لکھیں تو حکیم محمد عمر صاحب اور دیگر احباب کو میرا سلام لکھ دیا کریں خط لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ تمام اساتذہ اور طلبہ و اراکین اور جن حضرات کے نام آپ نے خط میں لکھے ہیں سب کو سلام کہہ دیں نیز والد صاحب کے بارہ میں ضرور لکھ دیں اگر جیبی گھڑی پرانی ہے تو میں نئی لے آؤنگا۔ میں نے اگلے خط میں کتابوں کے بارہ میں لکھا ہے

امراء اس کے ساتھ تھے یہاں کے خاص انعامات خداوندی میں سے اس سال کا موسم بھی ہے' بعد از عصر ساری رات ایسی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں کہ رات کو چادر اوڑھنا پڑتی ہے دھوپ میں بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی حالانکہ یہاں کا موسم شدید گرم مشہور ہے۔

قاری محمد طیب قاسمیؒ : حضرت قاری حضرت محمد طیب صاحب سے مدینہ منورہ اور پھر یہاں بھی ملاقات ہوتی رہی یہاں ان کا قیام بھی ہمارے معلم کی مرزوقی کے ہاں ہے میں نے ان سے بڑے اصرار سے پاکستان جا کر دار العلوم کے جلسہ میں شرکت کا کہا۔ حضرت قاری صاحب ۷ مئی کو یہاں سے دو تین دن کے لئے بچوں سے ملنے پاکستان جائیں گے مگر انہوں نے مختصر قیام اور جلد دیوبند پہنچنے کی وجہ سے معذرت کی ہے میں نے ان سے کہا کہ کئی سال سے جلسہ رکا ہوا ہے فرمایا کہ وہاں لاہور قاری سراج احمد صاحب کے پتہ پر اُن دنوں خط لکھ دیجئے۔ مگر بظاہر میں ٹھہر نہیں سکوں گا اور جلد ہی پاکستان سے دیوبند جاؤں گا ان کے صاحبزادے مولانا سالم صاحب اور پیش کار مولانا عبدالحق صاحب اور خود قاری صاحب نے سلام و دعوات کے لئے بہت تاکید کی ہے حضرت مولانا زکریا صاحب سے بھی ایک دو دفعہ ملا انہوں نے بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کی ہے اور دعائیں دیں بعد از عصر تا بعد از عشاء وہ حرم شریف میں ہی رہتے ہیں اسی طرح مولانا یوسف دہلوی کی تقاریر بھی حرم میں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے مولانا بنوری صاحب' مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا ہزاروی صاحب سب خیریت سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بھی کل پرسوں آئے ہوئے ہیں۔ مگر تا حال میری ملاقات ان سے نہیں ہو سکی۔ میر حسن خان مرحوم کی وفات کا علم مجھے مدینہ میں ہوا تھا میں ان کے انتظار میں تھا کہ وہ آئیں تو ان کی حتی المقدور خدمت کروں مگر ان کا وقت مکہ مکرمہ میں پورا ہوا یہاں آ کر ان کے خادم اجمل خان سے ملا جو میری تلاش میں تھا ان سے آخری حالات معلوم ہوئے جو بہت ہی خوش آئند اور مبارک تھے اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کردے پرسوں اجمل خان جنت المعلیٰ میں ان کے مزار پر لے گیا اور فاتحہ خوانی کی ان کے صاحبزادوں نے یہاں لکھا تھا کہ آپ مانکی شریف تعزیت کے لئے تشریف لائے تھے بہر حال اس کی خوش قسمتی تھی کہ جنت المعلیٰ میں حرم کے پہلو میں جگہ ملی۔ ڈاکٹر شیر بہادر اور بابو صاحب سے ملاقات ایک دو دفعہ ہوئی خیریت سے ہیں اسی طرح راحت گل صاحب اور خان سید سے بھی حرم میں ملاقات ہوئی ہے سب ٹھیک ہیں جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط سے دار العلوم کے تعمیری حالات اور نئی زمین خریدنے کا علم ہوا' اللہ تعالیٰ حضرت والا کی سرپرستی میں کل یوم ترقیات عظیمہ عطا فرمادے بحمد للہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے بخیر و عافیت ہوں گھر میں سب حضرات خصوصاً والدہ محترمہ کو تسلیمات و تعظیمات پیش ہیں میری حقیر دعائیں ہر لحظہ والدین مکرمین کے حق میں رہتی ہیں اسی طرح طواف میں بھی ان کو شریک کیا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کی دعاؤں کی بدولت کل اور پرسوں اور باقی ایام کے مناسک حج کی باحسن

امید ہے کہ آپ نے اس کا جواب لکھ دیا ہوگا۔ یہ خط آج بروز پیر ڈاک سے ڈال رہا ہوں بحمد للہ صبح نماز سے ایک گھنٹہ بعد بارش شروع ہوئی ہے اور ابھی تک بوندا باندی ہے۔ بحمد للہ گنبد خضرا کے گرد پرنالوں کے نیچے کھڑے ہونے کا موقع ملا ہے۔ والسلام

(۱۲)

از مسجد الحرام زادہ اللہ مجداً وشرفاً۔ ۷/ذی الحجہ اتوار ۱۹/مارچ ۱۹۶۴ء

مکۃ المکرمہ۔ شرفہا اللہ تعالیٰ۔

سیدی وسندی ووالدی دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ۳۰ ذی قعدہ کو بخیر وعافیت اور بہ آرام و راحت مکہ معظمہ شرفہا اللہ وزادھا مجداً ومھابۃً۔ پہنچا ہوں اور بآرام وعافیت ہوں یہاں شام کے بعد مدرسہ صولتیہ میں بسترے ڈالدئے وہاں بھیڑ زیادہ تھی اور جگہ بھی حرم سے قدرے دور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام کے متصل محلہ شامیہ میں سید مکی مرزوقی معلم کے ایک مکان میں جگہ نکالدی۔ دن کو وہاں رہتا ہوں اور رات کو مسجد حرام میں' مدینہ منورہ میں آنجناب کے تمام خطوط موصول ہوتے رہے آخری خط جو کئی حضرات کے رقعوں پر مشتمل تھا امید ہے مل چکا ہوگا پھر بہت جلد خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر یہاں قیام مکہ معظمہ میں شدت اژدھام وہجوم کی وجہ سے خط بھیجنا مشکل ہوا۔ کل جناب سید نور بادشاہ صاحب کا خط مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر مل گیا ہے۔ ان کی خدمت میں میرا اسلام عرض ہے مدینہ منورہ میں عین روانگی کے وقت برادرم مولانا شیر علی شاہ صاحب کا خط بھی مل چکا تھا ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور مضمون واحد ہے ان شاء اللہ بعد از حج ان حضرات کو خطوط لکھ سکوں گا اس وقت وہ حضرات اسی پر اکتفا فرمادیں یہاں کے سرکاری اعلان کے مطابق بروز منگل یوم عرفہ ہے کل صبح ان شاء اللہ العزیز ہم منیٰ جائیں گے اور جس وقت یہ خط ملے گا ہم بفضل ایزد تعالیٰ مناسک حج سے فارغ ہو چکے ہونگے وللہ الحمد حمداً کثیراً اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

شدت ہجوم واژدحام کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہیں ہر سال کے حجاج سے اگلے سالوں کا ریکارڈ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس دفع یہاں اور مدینہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سالوں سے مجموعی لحاظ سے اضعافاً مضاعفاً کثرت ہے حرم شریف کے جدید وقدیم حصوں میں گھنٹوں پہلے بھی جگہ ملنی مشکل ہو جاتی ہے بعض حضرات کے اندازہ کے مطابق مطاف میں ہر لحظہ ۷۰۔۷۵ ہزار طائفین رہتے ہیں اس سال صرف ترکی سے ۵۰ ہزار حجاج آئے اور مصر کا بند تو اچانک ٹوٹ گیا اور اس کے علاوہ عربی وافریقی ممالک اور ایران کے اہل تشیع کی کثرت کی وجہ سے بے حد ہجوم ہے۔ حرم شریف کی توسیع زور شور سے جاری ہے نئی عمارت میں قدیم کی نسبت چار گنا گنجائش ہے مگر آج کل اس کی آخری چھت بھی بھری ہوتی ہے۔ شاہ فیصل نے چند دن قبل سارے اختیارات پر قبضہ کر لیا ہے اس نے تھوڑی دیر قبل بیت الحرام کو غسل دیا۔ کئی زعماء اور

وجوہ تکمیل کی توفیق دے اور حج مبرور ومقبول نصیب فرما کر آپ کے حق میں باقیات الصالحات بنادے یہاں سے سب حضرات قاری سعید الرحمٰن وغیرہ سلام کہتے ہیں رفقاء جامعہ اپنے جامعہ کے انتظام میں آئیں گے۔ ہم ان سے الگ ہیں یہاں لنڈیکوتل کے حاجی گل حسن صاحب اور حاجی جمث آفریدی کے صاحبزادہ حاجی گل شیر (۱) وغیرہ سلام مسنون کہتے ہیں بڑے مخلص انسان ہیں پہلا

جہاز تو حج کے بالکل متصل جاتا ہے اور دوسرے تیسرے جہاز میں خدا کرے جگہ مل جائے حسن خان صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مولانا اسحٰق مصری باندہ نہیں آسکے ان کے ساتھی نے قرآن شریف پہنچادئے ہیں اور خیریت سے ہے۔ والسلام : سمیع الحق معرفت سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ۔

(۱۳)

باسم سبحانہ وتعالیٰ

۲۴رذی الحجہ بروز بدھ ۸۳ء

سیدی وسندی حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج سامی بالخیر ہونگے پرسوں مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر ۱۵ ذی الحجہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ انتظار شدید میں ملا احوال خیریت سے اطمینان ہوا۔ یوم الترویہ سے ایک دن قبل عریضہ ارسال خدمت اقدس کیا گیا تھا وہ اس دوران مل چکا ہوگا۔ بحمد للہ عزوجل بخیر وعافیت تامہ مناسک فریضہ حج سے فارغ ہوا۔ یہ محض آپ کی شبانہ وروز دعوات مبرورہ ہی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ خداوند قدوس نے ایک ذرہ حقیر کو اس سعادت عظمیٰ سے نوازا۔

گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ ذرہء آفتاب تابانیم.

جس ذات سراپا قدس ورحمت عزوجل نے بے سروسامانی میں اس شرف سے نوازا اسی سے قبولیت کی بھی دعائیں ہیں حج کے بعد فوراً عریضہ ارسال کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر سستی اور انتظار خط کی وجہ سے دیر ہوئی۔ اسی دوران جناب سید نور بادشاہ صاحب۔ اور ناظم صاحب ومولانا شیر علی شاہ صاحب کے خطوط بھی مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر موصول ہوئے۔ ہم پہلے تو مدرسہ صولتیہ میں ایک دو دن ٹھہرے پھر بفضلہ تعالیٰ حرم شریف کے بالکل متصل اللہ تعالیٰ نے ایک مکان میں ٹھہرنے کی صورت نکالدی تو مدرسہ سے منتقل ہوئے۔ وہاں صرف ڈاک دیکھنے کے لئے دو چار دفعہ جانا ہوا اور حضرت شیخ الحدیث صاحب ودیگر حضرات کی زیارت بھی ہوتی رہی۔ آپ کا سلام بھی پہنچاتا رہا۔ اور ان سے آپ کی صحت وسلامتی کی دعائیں بھی کرائیں حضرت قاری طیب صاحب کے سفر پاکستان کے بارہ میں پہلے خط لکھ چکا تھا ان سے صبح نماز میں

(۱) حاجی گل شیر بعد میں ایم این اے اور سینٹ کے ممبر رہے گزشتہ سال انتقال کر گئے۔

آخری ملاقات ہوئی تھی وہ کل تشریف لے گئے ہیں اس دفعہ وہ جلسہ میں شمولیت سے معذور ہیں۔ دو چار دن پاکستان ٹھہر کر ہندوستان چلے جائیں گے۔ حضرت مولانا اسعد مدنی سے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی سلام لکھنے کی تاکید کرتے رہے۔ وہ بالکل آخر میں مکہ معظمہ پہنچے اور پھر فوراً حج کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے اس لئے مفصل ملاقاتوں کا موقع نہ ملا۔ ڈاکٹر شیر بہادر صاحب وغیرہ آئے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ غالباً مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں وہاں سے سیدھے جائیں گے۔ سفینہ حجاج میں سیٹ کے لئے ایک دو دفعہ حسن خان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی مگر ابھی تک تسلی بخش صورت نہیں نکلی ایک تو حج کے بعد ہر شخص جانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر حسن خان صاحب ہیں بھی سخت اور خشک قسم کے شخص بہر حال بظاہر تو دوسرے جہاز میں جگہ ملنی مشکل ہے جو ۱۸ مئی (ماہ حال) کو جا رہا ہے۔ تیسرا جہاز ۳ رجون کو جا رہا ہے اس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور کوشش کر رہے ہیں شاید کل جدہ بھی اس سلسلہ میں جانا ہو آپ بھی دعا فرماتے رہیں بحرین کے راستہ سے مشکلات اور سختی کے باوجود بحرین میں کافی انتظار کرنے کا احتمال ہے۔ اس لئے بیت اللہ عزوجل کے جوار میں انتظار کے یہ دن بجائے بحرین میں گذارنے کے سہل ہیں ان شاء اللہ ۲۰۔۲۵ دن میں کوئی صورت جانے کی نکل آئے گی۔ بحمد اللہ میں ہمہ وجوہ خیریت سے ہوں کوئی خاص تکلیف بھی نہیں ہم جو کہ آخری دنوں مکہ معظمہ پہنچے اس وقت بے حد اژدھام تھا اب بھیڑ کم ہوگئی ہے اور حرم شریف میں بالکل سکون رہتا ہے۔ میری ہر مقام پر شبانہ روز یہی حقیر دعائیں ہیں خداوند تعالیٰ محض اپنے ان مقامات مقبولہ و ماثورہ کی عظمت و برکت سے تمام پریشانیاں دور فرمادے والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ کی صحت کے بارہ میں بھی تشویش رہتی ہے خدا کرے سب بخیر ہوں۔ بحمد للہ بہمہ وجوہ خیریت و عافیت ہے اور موسم بھی بہت اچھا ہے گرمی تا حال محسوس نہیں ہوتی۔ عرفات اور منیٰ کے ایام اچھے گذرے ہوائیں چل رہی تھیں اور گرمی تو کیا پسینہ بھی کسی کو شاید آیا ہو۔ یہاں کے لوگوں کا اندازہ ہے کہ امسال حجاج کی تعداد سابقہ ایام سے زیادہ تھی جناب سید نور بادشاہ، ناظم صاحب شیر علی شاہ صاحب کے خطوط سے دارالعلوم کے مفصل حالات معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی۔

والسلام: سمیع الحق

(معرفت معلم سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ۔ مکہ مکرمہ)

XXX

اس سفر حج کے دوران مکتوبات شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ بنام مولانا سمیع الحق

حضرت مولانا سمیع الحق کے خطوط میں جگہ جگہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے حرمین شریفین میں ان کے نام بھیجے گئے خطوط کا ذکر آیا ہے' خوش قسمتی سے جو خطوط محفوظ رہ سکے ہیں اس سفر کی مناسبت سے انہیں یہاں شامل کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

1

۱۰ر شوال ۱۳۸۳ھ

عزیز القدر سعادتمند نور چشمی سمیع الحق طول بقاءہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کے دونوں خطوط الحمر ومدینہ منورہ کے موصول ہوکر موجب اطمینان وتسکین قلب ہوئے۔ الحمدللہ کہ ناچیز کی زندگی میں یہ سعادت رب العزت نے عطا فرمادی' ہم جیسے نااہلوں پر یہ فضل اس کی شان رحمانیت کا مظہر ہے۔ رب العزت کے فضل بے پایاں کا شکریہ ہر ہر رگ وموکے ذریعہ سے اگر تمام عمر سربسجود ہوکر ادا کریں وہ بھی کچھ نہ ہوگا۔ نور چشمی! اس موقع کو غنیمت وفضل عظیم سمجھ کر ضائع نہ کریں' تمام اوقات ذکر الٰہی وصلوٰۃ وسلام حاضری دربار اقدس واستغفار ودعا میں مشغول رکھیں' خداوند کریم اپنی محبت وعشق سردار کونین ﷺ اور ان کی اطاعت کی توفیق کے ذخیرۂ عظیم سے مالا مال فرمادے۔ نور چشمی! بندۂ ناکارہ روسیاہ پر رب العزت کے احسانات عظیمہ ہیں کہ ایک غریب خاندان میں پیدا کرکے علم وعلماء کے گروہ میں داخل فرمایا مگر واقع میں ناچیز میں نہ علم ہے' نہ عمل' انتہائی روسیاہی کے باوجود ستار العیوب نے عیوب پر پردہ ڈالا ہے۔ خداوند کریم آپ کے دعاؤں کے توسل سے اپنی محبت اور حضور اقدس ﷺ کی محبت قرآن مجید واحادیث مبارکہ اور اس کے توابع کے علوم سے منور فرمادے۔ دین کی خدمت جو محض خلوص وللہیت سے معمور ہو اس کی توفیق رب العزت عطا فرمادے۔ خداوند کریم حلال رزق وتجارت کا راستہ ناچیز کیلئے کھول دے کہ تدریس کی خدمت بلا معاوضہ کرسکیں۔ آپ مواجہہ شریف (حاضر) ہوکر بندہ کی مغفرت وخاتمہ بالایمان کی دعا کریں اور قرضوں کا بوجھ جو ہے اس کے وجہ سے ازحد فکرمندی ہے کہ حقوق العباد ادا ہوں اور حقوق اللہ تعالیٰ کی معافی نصیب ہو اور ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظیت ہو اور رب العزت دریائے رحمت کے ذریعہ ہماری قباحتوں کو بدل دے' قلب کو نور ایمان سے معمور اور تمام امور میں عافیت نصیب ہو۔ جناب مولانا زین العابدین صاحب وجناب مولانا فقیر محمد صاحب خلیفہ حضرت تھانویؒ کو

سلام۔ آپ کی ہمشیرگان بالغ ہو رہی ہیں اس امانت کو رب العزت قبول فرما کر بہترین مواضع میں جو دینی عزت رکھتے ہوں اس میں جگہ عطا فرمادیں۔ اپنے برادران کی اخلاقی و علمی حالت کے لئے دعا کریں کہ رب العزت انہیں علماء عاملین بنادے۔ والدہ کی صحت کے لئے اور تمام مصائب سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔ میرے لئے دونوں مقامات مقدسہ میں دعا کرتے رہیں کہ خداوند کریم ایمان کاملہ عطا فرمادیں۔ قلبی کدورتوں کو دور فرمادے۔ آمین یارب العالمین۔ بندہ عشرہ اخیرہ رمضان میں بیمار رہا اب بحمد للہ تندرست ہوں' صحت کے لئے دعا کریں' دارالعلوم حقانیہ کے بقاو ترقی کے لئے خصوصی دعا کرتے رہیں۔

حجاج کی خدمت باعث اجر ہے' وطن کے جو حجاج ملیں ان کے لئے سہولت کا سامان جس قدر کرسکیں تو باعث اجر عظیم ہوگا' قبلہ مولانا مدنی (حضرت مولانا عبدالغفور عباسی) کی مجلس میں شمولیت رکھیں۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب نے سہارنپور سے خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب اس سال حج کو جارہے ہیں' اکابرین کی مجلس اور فیض صحبت غنیمت ہوا کرتا ہے ان کی مجلس میں بھی حاضری دیتے رہیں۔ نیز ان تین ماہ میں گفتگو آپس میں بھی عربی میں کیا کریں (۱) اور اگر ہو سکے تو تحریر بھی عربی رکھیں۔ بہر تقدیر گفتگو بالکل عربی میں جاری رکھیں تاکہ اس کی مہارت میسر ہو' خطوط موقع بہ موقع واقفین کو ارسال کرتے رہیں اور دعاؤں میں بھی تمام واقفین کو یاد رکھیں اور خطوط میں بھی کل واقفین کے نام لکھ لیا کریں تاکہ ان کی خوشنودی ہو اور دعوات میں آپ کو بھی یاد کرتے رہیں گے۔ تاحال گھر میں خیریت ہے' داخلہ طلبہ شروع ہو چکا ہے' بحمد للہ طلبہ بکثرت آرہے ہیں۔ دارالعلوم کی ترقی و بقاء کیلئے دعا کرتے ہیں' خطوط لکھنے میں سستی نہ کریں اور تفصیلی خط لکھا کریں۔ ارض مقدس کے حالات اور وہاں کی کیفیات سے قلب کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ گھر کے تمام افراد سلام دعا کا پیغام دے رہے ہیں۔ تمام اراکین حاجی محمد یوسف' سید نور بادشاہ' ملک امر الہی' کرم الہی' رحمان الدین' حاجی غلام محمد' عبدالغفور (۲) وغیرہم سلام عرض کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ مخدومنا مولانا عبدالغفور صاحب مدنی مدظلہ کی خدمت میں سلام اور دعا کی اپیل کریں' نیز حضرت کے صاحبزادگان کو سلام عرض کردیں۔ برادرم محترم قاری سعید الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست ہے۔ اہل دفتر جناب ناظم اکبر (۳) واصغر سلام عرض کر رہے ہیں۔ خط لکھنے میں سستی نہ کریں۔ استودع اللہ دینکم وامانتکم و خواتیم عملکم۔

بندہ عبدالحق غفرلہ از دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

---

(۱) ان ایام میں حضرتؒ کے حکم کے مطابق مدینہ یونیورسٹی کی کلاسوں میں غیر رسمی شرکت کی موقع ملتا رہا (۲) دارالعلوم حقانیہ کے وہ اراکین جو اول روز سے حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھ اساس اور بنیاد میں شریک رہے۔ (۳) ناظم اکبر و اصغر یہ حضرتؒ یہاں پشتو اصطلاح کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ مولانا سلطان محمود صاحبؒ "مشر ناظم" اور مولانا گل رحمٰن "کشر ناظم" کے الفاظ سے مشہور تھے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے اسی اصطلاح سے پشتو کا ترجمہ کردیا۔

2

۲رذیقعد ۱۳۸۳ھ

نور چشمی لختِ جگر سمیع الحق سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط غالباً ۲۰رشوال ۱۳۸۳ھ کو موصول ہوکر موجب اطمینان ہوا۔ مفصل خط بنام ۔۔۔۔۔۔۔ مولانا شیر علی شاہ سے مزید اطمینان حاصل ہوا۔ الحمدللہ کہ رب العزت نے آپ کے لئے مساعد حالات ایسے پیدا فرمائے جس کی وجہ سے رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا موقع عطا فرمایا اور پھر والدین کے لئے بھی عمرہ کیا۔ والحمدللہ علی ذٰلک۔ سب سے زیادہ رحمت خداوندی اور فضل عظیم کہ رحمۃ للعالمین کے قرب میں جگہ ملی اور روضۃ من ریاض الجنۃ میں حاضری اور سرور دو جہان ﷺ کے مواجہ شریف میں حاضری کی اجازت وتوفیق ایزدی شامل حال رہی۔

لخت جگر! ولد صالح یدعوالہ ' والد کے حق میں صدقہ جاریہ ہے۔ اولاد کی دعائیں ایسے متبرک مقامات میں والدین کے حق میں مفید اور قبولیت کا درجہ ومقام حاصل کر لیتی ہیں۔ آپ کو رب العزت نے موقع دیا ہے حرمین الشریفین میں گڑگڑاتے رہیں، والد عاصی کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ عافیت تامہ وایمان کاملہ وعلم باعمل واشاعت علم دین سے نوازے اور کل دینی ودینوی مرادوں میں کامیابی نصیب ہو، بندہ کو ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے انتہائی ضعف لاحق ہوا ہے۔ رمضان شریف میں قلب اور اعضاء رئیسہ پر ضعف کا اثر اور حملہ ہوا مگر بحمد للہ اب روبصحت ہوں۔

انوار الحق ۲۰ررمضان کو گھر پر آئے تھے۔ ایک ختم تراویح میں انہوں نے پورا کیا۔ اب اس دفعہ قرآن مجید اسے پورا یاد تھا۔ ۱۰رشوال کو بہاولپور چلے گئے۔ محمود الحق بھی بخیر ہے، دعا ان کے لئے بھی کیا کریں کہ اس تعلیم کے بُرے نتائج (۱) سے محفوظ ہو اور ثمرہ بہتر اس پر مرتب ہو۔ دار العلوم حقانیہ میں داخلہ اس دفعہ زیادہ طلبہ کا ورود بکثرت ہے، اکثر طلبہ بوجہ عدم گنجائش داخلہ کے واپس چلے جاتے ہیں۔ اساتذہ گزشتہ دن سے آگئے ہیں تمہارے اسباق دوسرے مدرسین پر عارضی طور پر تقسیم کردیئے ہیں۔ خداوند کریم آپکو بمع رفقاء حج مبرور نصیب فرما کر بخیر وعافیت واپس پہنچادے۔ آمین۔

برخوردارم! آپ کی اور جناب قاری سعید الرحمٰن صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ روضہ اطہر کے سامنے حاضری کے اس قدر ایام میسر ہوئے (اللہ تعالیٰ) حرمین الشریفین پر حاضری کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمادے۔ مجھ گنہگار روسیاہ کے حق میں تمہارا گڑگڑانا باعث نجات اور سعادت دارین کا ذریعہ بن جائے تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔

برخوردار! یہ دنیا فانی ہے اور عمر کا اکثر حصہ گزر گیا، یہ دعا کریں کہ مجھ گنہگار کے گناہوں کو رب العزت معاف فرمادے، اپنی رضا کی نعمت اور خاتمہ بالایمان کی نعمت عظیمہ سے نوازے، اپنی بے مائیگی اور ناشکری کا خطرہ از حد لاحق

(۱) برادر عزیز پروفیسر محمود الحق حقانی جو اپنے شوق سے عصری تعلیم کے لئے اسلامیہ کالج گئے تھے اور الحمدللہ اثرات بد سے محفوظ رہتے ہوئے پروفیسر رہے اور بالآخر کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین بن کر ریٹائر ہوئے۔ حضرت کو عصری سیکولر اور لبرل نظام تعلیم کے اثرات بد کی فکر تھی۔

ہے۔کاش! تمہاری دعائیں ناچیز کے لئے باعث معافی ہو جائیں۔آپ اپنی خوش قسمتی پر رب کریم کا شکر ادا کریں' اپنے اوقات عزیز حاضری روضہ اطہر اور مکہ معظمہ میں طواف بیت اللہ میں مشغول رکھیں۔ڈالر کے متعلق قاری صاحب نے دوبارہ اس شخص کو یاد دہانی کی ہے' اس سفر عشق میں عاشق کا ایک ایک امتحان ہوتا ہے جس قدر ابتلاء میں صبر واستقامت ہو اس قدر قرب ورضا خداوندی نصیب ہو گی۔

مولانا محمد یوسف صاحب بنوری' مولانا غلام غوث ہزاروی' اور مفتی محمود صاحب مصر گئے ہیں وہ بھی چند یوم میں حج کے لئے پہنچ جائیں گے۔جناب الحاج محمد عالم صاحب (عطر جی) سے مکہ معظمہ میں ملاقات کا موقع مل جائے تو کرلیں' مجھے اس کا فکر ہے کہ تمہارے پاس رقم بھی تھوڑی ہے اگر ضرورت ہو تو وہاں اگر قرض مل سکیں تو لے لیں اگر وہاں نہ مل سکے تو جلدی لکھدیں تاکہ ہوائی جہاز سے جانے والے حجاج کے ذریعہ اگر ممکن ہو تو بھیج دیں گے۔

ہاں اس دفعہ حج کے موقع پر مولانا قاری طیب صاحب' مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی جائیں گے اگر ملاقات ہو جائے تو سالانہ اجلاس کے لئے وقت ان سے متعین کرلیں' حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سے ملاقات کا موقع ملے تو بہتر ہو گا۔مدینہ یونیورسٹی میں حاضری اضافہ علم کا باعث ہو گا۔عربی بولتے رہیے۔ والسلام بندہ عبدالحق غفرلہ

3

۱۵ رذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

نور چشمی سمیع الحق سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرصہ ہوا کہ خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر عوارضات اور آپ کے خط کے انتظار کی وجہ سے دیری ہوئی' مگر آج تک آپ کا خط نہ ملا۔مدینہ منورہ کا مکتوب تو مل چکا ہے مگر مکہ معظمہ سے آپ کا کوئی خیریت نامہ نہیں ملا۔امید ہے برخوردارم وبرادم حافظ قاری مولانا سعید الرحمٰن صاحب مناسک حج سے فارغ اور اس سعادت عظمٰی کو بعافیت انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کیا ہو گا۔

نور چشمی! خدوند کریم کے من لاتمناھیہ میں سے انعام عظیم ہے کہ رب العزت نے بندہ کی زندگی میں اپنے بیت مکرم جو اول بیت وضع للناس اور قیاماً للناس اور اولین عبادت گاہ ہے کے طواف اور حاضری کے شرف سے آپ کو نوازا ہے' رب العزت حرمین کے فیوضات سے اخذ کی استعداد اور اس کی برکات سے مالامال فرمادے اور حج مبرور نصیب ہو' بندہ کے لئے عافیت تامہ وخاتمہ بالایمان وعلم وعمل کی زیادتی اور گناہوں کی معافی کی رو رو کر تضرع وابتہال کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔عمرہ نفلی کی ادائیگی کی بھی ہمت کریں۔

والسلام　　عبدالحق غفرلہ

۱۶/ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ

نورچشمی سمیع الحق سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا اور حضرت قبلہ مخدومنا المکرم حضرت مولانا مدنی صاحب کا گرامی نامہ معموّر از کلمات شفقت و جملہ ہائے دعائیہ باعث مسرت واطمینان بنا۔ حضرت شیخ مدنی مدظلہ العالی کا وجود مسعود حرم محترم میں ناچیز کے لئے اور ہزاروں معتقدین وخدام کے لئے باعث خیر وبرکت ہے۔ امید ہے کہ حضرت کی دعائیں ناچیز کے حق میں قبول ہو کر ذریعہ ووسیلہ نجات دارین ہوں گی۔

الحمدللہ گھر وشہر میں خیریت ہے۔ کچھ فکر نہ کریں' موقع ووقت کی قدر یہی ہے کہ عبادت میں گزرے اور دعائیں نہایت عاجزی سے بندہ کے حق میں اور دارالعلوم حقانیہ کی ترقی وبقاء کے لئے کرتے رہیں۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب تشریف لائے تھے' سلام عرض کر رہے تھے۔ انوار الحق بہاولپور میں کچھ بیمار ہیں۔ بے خوابی کا مرض اسے لاحق ہے اس کے لئے اور میری عافیت وصحت کے لئے اور قرضوں سے نجات اور بالخصوص علم وعمل کی ترقی اور اخص الخصوص خاتمہ بالایمان کی سعادت میسر ہونے کی دعائیں کرتے رہیں۔ خداوند کریم تمہیں اور رفقاء مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب وحضرت مولانا عبداللہ صاحب کیلئے یہ سفر مبارک باعث رفع درجات وکامیابی وسعادتمندی دارین کا ذریعہ وعلم وعمل کی ترقی کا وسیلہ بنادے۔ آمین۔

تمام اراکین واہالیان محلہ واحباب ورشتہ داران دعا وسلام کنان وپرسان حال رہتے ہیں' خداوند کریم جل مجدہ کی امداد آپ کے شامل حال ہو' واپسی کے لئے کوشش جدہ شریف کے راستہ پر کریں' خداوند کریم غیب سے کامیابی کے اسباب عطا فرماوے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ حضرت جناب قاری صاحب سعید الرحمان وحضرت مولانا عبداللہ صاحب وجمیع واقفین کرام بالخصوص حضرت قبلہ مولانا مدنی صاحب مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض ہے' اس سال حج میں جس قدر اکابر شامل ہو رہے ہیں ان سے ملاقات کا شرف اور اگر موقع ہو تو بندہ کے لئے بھی دعا کراتے رہیں۔ حضرت جانشین شیخ العرب والعجم مولانا اسعد مدظلہ کو بھی سلام وحضرت مخدومنا مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کو بھی سلام عرض کریں اور جلسہ سالانہ دارالعلوم کے لئے تاریخ کا تعین انہی سے کرادیں۔

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین کے مواجہہ شریف میں بندہ کے عاجزانہ صلوٰۃ وسلام عرض کردیں اور رکن ومقام ابراہیم کے درمیان استغفار میرے لئے اور اپنے حق میں کیا کریں۔

والسلام : بندہ عبدالحق غفرلہ

عبدالحق از دارالعلوم حقانیہ۔ ۲۸/ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ یوم دوشنبہ

نورچشمی سمیع الحق سلمہ اللہ تعالیٰ واعزہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرۃ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا مکتوب ۷/ذی الحجہ کا مجھے ۲۵ ذی الحجہ کو ملا' تقریباً ایک ماہ میں خط کا نہ ملنا باعث تشویش بنا رہا۔ چند دفعہ ارادہ ہوا کہ تار کے ذریعہ خیریت معلوم کریں مگر اس کا بھی ذریعہ ایصال معلوم نہ تھا۔ شدت انتظار کا کوفت وقلق تو ملا مگر بعد کو خوشی حاصل ہوئی کہ الحمد للہ آپ مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً پہنچ گئے ہیں اور امید ہے کہ فریضہ حج کو بخیر وعافیت ادا کیا ہوگا۔ ایک خط مدرسہ صولتیہ کے ناظم صاحب کی معرفت جن کا پتہ آپ نے مدینہ طیبہ سے لکھا تھا روانہ کر دیا ہے شاید وہ ملا ہو یا نہ۔ جناب محمد حسن خان صاحب کے ساتھ ڈاکٹر شیر بہادر صاحب کے بہت گہرے تعلقات ہیں' مجھے خیال نہ رہا کہ اس کو کہتا۔ بہر تقدیر حقیقی کارساز رب العزت ہیں۔ اگر کچھ زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزر جائے تو باعث سعادت ہے۔ اس سال بزرگان کرام کا ہجوم مزید باعث خیر وبرکت رہا' خداوند کریم حرم محترم کے فیوض وبرکات سے آپ حضرات ودیگر تمام حجاج کو مالامال فرماوے اور امت مسلمہ کے لئے باعث خیر وبرکت بنادے۔ آمین ثم آمین غنیمت عظیمہ جان کر اور رب کریم ورحیم کا احسان عظیم جان کر شکر ادا کریں اور احترام حرم محترم وحاضری حرم میں کوشاں رہیں' سالانہ جلسہ دارالعلوم کا ابھی تک کوئی تقرر نہیں ہوا۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی بخیر واپسی دیوبند خط وکتابت کریں گے۔ مولانا بنوری صاحب ومولانا ہزاروی صاحب ومفتی صاحب تو بخیر وعافیت پہنچ گئے ہیں۔ حضرت مولانا قبلہ مدنی صاحب (۱) سے اگر ملاقات ہو سکے تو دعا کے لئے درخواست کریں اور سلام عرض کر دیں' ڈاکٹر شیر بہادر صاحب وغیرہ گیارہ مئی کو واپس آجائیں گے۔ بندہ بمع اہل خانہ واقارب واحباب بخیر وعافیت ہے' ناظم سلطان محمود نے کل لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں فتق کا آپریشن کرایا ہے اور بحمد للہ کامیاب ہے اور رو بصحت ہیں' حضرت مولانا عبداللہ صاحب وحضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ دنیوی واخروی مشکلات وپریشانیوں اور تکالیف کو رفع فرمادے' خداوند کریم کے نزدیک عاجزی اور عدم تفاخر مرغوب ہے' آپ اپنے لئے اور میرے حق میں استغفار کرتے ہیں۔ محمود (۲) والور نے کہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس طرف امتحان ہمارا شروع ہو اور دوسرے آپ آئیں تو پھر کیا ہوگا (۳) وہ کہتے ہیں کہ چند دن کراچی میں ٹھہر جائیں' خیر جو خدا کو منظور ہو وہ بہتر ہوگا' خداوند کریم بعافیت آپ حضرات کو واپس خدمت دین کے لئے لے آئیں۔ آمین

---

(۱) حضرت مولانا عبدالغفور مدنی (۲) برادرم محمود الحق و مولانا انوار الحق

(۳) یعنی استقبالیہ اور ترحیبی تیاریوں کا موقع نہ مل سکے۔

ادارہ

افکار و تاثرات ــــــــــــ قارئین بنام مدیر

فضیلت الشیخ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی بخیر۔

تقریب کتاب رونمائی کے عظیم الشان کانفرنس منعقد کرانے پر بہت بہت مبارک ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ دارالعلوم میں اب تک جو تقریبات ہوئی ہیں اس میں یہ تقریب اپنی مثال آپ تھی۔ آپ نے شیوخ الحدیث کا گلدستہ سجایا جس کی تازگی اور مہک دیدنی تھی۔ ہمارے جیسے لوگوں کو ایسے علماء کے دیدار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کانفرنس منعقد کرا کر یہ ہم پر آسان کر دیا جو بہت بڑی سعادت ہے پھر ہر مقرر کی مختصر اور جامع تقریر نے تقریب کا رنگ دوبالا کر دیا۔ خاص کر چارسدہ کے فاضلِ دیوبند نے تو تاریخی واقعات و دلچسپ حکایات سنا کر ہال کو زعفران زار بنا دیا۔ خاص بات یہ تھی کہ یہ پروگرام خالصتاً مذہبی و دینی تھا' سیاست سے اس کا دور دور تک کوئی واسطہ نہ تھا جو بہت ہی اچھی مثال ہے۔

ختم بخاری شریف نے تو سیدی ومرشدی حضرت شیخ الحدیثؒ کی یاد تازہ کر دی۔ انشاء اللہ یہ اللہ کے حضور قبول ہوا ہوگا۔ دارالعلوم کے خلاف جو منفی پروپیگنڈا اغیار کر رہے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضرت شیخ الحدیثؒ (داجی) دارالعلوم کے احاطہ میں ہی آسودہ خاک ہیں۔ ان کی برکات تا قیامت جاری وساری رہیں گی۔ آپ نے دارالعلوم کی علمی ترقی اور نئی عمارتوں کے اضافہ کی صورت میں اور تدریس کی صورت میں انتہائی خلوص اور لگن سے دن رات ایک کر کے محنت کی۔ آپ کی یہ خدمات تاریخ کا ایک حصہ ہو گئی ہیں۔

حضرت والا! دارالعلوم کے بارے میں کوئی فکر نہ کیجئے۔ اس کی اللہ حفاظت فرمائے گا۔ میں مختلف بیماریوں کے باوجود دارالعلوم کی حفاظت کے لئے خود کو پیش کرتا ہوں اور کچھ نہیں تو چوکیداری وغیرہ تو دن رات کر سکتا ہوں۔ بس آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔ ؎ نہ کرو فکر ضرورت پڑی تو ہم دیں گے لہو کا تیل چراغوں میں جلانے کے لئے

دارالعلوم کی خدمت میرے لئے بھی آخرت کی نجات ہوگی۔ آخر میں ایک بار پھر آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اللہ سے دعا ہے کہ آپ کو دارالعلوم کی خدمت و رہنمائی کے لئے صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز فرمائے اور آپ کا سایہ شفقت ہمارے سروں پر قائم رہے۔ امین۔ بہت بہت شکریہ والسلام

دعاؤں کا طالب

صاحبزادہ 'ساکن شیدو' نوشہرہ

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا دورہ جنوبی افریقہ: گزشتہ ماہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ بعض اہم دینی شخصیات کی دعوت پر جنوبی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس موقع پر افریقہ کے بعض بڑے شہروں کیپ ٹاؤن، ڈربن اور جوہانسبرگ کا دورہ کیا اور کئی نامور علماء مخلصین اور سماجی، فلاحی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ اور کئی جگہ آپ کے دینی و دعوتی پروگرام منعقد ہوئے۔ ڈربن میں مقیم حضرت علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم کے صاحبزادہ مولانا ڈاکٹر سلمان ندوی نے ڈربن میں مولانا مدظلہ کے پروگرام بنائے۔ نماز جمعہ مولانا نے وہاں کی بڑی جامع مسجد میں پڑھائی۔ جوہانسبرگ میں جمعیت علماء اسلام افریقہ اور دارالعلوم ذکریا کے مولانا مفتی رضاء الحق صاحب نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ جوہانسبرگ میں دارالعلوم کے فاضل جناب مولانا محمد حبیب احمد حقانی جو عرصہ سے ایک عرب این جی اوز اور ادارے کے ذریعہ افریقی باشندوں اور پس ماندہ طبقوں کے کیمپوں میں اسلامی تعلیمات کے اداروں کی عظیم الشان خدمت انجام دے رہے ہیں اور اس طرح دارالعلوم کا فیض افریقہ کے دور دراز کیمپوں میں پہونچ رہا ہے کہ ادارہ میں بھی گئے۔ دارالخلافہ پریٹوریہ میں مولانا عباس علی جناح صدر جمعیت علماء افریقہ اور مولانا محمد اشرف ڈوگراٹ، جناب محترم ہاشم ڈوگراٹ، جناب محترم آدم موسیٰ ڈوگراٹ، جناب حکیم عمران ڈوگراٹ اور ان کے ساتھیوں نے مختلف استقبالیے دیئے اور یہاں مولانا مدظلہ نے خصوصی مجالس میں عالم اسلام کو درپیش صورتحال میں تبادلہ خیال ہوا۔ مولانا مدظلہ کا یہ دورہ ۸رفروری سے ۱۸رفروری تک جاری رہا۔ کیپ ٹاؤن کے سہ روزہ قیام میں وہاں کے نومسلم روحانی شخصیت شیخ عبدالقادر صوفی نے دنیائے اسلام کے بارہ میں تفصیلی نشستیں رہیں جو اس دورہ کے لئے کافی عرصہ سے مصر تھے اور ان کے اصرار پر یہ دورہ ہوا۔ مولانا مدظلہ کی معاونت اور رفاقت کے لئے مولانا مفتی محمد عثمان یار خان کراچی بھی ان کے ساتھ رہے۔

دورہ سری لنکا: ۷رمارچ کو حضرت مولانا مدظلہ سری لنکا کے دورے سے واپس پہنچ گئے مولانا مدظلہ 12رمارچ کو سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خارجہ امور و کشمیر کمیٹی کے ساتھ کولمبو سری لنکا گئے تھے۔ مولانا مدظلہ نے کمیٹی کے چیئرمین مشاہد حسین سید اور دیگر کیساتھ سری لنکا کے صدر، وزیراعظم، وزیر خارجہ اور سپیکر پارلیمنٹ سے ملاقاتیں کیں اور پاکستان و سری لنکا کے باہمی امور اور عالمی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ کمیٹی کو سپیکر پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس کا دورہ بھی کرایا، وزیر خارجہ سری لنکا نے وفد کے اعزاز میں رات کو اپنے گھر میں عشائیہ دیا اور رات گئے تک باہمی دلچسپی کے امور پر

تبادلہ خیال چلتا رہا۔ ملاقاتوں میں لیڈروں نے پاکستان میں اسمبلیوں کی بحالی اور نئے انتخابات کے ذریعہ جمہوریت کی طرف پیش رفت پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ وفد نے سری لنکا کے تاریخی اور بدھ مت کے مقدس شہر کینڈی کا بھی دورہ کیا۔ براستہ قطر جاتے ہوئے مولانا مدظلہ نے دوحہ قطر میں ایک دن قیام کیا جہاں پاکستانی شہریوں نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی' جس میں پاکستانی سفیر اور وہاں کی دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی۔

دارالعلوم کے ششماہی امتحانات کا انعقاد: دارالعلوم کے ششماہی امتحانات کا انعقاد ۲۲ رمارچ ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوا۔ دارالعلوم کے تمام درجات کے امتحانات تقریباً ایک ہفتے تک جاری رہے۔ اس سے قبل بھی، وقتاً فوقتاً ماہانہ تعلیمی ٹسٹ اور جائزہ بھی باقاعدگی سے ہورہے ہیں اور ان کے نتائج سے والدین کو آگاہ بھی کیا جاتا ہے۔

الحاج محمد وارث مرحوم' حافظ سید نور بادشاہ مرحوم کی زوجہ' مولانا نسیم حقانی کے والد' چچا اور میاں حضران بادشاہ کی والدہ کی وفیات: الحاج محمد وارث صاحب ساکن درگئی ضلع مردان جو کہ جامعہ حقانیہ کے مجلس شوریٰ کے رکن اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کے جان نثار عقیدت مند تھے طویل عرصہ مختلف امراض کی وجہ سے صاحب فراش رہ کر ۱۹ رفروری بروز منگل عالم فانی سے عالم بقاء کی طرف رحلت کر گئے۔ ۲۰ رفروری جنازہ میں علماء ودیندار مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دارالعلوم حقانیہ کی نمائندگی نائب مہتمم مولانا حافظ محمد انوارالحق صاحب مدظلہ نے بمعہ بعض اساتذہ کی۔ اسی طرح دارالعلوم حقانیہ کے انتہائی مخلص وقابل فاضل مولانا نسیم حقانی آف پیر پیائی کے والد حضرت مولانا فضل حکیم صاحب" گزشتہ دنوں علالت کے باعث انتقال فرماگئے۔ چند دن قبل ہی ان کے برادر مولانا محفوظ الحق حقانی کا بھی انتقال ہوا تھا۔ یہ سارا خاندان حقانیہ سے فارغ التحصیل مخلصین کا ہے۔ جنازہ میں دارالعلوم کے تمام اکابرین واساتذہ نے شرکت کی۔ اسی طرح دارالعلوم حقانیہ کے ایک اور بہت ہی مخلص میاں حضران بادشاہ صاحب کی والدہ ماجدہ بھی طویل علالت کے بعد گزشتہ ماہ انتقال کر گئیں۔ مرحومہ انتہائی عابدہ' زاہدہ خاتون تھیں اور اپنے تمام بچوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ کی تمام اولاد انتہائی قابل باشرع اور دارالعلوم حقانیہ سے انتہائی مخلص ہے۔ جنازہ میں دارالعلوم کے تمام بزرگوں' اساتذہ نے شرکت فرمائی۔ اسی طرح دارالعلوم کے ابتدائی مخلصین اور بانیین میں سے جناب حافظ سید نور بادشاہ مرحوم کی زوجہ بھی گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد انتقال فرماگئیں۔ حافظ سید نور بادشاہؒ حضرت مولانا عبدالحق" کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ آپکی خدمات کا دارالعلوم کے قیام میں بڑا حصہ ہے۔ دارالعلوم میں ان تمام متعلقین ومخلصین کیلئے ختم قرآن پاک وفاتحہ خوانی کی گئی۔

دارالعلوم میں مغربی دانشور کی آمد: مغربی سکالر مسٹر تھامس ہیگر ما جو امریکہ کے پرنسٹن یونیورسٹی میں ریسرچ ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں' جہاد افغانستان وفلسطین کے معروف عرب کمانڈر ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید پر تحقیقی کام کرنے کے سلسلہ میں تشریف لائے اور مولانا مدظلہ سے کئی نشستوں میں تبادلہ خیال کیا اور انکے بارے میں مولانا مدظلہ کے تاثرات اور معلومات جمع کیں اور دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

تعارف تبصرہ کتب

نام کتاب: فتاویٰ دار العلوم زکریا (جلد اول)　　عام قیمت: -/۳۰۰ روپے

افادات: حضرت مولانا مفتی رضاالحق صاحب مدظلہ (استاد الحدیث ومفتی بدر العلوم زکریا جنوبی افریقہ)

ترتیب وتہذیب: مولانا مفتی عبدالباری ومولانا محمد الیاس شیخ　　ناشر: زمزم پبلشرز کراچی۔

فتویٰ اور افتاء کا تاریخی سلسلہ بہت ہی قدیم ہے۔حضور اقدس ﷺ سے لے کر آج تک علماء اسلام اس عظیم منصب پر فائز ہوتے چلے آ رہے ہیں۔اور اکثریت کے صادر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ کتابی شکل میں اس وقت دنیا بھر کی لائبریریوں میں موجود ہے۔جن سے ارباب علم وکمال استفادہ کرتے ہیں اور اہل فتاویٰ فتویٰ نویسی میں رہنمائی لیتے ہیں۔فتاویٰ دار العلوم زکریا بھی اسی سلسلے کی ایک اور کڑی ہے۔جو حضرت اقدس مولانا مفتی رضاالحق شاہ منصوری مدظلہ کے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔حضرت مفتی صاحب ایک باکمال، جامع صفات علمی شخصیت ہیں اور آپ مدظلہ کا تعلق ضلع صوابی صوبہ سرحد کے ایک مشہور ومعروف گاؤں شاہ منصور کے زہد وتقویٰ، علم وفضل کے پیکر خاندان سے ہے اور جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ان فرزندان میں سے ہیں جن پر جامعہ فخر کرتی ہے۔اللہ پاک جزائے خیر دے مولانا عبدالباری صاحب اور مولانا محمد الیاس شیخ صاحب کو جنہوں نے حضرت مفتی صاحب کے ان گرانقدر علمی اور تحقیقی فتاویٰ کو جمع کر کے بہترین انداز میں مرتب کیا اور زمزم پبلشرز کراچی نے دیدہ زیب ٹائٹل، عمدہ کتابت اور شاندار طباعت کے ساتھ علماء اور طلباء بلکہ ہر خاص وعام پر احسان کرتے ہوئے اس گنجینہ علم کی پہلی جلد کو شائع کیا۔فتاویٰ کی یہ پہلی جلد کتاب الایمان والعقائد، کتاب التفسیر والتجوید، کتاب الحدیث والآثار، کتاب السلوک والطریقہ اور کتاب الطہارۃ پر مشتمل ہے۔فتاویٰ میں استفتاء کا ہر جواب انتہائی تدقیق اور تحقیق کے ساتھ دیا گیا جس کے لئے ہر مذہب کے علماء، محدثین اور فقہاء کی کتابوں کی طرف مراجعت کی گئی ہے اور ہر کتاب کا مکمل حوالہ مع عبارت کے درج ہے، بعض ایسے جوابات بھی ہیں جو دوسرے فتاویٰ میں نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو اجمالی ہے، اس لئے یہ فتاویٰ ہر خاص وعام کی علمی پیاس بجھانے کے لئے انتہائی مفید ہے اور ہر لائبریری کی زیب ہے، کتاب کا مطالعہ کر کے دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا کرے کہ یہ عظیم فقہی انسائیکلوپیڈیا پایۂ تکمیل تک پہنچ کر شائع ہو جائے۔

نام کتاب: قاموس الفقہ (۵ جلدیں)　　مصنف: حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ

عام قیمت: ۱۸۰۰　　ناشر زمزم پبلشرز کراچی

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم ایک مشہور ومعروف ممتاز عالم دین اور صاحب

قلم شخصیت ہیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن اور ہند اسلامک فقہ اکیڈمی کے ناظم عمومی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کو قابل رشک ذہانت' استعداد اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ درس وتدریس میں شہرت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی خواص وعوام آپ کے علمی جواہر پاروں سے اپنی پیاس بجاتے ہیں۔ صرف فقہ کے موضوع پر آپ مدظلہ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تحریرات دس ہزار صفحات سے زائد ہیں۔ اور اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی آپ مدظلہ نے ہزاروں صفحات تحریر کئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک بحث وتحقیق کا بلند مینار ہے۔ حضرت مولانا صاحب نے اپنی اس گرانقدر کتابوں میں (۱) جدید فقہی مسائل (۲) اسلام اور جدید معاشی مسائل (۳) اسلام اور جدید سماجی مسائل' اسلام اور جدید میڈیکل مسائل اور مختلف پیش آنے والے مسائل کا مدلل جواب دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن وسنت میں ہر دور کے مسائل کا مکمل حل موجود ہے اور اہل علم قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے حل پر قادر ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی حضرت مولانا صاحب کے ماہرانہ اور اردو زبان میں ایک منفرد تصنیف ہے۔ اگرچہ فقہا اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر تصنیفات کئے ہیں۔ جن میں عربی زبان میں علامہ مطرزیؒ کی کتاب المغرب' علامہ نسفیؒ کی کتاب طلبة الطلبة فی الاصطلاحات الفقهية' علامہ سعدی ابوحبیب کی تصنیف القاموس الفقهی اور لغة الفقهاء بھی قابل ذکر ہیں۔ مگر اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی تصنیف نہیں تھی جو اردو زبان بولنے اور سمجھنے والے اہل علم پر فرض تھا کہ وہ اردو زبان میں بھی کوئی مجموعہ مرتب کریں' اللہ تعالیٰ نے اس فرض کفایہ کی ادائیگی کا اعزاز حضرت مولانا موصوف کو عنایت فرمایا' اور آپؒ نے پانچ ضخیم جلدوں میں قاموس الفقہ کے نام سے طالبان علم دینیہ پر احسان کرتے ہوئے طویل عرصہ کی محنت شاقہ سے حروف تہجی کی ترتیب پر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ جس میں آپ مدظلہ نے فقہی اصطلاحات کو بیان کرنے کیساتھ ساتھ حسب ضرورت فقہی مسائل' اسلامی احکام کے مصالح اور معاندین کے شکوک وشبہات کو مدلل انداز میں رد کیا ہے۔ گویا یہ کتاب علوم اسلامی کا ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جو بہت ساری شروحات اور فقہی ذخائر سے بے نیاز کرنے والی ہے۔ حضرت مولانا صاحب نے اس کتاب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ جو مسائل اہل علم کے درمیان مختلف فیہ ہیں ان پر تفصیل سے گفتگو کرتے ہوئے ائمہ اربعہ اور دوسرے مجتہدین کے اقوال اور ان کے دلائل بھی پیش کئے ہیں اور جن کیلئے آپ نے ہر مسلک کے مستند کتابوں سے استفادہ کیا ہے' تاکہ نقل اقوال اور دلائل میں کوئی کمی بیشی اور سقم نہ رہے' اسکے ساتھ بہت سارے مسائل پر جامع اور منصفانہ تبصرہ اور علمی جائزہ بھی پیش کیا جو صاحب کتاب کی وسعت فکری پر دلیل ہے' اور ساتھ مولانا موصوف نے باوجود حنفی المسلک ہونے کے جن مسائل میں دوسرے مذاہب میں قوت دلیل ہو یا ان کی رائے موجودہ حالات کے موافق ہو یا کسی اور وجہ سے اس میں قوت پائی جاتی ہو تو آپ مدظلہ اسے راجح قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ مدظلہ نے عدالت کے ذریعہ خلع کے مسئلہ میں مالکیہ کو ترجیح دی ہے اور عدالت کے ذریعہ بھی خلع کو صحیح قرار دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب ہر کتب خانے کی زینت اور ہر خاص وعام کے لئے انتہائی مفید ہے' اللہ تعالیٰ زمزم پبلشرز کے ارباب اہتمام کو جزاء خیر دے کہ انہوں نے اس عظیم الشان ذخیرہ علم کو بہترین طباعت' مناسب کاغذ' اور دیدہ زیب ٹائٹل اور عمدہ لمونیشن جلد میں شائع کیا۔

ماہنامہ الاحسن کی ایک اور فخریہ پیشکش

نعت خوانی وشاعری تو عبادت ہے بڑی۔۔۔۔ خاموش شاعر نہیں غلام ہے رسول عربی

(خاموش حضرت الشیخ کا تخلص ہے)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا **مفتی محمد زرولی خان**

کی سرپرستی میں ربیع الاول، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

"نعت نمبر"

کی اشاعت

سرکار دو عالم جناب نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں دنیا بھر کے شعراء اور علماء کا خراج تحسین ملاحظہ فرمائیں۔

۳۰۰ صفحات سے زیادہ پر مشتمل کتاب پاکستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں کی نعتوں کا مجموعہ

دار التصنیف و دفتر ماہنامہ الاحسن۔ الجامعۃ العربیہ احسن العلوم۔ گلشن اقبال۔ بلاک نمبر ۲۔ کراچی

موبائل نمبر 0300-2608763

دورۂ تفسیر قرآن کریم نمبر

آخری کتاب ہدایت قرآن کریم کے بارے میں اردو زبان میں لکھے اور بیان کئے گئے گرانقدر مضامین کا مجموعہ، مفسرین، محدثین، اصحاب علم ودانش اور مفکرین مؤرخین کے بلند پایہ، علمی، تاریخی اور فکر انگیز مضامین۔

قدیم وجدید مفسرین قرآن۔ مشہور عالم قاریان قرآن اور خطاطان قرآن کی خدمات۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ اور شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کی تفسیری خدمات اور ان پر خاص مضامین۔

فون نمبرز: 041-8505384
0306-2162883

زیر ادارت: **مولانا عبدالرشید انصاری**

دیدہ زیب سرورق، مجلد معاری طباعت 736 صفحات۔ زرتعاون -/400 روپے۔

آئمہ اور خطباء کے لئے 300 روپے۔ نور علیٰ نور کے خریداروں کے لئے صرف 230 روپے

ملنے کا پتہ: نور علیٰ نور اکیڈمی۔ ناظم مطبوعات جدیدہ العریش 566/B حضرت علی روڈ امین ٹاؤن کینال روڈ فیصل آباد

قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی!

جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے

مسواک

ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے مسواک
جو ہے مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ میں، اس کے مسواک ایڈوانٹیج سے
دانتوں اور مسوڑھوں کو ملے مضبوطی، خوبصورتی، چمک اور ساتھ مہکتی سانسیں۔

مسواک Advantage یعنی ہر دم، ہر پل

ہمدرد

Regd No P-90 Monthly "Al-Haq" Akora Khattak

موتمر المصنّفین کی عظیم علمی تاریخی پیشکش

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے درسی افادات کا عظیم شاہکار

زین المحافل

شرح

الشمائل للترمذی

ضبط و ترتیب : مولانا اصلاح الدین حقانی

تحشیہ و تخریج : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

شمائل ترمذی کی دلنشین تشریح، خصائلِ نبوی پر عاشقانہ اور حکیمانہ گفتگو، علمی، ادبی اور فقہی تحقیقات، تفصیلی درسی افادات، اختلافی مسائل میں اعتدال اور قولِ فیصل، بعض معرکۃ الآراء مباحث پر فقیہانہ کلام، مستند حوالہ جات اور تحقیقی تعلیقات، نقدِ احادیث کے نادر مباحث کا ذخیرہ، حالاتِ حاضرہ پر انطباق اور سیر حاصل تبصرے، بعض علمی اشکالات کے محققانہ جوابات، راویانِ حدیث کے بقدرِ ضرورت مستند تذکرے۔

الغرض عشقِ رسولؐ کے ولولوں سے معمور تحریریں، اندازِ بیان عام فہم اور سادہ، اساتذہ، طلبہ اور عامۃ المسلمین کے لئے نادر علمی تحفہ۔ گیارہ سو صفحات پر مشتمل یہ علمی سوغات دو جلدوں میں منظرِ عام پر آ گئی ہے۔

قیمت -/750 روپے

ناشر :

موتمر المصنّفین دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

Ph:0923-630435